

سیرت طیبہ
سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ
ولادت تا شہادت

محمد عبدالحق توفیقی



سیرت طیبہ

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

(ولادت تا شہادت)

سیرت نگار محمد عبدالخالق توکلی

(ریٹائرڈ سینئر جیکٹ سپیشلسٹ)

گورنمنٹ کالج برائے تربیتی اساتذہ، فیصل آباد

(0333-9926213)

مکتبہ محبوبیہ، نزد بس سٹاپ ملک پور، شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد

رہائش: W-S.3-K، گلستان کالونی نمبر 1، فیصل آباد۔ فون: 041-8784141

ضابطہ: ذکر خیر 1 تا 37 کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ
مصنف / مؤلف	محمد عبدالحق توقفی
ایڈیشن	اول (2009)
تعداد	1000
پبلشرز	
کمپوزنگ	شیخ آصف حسین (الحسن کمپوزنگ سنٹر فیصل آباد)
		(0321-7805823, 0313-7210623)



فہرست

41	بچپن ہی میں علمی مشغلہ	09	تعارف مؤلف
42	سیرت و عملاً فرزند مصطفیٰ ﷺ	10	پیش لفظ
43	سخاوت و بردباری کا بے مثل واقعہ	15	صاحبزادہ کرنل الطاف محمود شریفی
44	شان اقدس از واقعہ میلہ		ہاشمی آستانہ توحید مجاہد صدیقیہ سید
46	سیدنا حسن اور سیدنا صدیق اکبرؓ		شریف
46	سیدنا حسن اور سیدنا قارونؓ اعظم	16	==== تقریظ ====
47	سیدنا حسن اور سیدنا عثمانؓ ذوالنورین		پروفیسر مفتی عبدالرؤف خان صاحب
49	سیدنا حسن اور سیدنا علی المرتضیٰؓ	18	پروفیسر روبینہ کوثر شغل صاحبہ
50	جنگ جمل	20	پروفیسر ریاض احمد قادری صاحب
50	جنگ صفین	21	زمزمہ توحید و نعت
50	شہادت شیر خدا ﷺ	23	==== منقبت ====
51	نماز کیسی اہم؟		از پروفیسر ریاض احمد قادری صاحب
51	وصیت	24	حکیم محمد رمضان اطہر صاحب
52	امام عالی مقام کا عہد خلافت	27 تا 25	ابتداءً متعلقہ اہل بیت نبوت
52	مبارک بادی پر طلاق	28	اسے بھی ضرور پڑھیں
54	صلح کے لیے مشورہ	29	اہل بیت اور امام اعظمؓ
54	حضرت معاویہؓ کی پانچویں صلح	31	بیان دیگر
56	شرائط صلح	32	شجرہ نسب امام حسنؓ
57	خلافت سے دستبرداری	34	والدہ ماجدہ سیدہ زہراؓ بتولؓ
58	امین حجرؓ کا بیان	35	والد ماجد شیر خدا ﷺ مع واوی جانؓ
58	امام ابو نعیمؓ کا بیان	37	نانا جان حضور رحمت و عالم سیدنا محمدؐ
	اور امام بیہقیؓ کا بیان	39	نانی جان سیدہ خدیجہ طیبہؓ طاہرہؓ
59	اللہ تعالیٰ سے طلب کا نتیجہ	39	ولادت طیبہ، بچپن اور تعلیم و تربیت

84	✽ خاموشی اور کم گوئی	59	✽ (بہترین دعا)
84	✽ ارشاد گرامی	60	✽ مخالفت
84	✽ خطبے	60	✽ عام الجماعت
85	✽ کرامت	61	✽ مسلک اہلسنت و جماعت
85	✽ کرامات	61	✽ حرم مدینہ منورہ میں
86	✽ اقوال زریں	61	✽ حکیم محمود احمد کا تبصرہ
86	✽ چار باتیں یاد رکھو	62	✽ متفرق بیان متعلقہ خلافت
87	✽ والد ماجد علیہ السلام کا احترام	62	✽ حج مبارک..... طرز نظم و فضائل
87	✽ متعلقہ علم مزید معلومات	63	✽ جنگ جمل و صفین پر تبصرہ
88	✽ روایات	64	✽ بحوالہ بخاری شریف۔ فضائل
88	✽ دعائے قنوت	65	✽ بحوالہ ترمذی شریف۔ فضائل
89	✽ ایک خطبہ کے ارشادات	68	✽ بحوالہ شفا شریف۔ فضائل
89	✽ ایک ارشاد عالی شان	68	✽ سیدنا امام حسن علیہ السلام
90	✽ زہد و تقویٰ		✽ صوفیائے کرام کے پیشوا
90	✽ خواجہ حسن بصریؒ کا فرمودہ	70	✽ تحریک و ذکر
91	✽ اکابر علیہ السلام کی شفقت	71	✽ مقامات صوفیائے عظام
91	✽ آیت تطہیر	74	✽ بارہ امام
95	✽ ارشاد مجیدہ والف ثانیؒ	75	✽ مجدد الف ثانیؒ
	✽ مولانا جامیؒ	76	✽ التجاء
95	✽ نسب ظاہری برکات	79	✽ قانونی مشیر
96	✽ یہ بھی ضرور پڑھئے	80	✽ صدقہ و خیرات
97	✽ امام ربانیؒ مجدد الف ثانیؒ	80	✽ خاص واقعہ
	✽ کا خصوصی بیان	81	✽ واقعہ از سیدنا ابو ہریرہؓ
102	✽ معاویہؓ افضل یا	81	✽ واقعہ..... سواری اور سوار
	✽ عمر بن عبدالعزیزؒ	81	✽ پسند آئی..... ادائے عاشقانہ
102	✽ نماز میں کیفیت	82	✽ واقعہ..... حضور ﷺ نے دودھ پلایا
103	✽ امامین علیہ السلام کا انداز تبلیغ	82	✽ نماز جمعہ پڑھائی
103	✽ امامین علیہ السلام کی تمنا	82	✽ دلچسپ مکالمہ

114	اولادِ کرام رضی اللہ عنہم اور ازواجِ مطہرات	104	امامین رضی اللہ عنہم اور کالائک
115	ازواج	104	قصہ عمدہ اونٹ اور اچھا بوجھ
116	صاحبزادے	104	شب معراج محل
116	صاحبزادیاں	105	ایک واقعہ مختصراً
116	حضرت زید بن حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ	105	ہرنی نے بچہ پیش کیا
117	حضرت حسن ثقی بن حسن رضی اللہ عنہ	105	قابل توجہ
120	سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کا ایمان افروز بیان	105	تحفیں لکھنا
122	متفرق منقبت اور اہم نوٹ	106	شہادت
123	ضمیمہ	107	ایثارِ عائشہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا
	(مقالہ از سید غلام دہگیر زیدی صاحب)	108	بیانات از مصنفینِ کرام
126	مراجع والمصادر	108	ایک خواب
		113-108	زہرے متعلقہ نوٹ



۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱
۱۰۲	۱۰۲	۱۰۲	۱۰۲
۱۰۳	۱۰۳	۱۰۳	۱۰۳
۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴
۱۰۵	۱۰۵	۱۰۵	۱۰۵
۱۰۶	۱۰۶	۱۰۶	۱۰۶
۱۰۷	۱۰۷	۱۰۷	۱۰۷
۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
۱۰۹	۱۰۹	۱۰۹	۱۰۹
۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱
۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲
۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳
۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴
۱۱۵	۱۱۵	۱۱۵	۱۱۵
۱۱۶	۱۱۶	۱۱۶	۱۱۶
۱۱۷	۱۱۷	۱۱۷	۱۱۷
۱۱۸	۱۱۸	۱۱۸	۱۱۸
۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹
۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰
۱۲۱	۱۲۱	۱۲۱	۱۲۱
۱۲۲	۱۲۲	۱۲۲	۱۲۲
۱۲۳	۱۲۳	۱۲۳	۱۲۳
۱۲۴	۱۲۴	۱۲۴	۱۲۴
۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵
۱۲۶	۱۲۶	۱۲۶	۱۲۶
۱۲۷	۱۲۷	۱۲۷	۱۲۷
۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸
۱۲۹	۱۲۹	۱۲۹	۱۲۹
۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰
۱۳۱	۱۳۱	۱۳۱	۱۳۱
۱۳۲	۱۳۲	۱۳۲	۱۳۲
۱۳۳	۱۳۳	۱۳۳	۱۳۳
۱۳۴	۱۳۴	۱۳۴	۱۳۴
۱۳۵	۱۳۵	۱۳۵	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۶	۱۳۶	۱۳۶
۱۳۷	۱۳۷	۱۳۷	۱۳۷
۱۳۸	۱۳۸	۱۳۸	۱۳۸
۱۳۹	۱۳۹	۱۳۹	۱۳۹
۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰
۱۴۱	۱۴۱	۱۴۱	۱۴۱
۱۴۲	۱۴۲	۱۴۲	۱۴۲
۱۴۳	۱۴۳	۱۴۳	۱۴۳
۱۴۴	۱۴۴	۱۴۴	۱۴۴
۱۴۵	۱۴۵	۱۴۵	۱۴۵
۱۴۶	۱۴۶	۱۴۶	۱۴۶
۱۴۷	۱۴۷	۱۴۷	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۸	۱۴۸	۱۴۸
۱۴۹	۱۴۹	۱۴۹	۱۴۹
۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰
۱۵۱	۱۵۱	۱۵۱	۱۵۱
۱۵۲	۱۵۲	۱۵۲	۱۵۲
۱۵۳	۱۵۳	۱۵۳	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۴	۱۵۴	۱۵۴
۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵
۱۵۶	۱۵۶	۱۵۶	۱۵۶
۱۵۷	۱۵۷	۱۵۷	۱۵۷
۱۵۸	۱۵۸	۱۵۸	۱۵۸
۱۵۹	۱۵۹	۱۵۹	۱۵۹
۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰
۱۶۱	۱۶۱	۱۶۱	۱۶۱
۱۶۲	۱۶۲	۱۶۲	۱۶۲
۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳
۱۶۴	۱۶۴	۱۶۴	۱۶۴
۱۶۵	۱۶۵	۱۶۵	۱۶۵
۱۶۶	۱۶۶	۱۶۶	۱۶۶
۱۶۷	۱۶۷	۱۶۷	۱۶۷
۱۶۸	۱۶۸	۱۶۸	۱۶۸
۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹
۱۷۰	۱۷۰	۱۷۰	۱۷۰
۱۷۱	۱۷۱	۱۷۱	۱۷۱
۱۷۲	۱۷۲	۱۷۲	۱۷۲
۱۷۳	۱۷۳	۱۷۳	۱۷۳
۱۷۴	۱۷۴	۱۷۴	۱۷۴
۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵
۱۷۶	۱۷۶	۱۷۶	۱۷۶
۱۷۷	۱۷۷	۱۷۷	۱۷۷
۱۷۸	۱۷۸	۱۷۸	۱۷۸
۱۷۹	۱۷۹	۱۷۹	۱۷۹
۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۱	۱۸۱	۱۸۱
۱۸۲	۱۸۲	۱۸۲	۱۸۲
۱۸۳	۱۸۳	۱۸۳	۱۸۳
۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴
۱۸۵	۱۸۵	۱۸۵	۱۸۵
۱۸۶	۱۸۶	۱۸۶	۱۸۶
۱۸۷	۱۸۷	۱۸۷	۱۸۷
۱۸۸	۱۸۸	۱۸۸	۱۸۸
۱۸۹	۱۸۹	۱۸۹	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۰	۱۹۰	۱۹۰
۱۹۱	۱۹۱	۱۹۱	۱۹۱
۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲
۱۹۳	۱۹۳	۱۹۳	۱۹۳
۱۹۴	۱۹۴	۱۹۴	۱۹۴
۱۹۵	۱۹۵	۱۹۵	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۶	۱۹۶	۱۹۶
۱۹۷	۱۹۷	۱۹۷	۱۹۷
۱۹۸	۱۹۸	۱۹۸	۱۹۸
۱۹۹	۱۹۹	۱۹۹	۱۹۹
۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰

انتساب

بھنور سیدہ خاتونِ جنت قاطرہ زہرا بتول رضی اللہ عنہا و سلام اللہ علیہا
 اور انہی کی ذات گرامی سے منسوب
 آپ رضی اللہ عنہا کے عزیز بزرگِ نختِ جگر پر چند اوراق پریشاں لکھے گئے اور نقل کئے گئے خود
 بھی قبول فرمائیں اور اپنے عظیم ترین محبوب آقا جلالِ مادی سید الاولین والآخرین شفیع معظم نور علی
 نور رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ عالیہ سے بھی شرفِ قبولیت دلوادین۔ تاکہ
 راقم بے حد گنہ گار کو موت سے لے کر آخر تک تمام مراحل میں ذرہ بھر بھی تنگی نہ ہو اور
 خصوصی شفاعت میں پناہ ملے۔
 ان گذارشات کی منظوری کے لیے اپنے شیخِ طریقت محسنِ اعظم، مجسمہ اسرار و انوار،
 سنہ مطہرہ کے ہمیشہ پابند، حسن و جمال اور مکارمِ اخلاق کے پیکرِ خولجہ صدیق احمد ہاشمی سیدی
 محبوبی توکلؒی مجددی نقشبندی، قادری علیہ الرحمۃ کا وسیلہ بھی بطور نذرانہ پیش خدمت ہے۔

کترین امیدوارِ غفران

محمد عبدالخالق توکلؒی عفی عنہ

قارئینِ کرام! اس کتاب میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی یا کمی بیشی نظر آئے تو مطلع فرما کر اجرِ عظیم

پائیں۔ شکر گزار (مؤلف)

ارشاد گرامی امام ربانی مجدد الف ثانی

شیخ احمد سرہندی فاروقی

قدس سرہ العزیز

ترجمہ: ”اہل بیت نبوتؑ سے محبت کا خاتمہ کی سلامتی میں بڑا دخل ہے۔ (یعنی اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم سے محبت خاتمہ بالخیر ہونے میں نہایت مدد و معاون ہے۔ مفہوم از راقم) (صحیفہ شریفہ، 36 دفتر دوم)

”ہم اہل بیت رضی اللہ عنہم کی محبت کی کشتی میں سوار ہیں اور

ہماری نگاہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جگمگاتی روشنی پر مرکوز ہیں۔“

(تفسیر ضیاء القرآن، جلد چہارم، ص: 377، اشاعت رمضان المبارک 1399ھ)

آتی ہی رہے گی تیرے انفاس کی خوشبو
گلشن تیری یادوں کا مہکتا ہی رہے گا

وہ حسن مجتبیٰ سید الاخیا
راکب دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

استدعا:

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتِمِّمْ بِالْخَيْرِ

بِحُرْمَتِ رَحْمَةِ الْعَالَمِينَ ﷺ

اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَأَنْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ

وَلَا تُكَرِّم

ترجمہ: اے اللہ عز و جل! ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت

نچھاور فرما! اے عظمت اور بزرگی والے۔

تعارف مؤلف

نام: محمد عبدالحق توکلی

ولدیت: حضرت مولانا مولوی کریم بخش توکلی مدظلہ

وادیاں: خواجہ نور مانی نور اللہ مرقدہ

پیدائش: 02-06-1937 بمقام کھڈور صاحب، ضلع امرتسر

تعلیمی قابلیت: ایم اے اردو، ایم اے اسلامیات، بی ایڈ

1955ء ہی سے شعبہ درس و تدریس

پیشہ: 1961ء سے کئی سرکاری تعلیمی اداروں میں تدریسی انتظامی امور بعد ازاں تربیتی

ادارے پر ائے اساتذہ میں خدمات سر انجام دیں۔

نسبت: ہوش سنبھالتے ہی کئی بزرگان دین کے ساتھ واسطہ شروع ہوا۔ جاری رہا اور خصوصاً

آستانہ عالیہ توکلیہ محبوبیہ صدیقیہ سید شریف تحصیل پھالید، بعد از فراغت ملازمت گریڈ 19

ریگولر۔ سیر طیبہ اور تعلیمات اسلامیہ پر لکھنا شروع کیا۔ 1997ء سے تاحال قریباً 37 چھوٹی بڑی

کتب مرتب کر لیں۔ (سٹ کتب پیش لفظ کے آخر پر ہے) رب غفور الرحیم شرف قبولیت سے

نوازدے۔ آمین ثم آمین

حاضری حرمین شریف:

ریٹائرمنٹ کے بعد ایک ہی سال کے اندر تین بار مع اہل و عیال حرمین شریف کی

حاضری کا شرف رب کریم نے بحرمۃ اللعالمین علیہ السلام و جملہ مقبولان حق تعالیٰ نصیب

فرمایا۔ پھر مئی 2008ء میں چند روز کے لیے اللہ تعالیٰ و حضور اول الانبیاء شفیع معظم علیہ السلام کے

گھروں میں حاضری نصیب ہوئی۔ اب پھر..... التجاء ہے

خدایا ایس کرم بارہ دگر کن

اور یہ بھی التجا دست بستہ عاجزانہ:

جب دم واپس ہو یا اللہ

لب پہ ہولاً اِلہِ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ ﷺ

آمین ثم آمین

پیش لفظ

ایک مدت سے تنازعہ ہے کہ سیدنا امام حسن علیہ السلام کی ذات القدس پر الزامات طبعیہ انتہائی گہنی ہو گئیں۔ اگرچہ میں غالباً اس اہمیت و اعلیٰ ملتقہ ہے کہ ہم خود ان و جہلان استغناء و التمسک کے بارے میں سمجھنے پر توجہ دے کر ان کی محبت و معافی ہی نصیب ہوتی ہے۔
ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

اور

سب باتوں سے بہتر ہیں یار کی باتیں

ان کا اگرچہ حصول رذات و ایماں الزامی و کامر جب ہی ہے۔ یہ سب سے اہمیت پر حق کے حق قدم پر چلنا یا نہ چلنا ہے جو کہ ہم امام مستقیم ہے۔ اس لیے عمر کے اعلیٰ آئری جسے میں اور تمام تہذیب و عادات کے دوران اس پیچیدہ انسان کا وہ سب اعلیٰ و کبریا عبادت کی طرح آنجناب (علیہ السلام) کے رفا و تقسیم اور میرا نقل کے سرچشمہ سیدنا امام علی علیہ السلام مقام بننا حسن علیہ السلام کے لئے ہے۔
اس سلسلہ حالات میں چند بے راہی سطور تحریر ہیں۔ حضرت حسن علیہ السلام رحمۃ اللہ علیہ کے عالم محبوب کا اسے میں، سید و مظلوم، ہر انتہائی طیبہ ظاہر و باطن، امام علیہ السلام اسد اللہ علیہ السلام علی الرضی کریم اللہ، میرا کرم اللہ کے بیکار گوشہ ہیں، سالار و سردار، ان کریم سیدنا امام حسین علیہ السلام اور خاتون کریمہ امیرا کریمہ خاتون سیدہ زینب علیہا السلام کے برادر بزرگ ہیں۔

بہت حالات و ظہور و ان کام نہ کرنا تھا، بفضلہ تعالیٰ یہ نگہ سے تیار کیا۔ کسی کی دل آزاری مطلوب نہیں ہے۔ نہ ہائی و ادبی کی نہیں ہے۔ بعد از فراغت ملازمت میں کہ وہ ملازمین کے لئے مکمل اللہ تعالیٰ مسافر میں لگا دیا۔ البتہ یہ تھا کہ وہ ملازمین کے لئے و حیم کی رہنمائی اور نجات و مغفرت نصیب ہو جائے۔

یہاں پر تقریر کو عرض کر رہا ہوں کہ یہ بالکل ان پر ہے۔ پہلے آباؤ اجداد کے ولی مامون

- (13) جملہ امراض کا علاج اور قرآن و حدیث مع اوراد روز و شب
- (14-15) ارجمین شریف۔ دو جلدیں
- (16) کلامِ دولت (تحفہ ۲۱۱) خیر شاہ امام احمد رضا علیہ رحمۃ الایات (سبحانہ و تعالیٰ)
- (17) سیرت طیبہ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ
- (18) امام کاظم رضی اللہ عنہ شریف سیدنا محمد علی بن موسیٰ (تہذیب فقہی امام اہل بیت)
- (19) حالات طیبہ خواجہ صدیق احمد شاہ سید وی علیہ الرحمۃ
- (20) اصحاب البدن۔
- (21) گلزارِ توحید کلیہ خالقہ (منظوم)
- (22) سیدنا عبد اللہ بن زبیرؓ
- (23) تلخیص حدائق الاخیار
- نوٹ: خیر 18، 20، 22، 26، 116، 117، 118، 119، 120، 121، 122، 123، 124، 125، 126، 127، 128، 129، 130، 131، 132، 133، 134، 135، 136، 137، 138، 139، 140، 141، 142، 143، 144، 145، 146، 147، 148، 149، 150، 151، 152، 153، 154، 155، 156، 157، 158، 159، 160، 161، 162، 163، 164، 165، 166، 167، 168، 169، 170، 171، 172، 173، 174، 175، 176، 177، 178، 179، 180، 181، 182، 183، 184، 185، 186، 187، 188، 189، 190، 191، 192، 193، 194، 195، 196، 197، 198، 199، 200، 201، 202، 203، 204، 205، 206، 207، 208، 209، 210، 211، 212، 213، 214، 215، 216، 217، 218، 219، 220، 221، 222، 223، 224، 225، 226، 227، 228، 229، 230، 231، 232، 233، 234، 235، 236، 237، 238، 239، 240، 241، 242، 243، 244، 245، 246، 247، 248، 249، 250، 251، 252، 253، 254، 255، 256، 257، 258، 259، 260، 261، 262، 263، 264، 265، 266، 267، 268، 269، 270، 271، 272، 273، 274، 275، 276، 277، 278، 279، 280، 281، 282، 283، 284، 285، 286، 287، 288، 289، 290، 291، 292، 293، 294، 295، 296، 297، 298، 299، 300، 301، 302، 303، 304، 305، 306، 307، 308، 309، 310، 311، 312، 313، 314، 315، 316، 317، 318، 319، 320، 321، 322، 323، 324، 325، 326، 327، 328، 329، 330، 331، 332، 333، 334، 335، 336، 337، 338، 339، 340، 341، 342، 343، 344، 345، 346، 347، 348، 349، 350، 351، 352، 353، 354، 355، 356، 357، 358، 359، 360، 361، 362، 363، 364، 365، 366، 367، 368، 369، 370، 371، 372، 373، 374، 375، 376، 377، 378، 379، 380، 381، 382، 383، 384، 385، 386، 387، 388، 389، 390، 391، 392، 393، 394، 395، 396، 397، 398، 399، 400، 401، 402، 403، 404، 405، 406، 407، 408، 409، 410، 411، 412، 413، 414، 415، 416، 417، 418، 419، 420، 421، 422، 423، 424، 425، 426، 427، 428، 429، 430، 431، 432، 433، 434، 435، 436، 437، 438، 439، 440، 441، 442، 443، 444، 445، 446، 447، 448، 449، 450، 451، 452، 453، 454، 455، 456، 457، 458، 459، 460، 461، 462، 463، 464، 465، 466، 467، 468، 469، 470، 471، 472، 473، 474، 475، 476، 477، 478، 479، 480، 481، 482، 483، 484، 485، 486، 487، 488، 489، 490، 491، 492، 493، 494، 495، 496، 497، 498، 499، 500، 501، 502، 503، 504، 505، 506، 507، 508، 509، 510، 511، 512، 513، 514، 515، 516، 517، 518، 519، 520، 521، 522، 523، 524، 525، 526، 527، 528، 529، 530، 531، 532، 533، 534، 535، 536، 537، 538، 539، 540، 541، 542، 543، 544، 545، 546، 547، 548، 549، 550، 551، 552، 553، 554، 555، 556، 557، 558، 559، 560، 561، 562، 563، 564، 565، 566، 567، 568، 569، 570، 571، 572، 573، 574، 575، 576، 577، 578، 579، 580، 581، 582، 583، 584، 585، 586، 587، 588، 589، 590، 591، 592، 593، 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868، 869، 870، 871، 872، 873، 874، 875، 876، 877، 878، 879، 880، 881، 882، 883، 884، 885، 886، 887، 888، 889، 890، 891، 892، 893، 894، 895، 896، 897، 898، 899، 900، 901، 902، 903، 904، 905، 906، 907، 908، 909، 910، 911، 912، 913، 914، 915، 916، 917، 918، 919، 920، 921، 922، 923، 924، 925، 926، 927، 928، 929، 930، 931، 932، 933، 934، 935، 936، 937، 938، 939، 940، 941، 942، 943، 944، 945، 946، 947، 948، 949، 950، 951، 952، 953، 954، 955، 956، 957، 958، 959، 960، 961، 962، 963، 964، 965، 966، 967، 968، 969، 970، 971، 972، 973، 974، 975، 976، 977، 978، 979، 980، 981، 982، 983، 984، 985، 986، 987، 988، 989، 990، 991، 992، 993، 994، 995، 996، 997، 998، 999، 1000
- (31) داڑھی..... سنتِ مؤکدہ (مقدار کی شرعی حد)
- (32) 111 و خیر 1429 حکمِ کائنات، میرزا غلامی، دہلی، مشرق
- (33) اتحادِ دینِ مسلمین

(34) نازیان اسلام

(35) انعقاد جشن میلاد مہدی؟؟

(36) خولہ سیف الرحمن مجددی

(37) میر کارواں

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہوا تمام کتب (مجموعی مدنی) اور حاضر فی الاجاب اسلامی کتب، جتنے مگر جامع
 کتب الہیات اور اسلامیات کے ذریعہ سے لکھے گئے ہیں، ان پر وہ عام فہم و سلیح کتب کی کے لیے سیدہ
 و کتب سلیحہ کتب حصول و شائے دہ علم و کرم، مل جلا کر بھی گئی۔

ان کتب سے سب کتب قانون اور گورنر کو حوالہ فرمائیے۔ جس کے ہاتھ میں
 احکامات اور سند و ثبوت اور اپنی پر و گراموں میں شامل فرمائیے۔ اس طرح اس کے احکام
 کی راہ میں تعلیمات کی اشاعت و خدمت میں شامل ہو جائیے۔ جدیدہ و ان کو جو کتب و اسرار میں
 لکھ کر، قریباً تمام مسودات کو ایک سرحد میں لکھا گیا۔ جس میں طائے کرام اور کلمہ صوابان کو
 لکھنے کے۔ جس کے اپنے تاثرات میں نصف حسین و محمد پر تکرار فرمائی۔
 ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں:-

۱۔ حضرت صاحبزادہ الطاف گوہر پائی صاحب آستانہ عالیہ قادیان صاحبہ عبدالحی سید
 شریک (رازم) کے مرنے پر عبدالحی اللہ شاہ سیدی کے تحت لکھا

۲۔ حضرت صاحبزادہ پرویز قیصر، قلم الدین صاحب کتب خانہ و مطبعہ۔ معظم آباد شریف
 ضلع سرگودھا۔

۳۔ شیخ الحدیث علامہ معراج الاسلام منہاج القرآن لاہوری لاہور۔

۴۔ علامہ سعید الحسن شاہ مصنف بے شمار کتب اسلامی۔

۵۔ میاں ندیم ہارمی صاحب حیدرآبی (ایم اے ایم اے) مصنف بے شمار کتب علمی و سیرت صبیہ

۶۔ علامہ اکرام اللہ اقبال صدر شعبہ اسلامیات ندویہ منی فیصل آباد

۷۔ علامہ سید غلام ونگیر زیدی صاحب مصنف دینی کتب۔

سیدنا امام حسن علیہ السلام اور کتاب ہذا

سیدنا امام حسن علیہ السلام کا نام میں ایک مندرجہ مقام رکھتے ہیں۔ اپنے ہائے بھی ان کی ملکیت کے اعتراف میں، اس سب کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک صحیح حقیقت ہے کہ اس عظیم انسان کے متعلق علمی امور کو بچھلنا غلط ہے۔ آپ کی سیرت کے پھول پھرتے ہوئے تھے۔ میں ذاتی طور پر ان کی ضرورت محسوس کرتا تھا کہ آپ کے حالات و احوال کو مکتوبات آپ پر آجائے۔ جناب عبداللہ بن ابی قحطیب نے ان کی اور ان کی اہل بیت کو فراہم فرمایا۔ عبداللہ بن ابی قحطیب کی مصیبت ان کام کے لئے سزاوارتہ ترین ہے۔

سیدنا امام حسن علیہ السلام کی مصیبت مرثیت ہے۔ آپ کی مصیبت کا ایک پہلو یہ ہے کہ آپ اپنے پیارے صلی ہوئے ہیں، آپ کے اقوال سے اندازہ ہوتا ہے صوفیا آپ سے کس قدر وابستگی رکھتے تھے۔ اچانک آپ کا فیضی کتابتیں، بجائی اور برباد ہو گئیں۔ اس لیے ضروری تھا کہ آپ کا تذکرہ آپ کے پیارے بیٹوں و بیٹوؤں و بیٹوں کی شریعت میں کیا گیا ہو، اس لیے صاحب کو 1970ء سے ہمارا اول۔ وہ خود ایک کامل صوفی کی صحبت سے مشغول ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے قلم سے کچھ نکل کر وہیں وہی مخلصان و مخلصات اور پیارے بھائیوں کے ہوا میں صوفیوں کی ذات کا خاصہ تھی۔ میں نے جس جس جگہ سے ذکر خیر کا مطالعہ کیا ہے، مجھے یوں محسوس ہوا کہ سیدنا امام حسن علیہ السلام انکی پکڑ کر اپنے ساتھ لیے پھر رہے ہوں۔

مجھے یقین ہے کہ ہر نئے نئے والے کو حضرت امام حسن علیہ السلام کی صحبت اور ان کا فیض حاصل ہوگا اور کہنے والے کو یقیناً ان کی صحبت سے سر آئے گی۔ میرا امان ہے کہ یہ کتابی صاحب کی بے غلطی اور بھلائی کے احکامات کے لیے یہی ایک کامل کتابی کتاب ہے۔

اللہم صلی علی محمد وآلہ واصحابہ وسلم

ساجزادہ کریم اللطاف محمود ہاشمی

آستانہ عالیہ تحفہ محبوبہ صدیقہ سیدنا شریف، تحصیل چاہیہ، ضلع منٹھہ کی بہادر الدین

تقریظ

از قلم پروفیسر مفتی عبدالرؤف خان

(سابق صدر شعبہ قاری G.C یونیورسٹی فیصل آباد)

یہ آپ اور اچھل کا عرصہ سی اٹھل و کرہ ہے۔ لکھ رہا ہے کہ میں نے فقہ اور میں نے
 صاحب ادب گھنٹے والے لطیف اور اچھل و کرہ کے لئے اسے شاد و شاد ہیں۔ کی کہ میں سے اور کی
 سرشت دیکھنے میں کی تلخ و اشاعت کے لئے اپنی زبان کی اس وقت کے اسے ہیں۔ انہیں سے
 محبت انگوں میں اور اسے محترم و مہین کار اور دوش صفحہ سنہن یہ وہ ہے، فیصلہ بعد اٹھل و کرہ
 صاحب ہیں، ایک ممتاز ماہر تعلیم اس کے ساتھ ساتھ اس کی تعلیم پر بھی گوری نظر کرتے ہیں،
 سلیجے ہونے اور کی کے ساتھ ہیں۔ یہ عالمی جہت کے اعتبار سے بھی آپ کے کام کی بات کے حامل
 ہیں۔

ملازمت کی حقیقت کے بعد آپ تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوئے۔ ان کی مافی الہ
 ہر ساعد حالات کے بارہ و قلیل مدت میں اس کے قریب اسلامی کتب زعمی سے آراء
 کر کے مارکٹ میں لائے ہیں اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ مجھے پتا نہیں ہوتا ہے کہ جیسے
 اچھا کھعم و اعران کا کوئی چشمہ آئی ہے اسے جو ایمان و ایمان کے چہن کو شاد ہے کہ اسے
 آپ کی کتب تعلیمات اسلامی کا ایک ایسا حسین گلدستہ ہیں جس کی سطر و معنی سے سب سے تمنا ہے
 اربان دینی اور دینی دولت سے بالامل ہو جائیں گے اور دنیا و آخرت سہ جائے گی۔ اس کی وہ
 یہ ہے کہ آپ نے اس کو بھی تحریر کیا ہے وہ آپ کے جذبہ عشق اور غلوں و معادلات کا ترجمان
 ہے۔ ان کتب سے آپ کی کوئی دینی و دنیاوی منفعت نہیں بلکہ صرف راجع اسلام کی خدمت اور

اعتقاد کی نظریات کے فروغ کا جذبہ ہے۔

سیرت میں ایک آپ کی ہر تحریر ایک سب سے اہم غولی سب سے عقیدت اور محبت و احترام ہے۔ یہی مثال ادب تعلیمات اسلامیہ کی حقیقی روح تھی۔ یہی وہ آواز تھی جو دیکھ بھال کو ہم دیکھ میں جلوہ گر ہوئی اور انہیں دنیا کی اہست کے بھٹو مقام پر فائز کر گئی تھی۔ سیرت میں ایک سب سے اہم قوت یہی طاقت مسلمانوں میں مشعل ہوتی گئی۔ ادب رسول ﷺ کے جذبہ سے سوز پانے لگے۔ سیرت پر کتابیں تحریر تھیں جسے قلم کاروں میں سے اکثر جذبہ محبت سے لکھ کر اپنے پیچھے لے کر مسلمانوں کے لیے لایا ہے۔ سیرت میں جا کر سیرت سے اس امر کی قیاسی کتاب و احترام کے ان بات کو جن کی بدولت مسلمان قیصر و کسری کی تحسین لے کر آئے اور ہر قدر سطحوں کو پامال کرتے ہوئے مسلمانوں کے اسلام کے اس ملک پر سے یہ لکھا گیا ہے اور ان کے احترام رسول ﷺ کی دعوت بھی دی جائے۔

مسلمانوں کی حقیقی کے ساتھ کر سکتا ہوں کہ یہ سیرت طیبہ ص ۱۱۱۱ میں ہر کتاب ہی جذبہ کی عکاسی کرتی ہے اور کمال ادب اور اعلیٰ حدت اور عاقبت سیرت سے مہر ہے جسے یقین کمال ہے کہ ان کے مطالعہ پر مسلمان انہیں ہادی اور جو انہیں کو سب رسول ﷺ کے سب اہل بیت اور اولیاء اللہ ﷺ کے سب بے بہا سے در شاہ کروے گا اور ایمان و حق میں انہیں و کمال کا باعث بنے گا۔ اس لیے کسی اور سیرت کی اور کسی گھر کو ان سے سب سے عالیٰ نہیں رہتا ہے۔

والسلام

پروفیسر مفتی عبدالرؤف خان

سابق صدر شعبہ فارسی، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

پروفیسر عبدالخالق توفیقی کا نذرانہ محبت بنام حضرت امام حسن علیہ السلام

نواسرہ رسول بنی ہریرہ حضرت امام حسن علیہ السلام سے متعلق بہت کم کتابیں ملتی ہیں۔
 ۱۔ اسے بغداد میں ملا، اس میں ۱۱۳۱ ہجری کے نسخے ہیں۔ اس کی کوچہ دارا گئے کے لیے عمر الد
 عشق معالیہ ابن سید ماجہ الموم اور عالم دانشوار نے جو یہ نسخہ عبدالخالق توفیقی نے یہاں کتابت
 سے استعانت فرما کر اس کے بعد یہ تصنیف بنی ہے جس میں اسوں نے شرح افکار و افکار اور اس
 تفسیر کو شرح کیا ہے اور اسے حضرت امام حسن علیہ السلام کی وصیّت سے لے کر تہذیب کے
 واقعات مرتب کر دیے ہیں انہوں نے اٹھائی نو خطائی اور ۱۱۳۱ ہجری سے اس کو اس قدر
 مگر اس مایہ پختہ مرتبہ کام کو معنی کیا ہے جو سلسلہوں کے لیے واقعی ایک کتاب کاملہ کا کام
 کی۔ اس کی کتاب میں اس کی تصنیف سے اس کی سچو مصدقہ ہو گئی ہیں۔ انہوں نے سب سے
 اس وقت سے اس سلسلہ کے اس کام کی یہ تکمیل تک پہنچانے کے کام کی غرض سے کہ
 انہوں نے اس تصنیف کو اس وقت سے اس کے بعد چھپنے کی اور اس کی
 تفسیر اور اس کے اس کتاب کو اس وقت کے لیے لکھا ہے اس لیے کہ اس کی زبان بہت
 سادہ ہے۔ اللہ المستطیع اور اللہ نے یہ قرآن میں تصنیف کی ہے اس کی استیعاب ہے
 انہیں چاہ کہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ اسے اس صاحب طبع و طہارت ہیں۔ اس وقت کی اس کی
 کتاب کے مصنفین کے رہتے ہیں۔ اس کی اس سے اللہ سب اس وقت کی کو اس کے
 بہت تخریج کے اسے ہیں۔ اس کے سلسلہ میں اس کی اس و میرت پر لکھتے ہیں۔ اس کے لیے

وہاں ہوا پر کھٹے ہیں اہل بیت کے لئے ہیں۔ اہل امی نے یہ بات پر کھٹے ہیں۔ ہاں انکا سے قدرت
ان سے کوئی کام نہ لے سکتا ہے۔ وہ رحمت کے بعد اس نے اپنی بہترین صفویت عاقلی
ہے۔ ان کی طبیعت میں بھی قدرتی طور پر علم و کمال کیلئے والہانہ ہیں۔ ان میں وہ
ایک نئے نئے انسان ہیں انہیں یہ بھی یہ ممکن ہے کہ ان کے فکر سے انکی سب تخلیق ہوگی
یہ سب یہاں کوئی نہ فیکٹ کتاب کھڑا کرے اس کو یہ حاکم ہو جائے۔ اب یہ فیسر
علاقہ ترقی تو ان کے پاس انہوں سے عشق و عقیدت کے جذبات پاتے جاتے ہیں۔ ان اپنے
حقیقت کے بارے میں غور و فکر سے یہ بھی کہتے ہیں ان کے انہوں کا انتہائی احترام
پایا جاتا ہے۔ ان سے یہ فیسر کھڑا تو ان کی ساری جلیب انہوں کی ان کے ساتھ ان کے
لیجیل سے ان کی گفتگو میں ان کی یہ کام کر رہے ہیں۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ان کی یہ انتہائی سزا ہے کہ وہ ان کی قوت سے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

پروفیسر روبینہ کوثر مغل
شعبہ اردو، گورنمنٹ اسلامیہ کالج
برائے خواتین فیصل آباد

وَالَّذِي يَمُنُّ بِالْآيَاتِ الْكُبْرَىٰ
وَالَّذِي يَمُنُّ بِالْآيَاتِ الْكُبْرَىٰ

شمس نریزی گو خدا طلبی خوشی بجای لا اله الا هو

* * * * *

مردی نظام رستم را پیدا کرد و از او پرسید: «چرا این کار را می‌کنی؟»

”قصص المحسنين“ میں لکھتے ہیں:

عجز کمال خدا دی حمدوں ہر ذرہ اقراری
 دم دم لکھ لکھ لوں لوں حمدوں تھی ایہ ناشکری گزاری
 مردہ ہو زنده دے وچہ جیڈک فرق جدایاں
 قلیاں حالیاں دے وچہ اینویں حذاں فرق لگایاں
 کھول اکھیں منہ حال کیائی دیکھ وراکت آئیوں
 کس گھلپوں کت کارے آئیوں تے کی پاس لیائیوں

* ~ * ~ * ~ *

جناب مخدوم صاحب کا کلام:

شان تیری ہر آن نئی ہے گاہ جمالی گاہ جلالی
وہ بھی عجب خوش بخت ہے جس نے قلب میں تیری یاد بسالی
شغل میرا بس اب تو الہی شام و سحر ہے اللہ اللہ
لئے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

(ماہنامہ سلسبیل لاہور، اکتوبر 1963)

* ~ * ~ * ~ *

مستور حالت میں آپ کو اپنے ایک اعلیٰ مقام میں رہ کر فدا و فداء کے فصول کی آواز
سنی۔ کائناتِ ماضی کے گروہ و گروہ نے آپ کی ذاتِ کرامی پر سلام و سلام پیش کیا۔ حق تعالیٰ نے
آپ کے فرائض کو یاد دہانہ آپ کی انکساری سے چشمِ حقارت پائی اور انکساری سے آپ
سے جہاد کی راہ کی راہ پر آپ کی رحمت اور الہی کی چمکیں اور مکان کی روح راہ

(۱) انسانی کھیتی باڑی کے لیے زمین کی تیاری اور پانی کی فراہمی

خواجہ رفیع الدین معظم آبادی کے چھوٹے بچے کا شمار

۲۰۰۰ء میں شہر کا نام تبدیل کیا گیا

فصل اول در بیان احوال و عیال

خود اس دور کے سامانی کا یہ گھن کے کاغذ تھا جس پر ایک سوچ سمیٹ کر لکھی گئی تھی۔
گوشہ کے سایہ کا یہ دور ہے۔

بیان و منب تو گفتن نه حد امکان است

چرا کہ وصف تو بیرون زحد اوصاف مست

آپ نے جو خط لکھا ہے اس میں آپ نے جو باتیں لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں۔
 آپ کی باتیں سب سچ ہیں۔

غالب ثنائے خولجہ بیڑاں گداز ششم

کائنات ذات پاک مرتبہ دان محمد امت

خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو

جمع مختلف بود شب جائیکه من بودم

خوشبو ہے دو عالم میں تیری اے گل چیدہ

کس منہ سے بیاں بول تیرے اوصافِ حمیدہ

منقبت حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام

خدا کا شکر ان پر درگھلا خالق کی رحمت کا
 ملا رتبہ خدا سے آپ غیور کو جنگ میں اہمیت کا
 نبی ﷺ کے لاڈلے ہیں ملی عیسٰی کے بھی وہ پیارے ہیں
 ملا خالق سے ہے تحفہ انہیں ابدی شہادت کا
 رسول حق ﷺ کے شہزادے ہیں، پیارے فاطمہؑ کے ہیں
 ملا حسب و حسب ہے آپ کو اعلیٰ منجابت کا
 ہوا ہے ان کے دم سے عشق کا رتبہ بہت اعلیٰ
 زمانہ آج بھی قائل ہے مولا کی صداقت کا
 قسم رب کی جھکو گے آپ کے در پر محبت سے
 نظر سے اٹھ گیا پردہ کبھی ان کی حقیقت کا
 رہے سرشار عشق مصطفیٰ ﷺ سے عمر بھر مولا
 ملا ان سے سبق ہم کو بھی آقا ﷺ سے محبت کا
 خدا کا شکر ہم ہیں آپ کے ادنیٰ غلاموں میں
 ملا ہم کو بھی رتبہ آپ ہی کے در سے نسبت کا
 ریاض احمد لکھو جو بھی وہ کم ہے ان کی مدحت میں
 رہے گا تا ابد فیضان یہ جاری مودت کا

(پروفیسر ریاض احمد)

منقبت حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام

لُحْبِ دِل بَتُول ہے سبطِ رسول ﷺ
 اک ضابطہ حیات کا زریں اصول حسن علیہ السلام
 سرخیل ساکنانِ ارمِ فخر افتخار
 گزار کائنات کا رخشندہ پھول حسن علیہ السلام
 حاصل تھی کھیلنے کو تجھے مصطفیٰ ﷺ کی مود
 عفت مآب مادرِ مشفق بتول حسن علیہ السلام
 طیب نگاہِ حلم، شرافت کا پاسدار
 تھا تیرا بچپن سے مربی رسول ﷺ حسن علیہ السلام
 حب رسول ﷺ زہد عبادت ترا عمل
 مقبول بارگاہِ رسالت میں ہے وہ شخص
 جس کا لباس ہے ترے قدموں کی دھول حسن علیہ السلام
 جہکٹی چلی گئی ہے عقیدت کے ساتھ کلک
 تیری جو منقبت کا ہوا ہے نزول حسن علیہ السلام
 اطہر نے منقبت تری کہہ دی ہے ادب کے ساتھ
 گاہِ کرم سے کہئے لہٰذا قبول حسن علیہ السلام

(پروفیسر حکیم محمد رمضان اطہر، فیصل آبادی)

متعلقہ اہل بیت نبوت

- (1) تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

(اہل بیت برطانی)

- (2) وہی ہے راو تیرے عزم و شوق کی منزل
جہاں ہیں عائشہ و فاطمہ کے نقش قدم

(ماہنامہ بنات عائشہ، کراچی)

(3) بپاری لہذا اللہم آیت قلی سیدہ و حبیبہ و اصحابہ و اولیہ

(4) اہل بیت المؤمنین المؤمنات ان کے ہونے کی بات میں بیت محمد ﷺ ہے۔

ان کے اہل گاہاں یا درگاہاں گرامر ان کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنا میں جیت ہوئی ہے۔

(قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری بریلوی)

- (5) قطب نجات عارف ذات افضل ہدایت

حیدر بہار گلشن آل محمد است

(6) نفس بسیط پیکر عصمت روان صرف

زہرا فروغ بزم جمال محمد است

(صرف بمعنی خالص)

- (7) ابر کرم امام ام حسن اشیم

حسن حسن شیبہ و مثالی محمد است

(8) پانچواں صفیہ علیہ السلام اب مسیح

روز جزا قسیم زلال محمد است

(9) لب حقیقی بکسی فکر اپنی

تھرچ استقامت آل محمد است

(10) تطہیر شان و آیت تطہیر آشکار
قرآن کو اہل عصمت آل محمد است

(ترجمہ: یہ آیت تطہیر کے لئے ہے جو اہل عصمت آل محمد کے لئے ہے۔)

(11) بقول و فاطمہ و زہرا لقب اس واسطے مانا

کہ انہیں نے اپنے آپ کو اہل عصمت کے لئے مانا

(12) موزن تسلیم را حامل بقول

اللہ تعالیٰ کہ اس کو تسلیم کر لیا

(اقبال بیس)

(13) "اہل بیت" کی نافرمانی اور بے ادبی نہ کرنا ورنہ دین کو ٹھٹھو گئے۔

(شرح مشکوٰۃ، مراۃ جلد ۸ شتم)

(14) جب تک کہ اہل بیت کی اطاعت نہ کی جائے گی تو اللہ تعالیٰ سے کفر ہو جائے گا۔
ہو نجات پا گیا۔

(15) اگرچہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے کفر ہو جائے گا۔
اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے انوار سے رہنمائی حاصل کرو۔ (کوثر الخیرات)

(16) کتاب اللہ کا شریعت اللہ کا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہو جائے گا۔

"مصور یہاں فرماتا ہے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہو جائے گا۔
تو اللہ تعالیٰ سے کفر ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہو جائے گا۔
تو اللہ تعالیٰ سے کفر ہو جائے گا۔"

(17) جب اللہ تعالیٰ سے کفر ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ سے کفر ہو جائے گا۔
اللہ تعالیٰ نے جنید کو امام الاولیاء بنا دیا۔ (شفائ شریف)

(18) اگرچہ اللہ تعالیٰ سے کفر ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ سے کفر ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ سے کفر ہو جائے گا۔

مالک بیسہ کا فتویٰ ہے۔ (بحوالہ کتاب الشفاء شریف)

110 قرآن مجید میں ہے قُلْ لَا اسْتِغْفَارَ لَكُمْ عَلٰی اُولٰٓئِکَ الْمَوَاقِفِ الْقُرْآنِ

(پارہ 25، سورۃ الشوریٰ)

ترجمہ فرماؤ میں تجھے ہے کہ نہ کوئی استغفار ہوگا ان کے لئے ان مقامات پر جسے اپنے اقربا و ارباب کی محبت مانگتا ہوں۔

111 حدیث قرینہ معلوم ہے جس کی حدیث کی نسبت میں ہے کہ وہ شیعہ ہوگا، غلطی

ہے کہ الیہ نسبت ہے حدیث طبرستان کے اصول 14، یہ ہے۔ (کتاب الشفاء)

(21) سلام اس پر وہ جس کی آل میں شوق شہادت تھا

سلام اُن پر وہ جن کے واسطے مرنا عبادت تھا

(حافظ لدھیانوی مرحوم)

(22) مٹاؤ اپنی ہستی کو اگر تو مرتبہ چاہے

کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے

(23) اُسے دیتا ہے دریا آج بھی درمیان سے رستہ

ہو جس کے بازوؤں میں قوتِ ضربِ کھیمانہ

ضرورت ہے پھر کوئی موسیٰ دریا شکاف آئے

ابھی فرعون زندہ ہے عبورِ نیل باقی ہے

(24) خواجہ فرید الدین عطار بیسہ فرماتے ہیں

مُحَمَّدٌ گُلِ است و عَلٰی بَرگِ گُلِ بود قاطعہ درمیانِ بوئے گل

چو عطرش بر آمد حسین و حسن ازان شد معطر زمین و زمن

(25) مولانا جامی قدس سرہ العزیز دعا مانتے رہے:

الہی بختِ بنی قاطعہ کہ بقولِ ایماں کنی حاتمہ

گر دعوتِ رد کنی در قبولِ من و دست و دامنِ آلِ رسول

میں آپ کو تمام مکتوبات کے لئے جزا و تحفہ ہیں۔ ایک مہرے غلام کے ساتھ تو
میں حاضر ہوں ہے۔ آپ کو ان کے لئے ہے ان کے مال نام مکتوبات کی صورت میں
گنہگار تو بخیر بلکہ ہوا تو ان کے لئے ہے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
سے ان کے لئے ان کے لئے

امام اعظمؒ کی بہت عزت فرمایا کرتے تھے۔

پروگرام "مکرمات" کے ذریعے ایسی نوجوان لڑکیاں اور لڑکے جو تعلیم یافتہ ہوں اور
تعلیمی کاموں میں حصہ لیں ان کو ایوارڈ اور اعزاز ملے گا۔ (پروگرام "مکرمات")
ناشر مکتبہ جمال کرم، دربار مارکیٹ، لاہور۔ (2002ء)



بیانِ دیگر بابتِ ساداتِ کرام

دل میں ہے مجھ بے غل کے دلِ عشقِ اہلبیت
دھونڈتا پھرتا ہے دامنِ غلِ حیدر مجھے

(عالمِ اقبالؒ)

کیا باتِ رضا اس چمنستانِ کرم کی
زہرا سے کئی جس کی حسین اور حسن بھول

~~~~~

آلِ اولادِ تیری دا مگلتا میں کڑکالِ زبانی  
پاؤ خیرِ محمد تائیں صدقہ شادِ جیلانی

(عالمِ اقبالؒ)

آ دکھاؤں پھر تجھے میں عز و شانِ اہل بیت  
خاندانِ معظفے ہے خاندانِ اہل بیت  
اس کی خوشبو اور ہے اس کی خوشبو اور  
سارے عالم سے جدا ہے بوستانِ اہل بیت

(حسن رضا بریلویؒ)

ایکے کرامت

ایکے صاحبِ مہرِ نفیس کی ہر سے تمام حسن و جمال کی قیاس اور کے قریب کی خانہ گری  
دیا گئی ہو گیا اس کے کی طرح بھوکا کھڑا ہوا گیا۔ وہ اپنے قریبی سے کئے کی طرح بھوکا  
ہوا گیا۔ وہ اپنے کھانے کے لئے اس کے لئے کئے کی طرح بھوکا ہوا گیا۔ وہ اپنے کھانے کے لئے  
اس کے لئے کئے کی طرح بھوکا ہوا گیا۔ وہ اپنے کھانے کے لئے اس کے لئے کئے کی طرح بھوکا ہوا گیا۔



## شجرہ حسب و نسب سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

سیدنا اہل بیت علیہم السلام اور اہل بیت کے خاندان کے بارے میں یہاں طلب کیا جا رہا ہے۔  
 اللہ علیہ السلام اور اہل بیت کے خاندان کے بارے میں یہاں طلب کیا جا رہا ہے۔  
 ایک بار یہ ذکر ہے کہ "یہ شخص وادے ویرت حیرت مند سید المرسلین علیہ السلام"  
 باب ۱۲ - حضرت ۳۰ میں شجرہ خاندان کے بارے میں ہے۔ یہاں حکم دیا گیا ہے کہ یہاں سے  
 امام خالی مقام سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے دادا جان جناب ابوطالب۔

| نمبر شمار | آپ کا نام                          | امامت کا نام     | امامت کے دو حیل اور تخیال                          |
|-----------|------------------------------------|------------------|----------------------------------------------------|
| ۱         | سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ    | سید و ناصر زہرا  | سیدنا محمد اکبر رضی اللہ عنہ ای جان                |
|           | (والدہ ماجدہ ام حسن رضی اللہ عنہا) | تولہ (والدہ)     | سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پہلا نام) |
|           |                                    | ماہد حضرت        | ثلاثہ خلیفہ (نہ توں جنت کی تھی)                    |
|           |                                    | حسن رضی اللہ عنہ | جان اور ای جان کے اسمائے گرامی                     |
|           |                                    |                  | لکھے ہیں                                           |
| 2         | جناب ابوطالب (خاندان)              | سید و ناصر زہرا  | ابو طالب                                           |
|           |                                    | (77)             | ابو طالب                                           |
| 3         | جناب عبدالمطلب رضی اللہ عنہ        | ناصر زہرا        | امیر مکتوبت علیہ                                   |
|           |                                    |                  | ابو طالب علیہ السلام                               |
| 4         | جناب ہاشم رضی اللہ عنہ             | علی زہرا         | امیر ہاشم رضی اللہ عنہ                             |
| 5         | عبدنا علی رضی اللہ عنہ             | ناصر زہرا        | امیر علی (صلیہ) ابو علی                            |
| 6         | تفسیر رضی اللہ عنہ                 | تھی              | امیر ہاشم رضی اللہ عنہ                             |
| 7         | کتاب رضی اللہ عنہ                  | ناصر زہرا        | امیر ہاشم رضی اللہ عنہ                             |

|    |       |      |              |
|----|-------|------|--------------|
| 3  | میرزا | محمد | امیرالمومنین |
| 4  | نصیر  | غیاث | امیرالمومنین |
| 5  | نوری  | غیاث | امیرالمومنین |
| 6  | نور   | غیاث | امیرالمومنین |
| 7  | نور   | غیاث | امیرالمومنین |
| 8  | نور   | غیاث | امیرالمومنین |
| 9  | نور   | غیاث | امیرالمومنین |
| 10 | نور   | غیاث | امیرالمومنین |
| 11 | نور   | غیاث | امیرالمومنین |
| 12 | نور   | غیاث | امیرالمومنین |
| 13 | نور   | غیاث | امیرالمومنین |
| 14 | نور   | غیاث | امیرالمومنین |
| 15 | نور   | غیاث | امیرالمومنین |
| 16 | نور   | غیاث | امیرالمومنین |
| 17 | نور   | غیاث | امیرالمومنین |
| 18 | نور   | غیاث | امیرالمومنین |
| 19 | نور   | غیاث | امیرالمومنین |
| 20 | نور   | غیاث | امیرالمومنین |
| 21 | نور   | غیاث | امیرالمومنین |
| 22 | نور   | غیاث | امیرالمومنین |

آگے سب ثابت ہو گیا۔ سیدنا سائل نے کہا اور کیا سیدنا ام المومنینؓ اور امی امیہؓ کے لئے (خیر) ایسا نکلا ہے اور سیدنا عثمانؓ تک تمام ان لوگوں کے حالات لفظاً بھی قلمبند کئے گئے۔ جناب! ان تک نہیں، میں کسی کا بھی اختلاف نہیں۔ دنیا میں کسی عظیم بادشاہ کا بھی سلسلہ خاندان اس وضاحت کے ساتھ نہیں مل سکے گا۔

معرفت کے باب حضور اقدس ﷺ کی کتاب الہی ہیں۔ پہلی کتاب یہ عالمی الوہی قرآن مجید ہے۔  
 دوسری کتاب یہ ہے۔ یعنی اسوۂ عالم کی کتاب سے اردو ترجمہ طریقت و فلاح کا بیان

والد ماجد ونحوه:

بتول فاطمہ زہرا لقب اس واسطے پایا

سید عالمؑ کی جنت مرہا کہ ہے پاؤں مبارک کے "فعلی" سے کیا ہے ۱۷۱۱ء  
 جس آیت کی چوں احوال ہر دین علیٰ حتم رہی مرہا حیا کیا انبیاء علیہ السلام کے مطابق  
 تھی۔ حضرت احمد یار خان گجراتی بدایونیؒ فرماتے ہیں:

رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا

کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیر نبوت کو دیکھا

حضرت میرزا علی محمد صاحب آپ کو آتے دیکھتے تو خوشی سے کراتے اور جاتے آپ کی  
برساتی مبارک اور بالود مبارک کو بوسہ دیتے تھے۔ اور اپنی جگہ بٹھا بیٹھتے تھے۔

آپ اہل حق کا دلی شریف سلمہ شریف "شیخہ ریسہ" اور اہل حق میں سے  
 القضاۃ القضاۃ "جس سے انہیں داریاں دے دی گئیں۔"

”يُرِيْنِي مَا رَأَيْتَهَا“

”جو چیز انہیں پریشان کرے مجھے پریشان کرتی ہے۔“

”يُؤْتِيهِمَا مَا يَافَاهُمَا“

”جو انہیں تکلیف دے دو مجھے سرتاتا ہے۔“ (مطلق علیہ)

سیدوزہرا طیبہ طاہرہ۔ جان احمد کی راحت یہ لاکھوں سلام

(الحضرت بریلوی رحمہ)

یہی باتیں اقبال قدس سرہ نے مرثیہ ۱۱۱۱ اور مرثیہ ۱۱۱۲ کا آغاز  
 نوں بیان کرتے ہیں۔

حضرت عروجیہ کو صرف یہی حق ملے گا کہ اسے اس سے اُچھٹ ہے اور حضرت فاطمہؑ کو  
قرنِ نبوتیں حاصل ہیں۔

نور چشم رحمۃ اللغاتین

مانوے آں تاجدارِ عِلّٰہی مرتفعی مشکل کشا شیرِ خدا

ماہانہ سرگرمیوں کی فہرست      ماہانہ قومی سالانہ قلمی

ایک واقعہ کہ قتل، آفات و جبر و قتل، سیدنا عثمانؓ جسے اللہ تعالیٰ نے ذکر کر کے ختم کیا جاتا ہے (ایسے بے شمار واقعات ہیں)

آپ سچے تھیں، میں بخیر ہے۔ انہیں درودی کا ایک ٹکڑا سیدالکس مختار کی منہور دست  
خانہ یان مولانا کی خدمت اقدس میں پیش کیا، آپ نے لکھا: "آپ نے کہا کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟" عرض کیا  
"تمہارے سے"۔ وہ فرمایا کہ: "وہ تو کھلائی، خیالی اور بیرونی شوقوں کے والی مولانا، وہی کھلا  
دوسرا۔ تمہیں روزِ حاق، ہاں آپ نے لکھا ہے کہ وہ کھلائی اور نہ لایا کہ یہ پیدا کھلا ہے جو ہے۔  
آپ علیہ السلام کو اسلام کے مسلمان چاروںوں کے بعد پہنچے ہے  
والد گرامی:

سیدہ طہی البرقشی: آپ کا خزانہ بیانِ راقم نے بہ ان سیرت علیہ صفت علی  
البرقشی " لکھا ہے جسے اللہ تعالیٰ یہ پیشکش کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ اصولِ نبوی  
و برکات دائمی صرف چند سطور عرض کی جاتی ہیں۔

اصل نسل صفا وجه وصل خدا

بابِ فصلِ ولایت یہ لاکھوں سلام

(۲) سید عالمی شیر خدا کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی سیدہ عالمہ است اسد اللہ تھا، یہ ایک خوش نصیب عاتقہ ہیں جن کے کفن میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم عطا







لُحَيْبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ  
لِكُلِّ مَوْلٍ مِنَ الْأَحْوَالِ مُقْتَحِمِ

سید و سرور محمد نور جان  
بہتر و مہتر شفیع مجرمان

توئی سلطان عالم یا محمد بن ابی بکر  
 ز روئے لطف سوئے من نظر کن

قائم ہے تیری ذات سے سارا نظام کائنات  
تو بڑا تجھ سے بڑی خدا کی ذات

جدھر خدا ہے اُدھر نبی ہے، جدھر نبی ہے اُدھر خدا ہے  
خدائی سب اُدھر پھرے گی جدھر وہ عالی مقام ہوں گے

کونین دے اک اک ذرے تے ہے قبضہ مدینے والے کا  
جس پاسے محمد ہو جاوے اس پاسے خدا ہو جاندا اے

غالب ثنائے خوبہ بیڑاں گذاشتیم  
 کان ذات پاک مرتبہ دان محمد است  
 محمد ستر قدرت ہے کوئی رمز اس کی کیا جانے  
 شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے  
 یہاں بندہ ناچیز یہ عرض کرتا ہے:

بطحی نگر دے میں جاواں صدقے جتنے بکریاں یار چرائیں  
 پکاں نال میں دیواں جھاڑو جتنے تلیاں پاک لگائیں  
 راقم کی التجا۔

ان لوگوں میں لکھ لے نام میرا

جن لوگوں پہ ہے انعام تیرا

امام حسن رضی اللہ عنہ کی نانی جان بی بی خنزا:

بہلی جان کا ام گرامی حضرت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تھیں یہ سہ ماہی سے ایک سال ام  
 المؤمنین رضی اللہ عنہا کی عیال کا سربراہ رہیں۔ ان کا عہد مبارک وہ تھا کہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے علی رضی اللہ عنہ  
 میل و عرب کی شہزادی اور عروین اسلام کی شہزادی کا عہد تھا۔ آپ کی شان و اہلیت کا  
 بیان ابن ابی شیبہ کہ حضرت طیبہ سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہنے کی گئی کہ کیا ہے اس کا فرمایا ہو اللہ کا  
 فرمودہ ہوتا ہے۔ گفتہ او گفتہ اللہ بود۔ موجود ہے۔

(سیدہ خدیجہ سلمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر خراج الرأسم نے اپنی تالیف ذکر (۲) میں لکھا ہے

تھا اور اس پر بی بی خنزا نے اشارہ کیا ہے۔ صفحات 371 تقریباً)

بے شک ولادت طیبہ بچپن اور تعلیم و تربیت حضرت حسن رضی اللہ عنہ

15 رمضان المبارک ۴۰ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے (کمپوزیشن ۱۵/۵/۱۱)

ابھی بی بی نے دھنیاں کی بجائے شعبان کو زیادہ بھیج دیا ہے۔ قرآن و سنت سے یہ بھی پتہ چلتا









جہاں کہ جسے معلوم ہو کہ اسی موضوع پر آپ کی رائے اور رائے کیا ہے آپ جتنا گیا  
 ارم کی گئی کی اور ہیں اور آپ کا لہجہ اور حقیقت اس علم بھی قسم لے کر کہ آپ کا علم ہے  
 حوالی کی تعلیم و تہذیب کی ہے اور آپ کا لہجہ اور لہجہ بھی وہی ہے اور آپ اللہ تعالیٰ ہی کے علم  
 سے حقیقت کے معاملہ اور ممکنہ رائے اور رائے ہیں اور جب یہ سب حضرت حسن علی بن علیؑ کی  
 خدمت میں پہنچا تو آپ نے یہ جواب تحریر فرمایا۔

آپ نے اہل حیرت و اضطراب اور ہوا کی رست کے متعلق تجربہ اور قدرت پر مسکنہ ہو جو  
 دلوں پر فرمایا ہے۔ اس کے بارے میں میری ہانک دالے یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی  
 اور اہل حق کا مقصد اور تسلیم نہیں کرتے وہ کار چلے، اور لوگ کتابوں اور کلاموں کو اللہ تعالیٰ کی  
 طرف منسوب کرتے ہیں، اور بھی فاسق و کافر اور گمراہ ہیں، اور بندے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے  
 اہل حق میں جس قدر بھی تو اللہ تعالیٰ ہے اس کے حق حق عمل میں اختیار کیا گیا ہے، اور ہمارا مقصد  
 تو قدر و حق کے درمیان ہے، اور اسے طالب سادق، اسکی نے اسے اس لیے تحریر کئے ہیں کہ اس  
 موضوع پر تجھے معلومات حاصل ہو، اور یہ تحریر بہت مختصر ہے اس نام سے یہ بھی ظاہر ہے کہ امام  
 حسن علیہ السلام کی اصول کے علم میں اسے ملے اور یہ ہے کہ مسن لہری جیسے حضرات علم میں  
 لال ہونے کے اور جو ان سے امتدادی مسائل کے متعلق استفسار کرتے تھے اور کتابت میں لکھا  
 جاتا ہے کہ ایک امر الیٰی، جس سے آیا اور مسن علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اپنے مکان کے  
 ۱۱۱۱ سے یہ کہ کوئی شخص تھا کہ یہ لڑکے تھے، اس امر الیٰی نے آئے ہی آپ کو کیا باپ کی کتابیں  
 اور تحریریں کیں، آپ نے فرمایا: "اس امر الیٰی تجھے بھوکے پیاسے لگ ہے، کیا کسی اور تکلیف دہ بیانی  
 میں جکا ہے، مجھے بتا کہ میں تیری ہمارے جوئی کر دوں، لیکن وہ وہی ہمارے بھی کیا تھا کہ تو ایسا  
 تیرے ہاں باپ ایسے تھے، امام حسن علیہ السلام نے خام کو فرمایا اس امر الیٰی کو رو پان کا اور دلا اس سے  
 اور اس نے خود ہی فرمایا کہ اسے امر الیٰی مجھے معذور تصور کر کہ میرے گھر میں اس کے ۱۱۱۱ کوئی رویہ  
 موجود نہیں، اس نے میں تھو سے اور لای نہ رکھتا، جب امر الیٰی نے یہ الفاظ سنے تو بے اختیار ہمارے  
 اللہ اللہ ۱۱۱۱ کہ اس رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے گواہی دے رہے ہیں کہ بعض مسائل کی طور







فرمائی کہ یہ آ رہے تھے آپ سے میرے پاس پہلے کی حالت اسے وہی تھی انھوں نے سچے سچے کہی۔ لیکن جب انھوں نے یہ سنا، ان کے دل سے دیکھے تو ان سے وہاں انھیں یہ سہلی لے کر کہہ دیا کہ تم نے سچے سچے پہلے کیا تو میرے ساتھ ہمارا امام و تاجن من مہم سے کہہ دیا، چنانچہ انھوں نے بے مصلحت غصہ کیا اور دوسرے روز پہلے سے انکار کر دیا اور یہاں ان کے لئے کچے چیرے اور کھانے کا کچا کھانا لایا یہ ائمہ امام میں پیش آیا۔

مجلس حضرات نے اس واقعہ سے یہ ثابت کر کے دیکھی کہ حضرت علیؑ کی مصلحت و مصلحت سے انھوں نے صرف ایک ہی سہلی لے کر دیا تھا۔ نہ اس سہلی سے میرا اوپر کی سہلی میں آج کل میں کا جواب ہے کہ کہہ دیجئے کہ تمام حضرت علیؑ میں اور میرے کہہ دیجئے کہ آپ آج کل میں چاہے میرا اور میں تھی لیکن اس واقعہ سے کہی اچھا ہے، چنانچہ انھوں نے دیکھے کہ ان میں سیدنا صاحب کرم اللہ وجہہ میں اور میرے تمام کلمہ میں سے انھوں نے اس سہلی کا واقعہ 1000 میں چلائے یہ فرق ہی وہ ہے کہ آپ سے علیؑ کا رہا ہے کہ یہ سہلی اور اس میں۔

آیت میں کہ اَلْحَقُّ مَعَ الْحَقِّ حضرت علیؑ سے حضرت علیؑ کی حالت یہ اصل حالت کہنے کی کوشش کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان سے میرا سہلی علیؑ میں یہ سہلی آپ کے لئے اصل ہے۔ گویا آپ سہلی میں چاہے آپ سے آپ سے سہلی علیؑ سے اور ان کے لئے یہ سہلی ہے۔ کوئی خفاقت کا حقدار کیسے ہو سکتا ہے؟۔

اس کا جواب حضرت علیؑ میں چاہے ان کا شمار ان میں ہے آپ سہلی علیؑ سے اور ان کا شمار ہے۔ اگر ان میں ہی میں نہیں تو میرے اور سہلیات کیسے؟ یہ سہلی ان لوگوں کے لئے بھی مستعمل ہے جو قرچی رہتے اور ان کی قومی پہچانی میں۔ ان کے فرقہ وارانہ عقیدہ (کی آیت) لو کہ انہوں نے اس آیت میں کہہ دی تھی اور ان کے اہل بیت کا جواب یہی کتاب اگر غیر طبعی "انہی سے ان میں ہی میں تھے" میں تھے علیؑ کے لئے یہ تھے بھی جلد سے میں بھی رہے تھے بیان ہے:

حضرت نعیم الدین مراد آبادی فرماتے ہیں: نجران کے سب سے بڑے ائمہ ان

یہاں تک کہ اللہ سے بے شک و شبہ نہ رہے۔ مگر یہ تو اللہ تعالیٰ پہاڑوں کی طرح سے بلند ہے۔ نہ کمر و پاؤں کے اور قیامت تک روئے زمین پر بولی جیسا کہ باقی کتاب سے پتہ چلے گا۔

جو جاتے اور ایک سال میں تمام دنیا کے انصرانی بلاؤں سے بچ جاتے۔

سیدنا امام حسن علیہ السلام اور سیدنا علیؑ اور غلامت سیدنا ابوبکر صدیقؓ اکبرؓ  
سیدنا فاطمہؓ ہر اول طاقتوں اپنے ساتھ اپنے ہائی صیغے کے معنی سے عامی الرقیب  
ترم امام علیؑ کے سیدنا امام حسنؓ علیؑ کے کارنامہ ہاں یہ سیدنا فاطمہؓ کے  
سے بنی ان سیدو صاحب کی نسبت جگر (بھی) اچھی۔ جناب امام ابوالحسنؓ کی مثال  
نہیں تھیں مگر سونگے والدہ سیدو امام حسنؓ کے دونوں شیروں کی بہت اچھے طریقے سے تربیت  
کرائی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حضور سیدو امیر مومنینؓ کے دونوں واسوں کی بہت قدر مانتے  
تھے اور ان کی قربان ہونے اپنے کندھوں پر اپنے حضور رسول اللہؐ کے حکام عمل کرنے اور ان  
ساتھ ان کو اچھے اور سیدنا فاطمہؓ کے "رحماء و صیغہ" کی مٹائی تھیں۔

سیدنا امام حسن علیہ السلام اور زین العابدین علیہ السلام کی سیدنا امیر فاروق اعظم علیہ السلام  
جناب فاروق اعظم علیہ السلام کی دونوں توہمات سے لڑتے ہوئے بار بار انحراف کے ساتھ پیش

[illegible]













اور اگر اللہ کا حکم ماننا یا دینی اہلانت چھوڑی یہ ہے جسے اسلام، اب تعالیٰ کے حکم منوالہ کی کس قدر اہمیت آئے ہو گئے جس نظر حق سبحانہ کی طرف توجہ سے جاتے ہوئے بھی اسلئے اسلئے فرماتے ہیں کہ یہ ہے جسے ہم آج کے مسلمان "معمولی تکلیف" پر لگا کر رکھ دیتے ہیں، یہ دنیاوی مسائل میں بہت سے گمراہ ہیں، انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ہاتھ ملک کر رکھ لی، یہ واقعی نہیں، یہ ہم کو اللہ تعالیٰ کا ارادہ بھرنے کی اہمیت نہیں دیتے یا اسلام اسلامیہ، یقیناً انہوں نے رکھنے والوں کے کہہ کر ہی یہ فراموشیوں کے باعث حجاب الہی طرہ کے ساتھ ہی واسطہ چھوڑ دیا ہے۔

انہی حکم کے کہ "میں نے ایسا کر لیا اگر چہ شہر والوں پر کرتے تو سارے ہی مہربان تھے، ایک ماہ تک خنجر کو زہر میں بچھایا" (طبری ج 4)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ کے بعد کس کو ولیق مقرر کریں؟ حضرت نے فرمایا "میں نے حسن و حسین کا نام لیا، انہوں نے فرمایا "اے اللہ! ان بات کا حکم دے، میں اور نبی و آلہ ہوں" (طبری ج 6 ابن اثیر ج 3)

وہمیت:

بحوالہ "حسن بن علی علیہ السلام" حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا حسن و سیدنا حسین علیہ السلام کو وصیت فرمائی اللہ تعالیٰ سے اسے رہنا، انہوں نے کہا "وہ تو دین، خصلت اور غلبہ کو بے اشتہار، اسلئے ہی کہ انہوں نے جہاں کے مقابلہ میں ہم سے کام لینا دین کی جگہ لینا، انہوں نے قرآن مجید کو اللہ کے رکن و دین کے ساتھ جو سلوک کرنا سیکھی کا حکم دینے والی سے، انہوں نے ابھی تک دنیا کی باتوں سے الگ کرنا، انہوں نے حقیقت و حقیقت سے حسن و حسین کے ساتھ آج (البدایہ) سیدنا حسن علیہ السلام سے فرمایا

میرے بعد امت کو اتحاد کی سستی دینا، انہوں نے فرمایا ہے واعتصموا بحبل اللہ صلبا ولا تفرقوا۔

فرمایا "انہوں نے میری وصیت کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان کے طریقہ اسلئے ہونے سے کراہت نہ کرنا" (ابن اثیر ج 3 زوالہ الخفاء)



تجربے سے کہنا تھا میرا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا کہ آپ ﷺ نے مجھے ہار اور نام دے کر اس کو فارغ کر دیا۔ (طبرانی حدیث نمبر 2757 مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 401 بحوالہ بیہقی ج 7)

اس حکایت نے بہت سادگی کی نظر باریک بینی سے جانچا تو اسے الٹی جڑیں ابھرنے لگیں  
کوئی صورت باقی نہیں (تاریخ ابن عساکر ج 7)

سیدنا امام حسن علیہ السلام کی باہمی فوجوں کی جنگوں کے خلاف تھے آپ کے بعض لشکریوں نے آپ کو ایسا پہنچائی، مقام ہمارا یہ آپ کے لشکریوں نے جہاں سے آپ کو لکھی کہ اگر آپ کا سامان بھی لوٹا دے گا۔ (محمّد بن حنفیہ بن علی بن ابی طالب علیہ السلام رحمہ اللہ)

معاویہ نے آپ کو اپنی فوج کی لڑائی کے خلاف ہار دیا آپ نے کہہ دیا: میرا معاویہ مجھے بھی فوج سے کرا رہا ہے مجھے مجھے ہے، (محمّد بن حنفیہ بن علی بن ابی طالب علیہ السلام رحمہ اللہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سیدنا حسن علیہ السلام کی شرافت و اہمیت سے آگاہ تھے اور انہوں نے اپنے ہاتھوں سے ان کی شرافت کی جنگ سے پہنچائی اور اس حسن و حسنہ کے خیر کی ان کے لئے چاہی آپ نے امام حسن علیہ السلام کو ایک خط لکھا کہ: اے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے! آپ کے مائے آپ کی بہت کام کرتے ہیں، اے میرے بھائی! آپ کے خلاف لڑنے سے پہنچائی کی ایک اور بات بھی ہے

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس خط کو نام حسن و حسنہ کے لئے بھیج دیا۔ (محمّد بن حنفیہ بن علی بن ابی طالب علیہ السلام رحمہ اللہ)

امام رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔

صلح کے لیے مشورہ:

حضرت امام علیہ السلام نے اپنے اہل بیت سے مشورے کے لیے ارادہ کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے















کے علاوہ انکی عظمت، معاد پرستی اور توحید اور پانوں سے امام حسین کی خاطر وفادارے کرتے رہے (۱) ایہ ساری باتیں انکی روایات کتب بارون شریعہ میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے طلب کا نتیجہ:

امام باقر علیہ السلام اپنے حصار کے پھلانے اور شام کے لوگوں کے حوالے سے بیان کیا۔  
 ایک مرتبہ حضرت امام حسن علیہ السلام بہت تنگ سے ہو گئے اس لیے کہ انہیں شام کے لوگوں کا ہر حال نہ  
 جانتے تھے وہ نہ جانتے کہ آپ علیہ السلام نے کتنے کتنے کارنامے انجام دیے۔ امام باقر علیہ السلام نے بھی منگوائی۔ پھر یہ نہ  
 سمجھا کہ اس سے خواہش تھی حضور سید المرسلین علیہ السلام کے لئے۔ حال ہی پہنچا اور اسے کیا: تنگ  
 سے ہوئی آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ سچا عموں امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے دعا ایک دعا  
 بھی نہ پڑھی تھی کہ اسے شام کے لئے بھیجا جائے اور اسے بھیج دینے سے وہ وہاں حضور کا وہی نور اللہ کی  
 رات ہوئی آپ علیہ السلام نے والدہ علیہ السلام تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اسے میرے لئے دعا سے  
 ایسا ہی الیہ۔ کئے اور اللہ تعالیٰ سے اس پر اسے کاشی تجو ہوا کہ ہے (خامد ان مصطفیٰ ص ۱۱۱)  
 تاریخ اطفال اور تنگ سے شام کے لئے دعا







ہے جیسے کہ اس میں ہے۔ جب یہ باب آئے تو یہی نظم اوقیٰ لما: المثلث (۱۱) فرماتے۔ امام احمد بن محمد بن حنبل کے پاس جاتے۔ پھر روایت کر دیتے آجاتے۔ امام کو بھی مسجد نبوی شریف میں علیؑ اور عبداللہ بن عمرؓ کی اور انکی ہاتھ دھوئی۔ اسی شب میں تمام فرماتے۔ غرض کہ امام حسنؑ کا مقام اعلیٰ فرماتے۔ سونے سے لے کر سونے کی طاووس لایا کرتے۔

حج مبارک:

حضرت امام حسنؑ نے مکہ کی حج بیدل میں اسکا اعلیٰ مقام کے کھولے۔ اور اسکا اور اسکا عرق پانی پر اور اسکا عرق فرماتے ہیں اسکا رب سے شرم کھول کر کہیں اس سے کھول اور اس کا کھول کی طرف سے کھول ہاں۔

طرز نظم

ہاں ہاں پاکیزہ کی شریفی کا یہ عالم تھا کہ جب آپ کسی سے گفتگو فرماتے تو سنے اسے لایا جاتا تھا۔ اسکی طرف سے اسکا سلام ہوا۔ اور اسکی بات سے کوئی بدعادت نہ ہوا۔ متفرق بیان بابت خلافت:

حضرت امام حسنؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں نے یہی حدیث شریف کے مطابق آخری ولیک راشد ہیں (عاشق اللہ) آپس میں سوچنے کی بات کے بعد لوگ جت کر کے لگے۔ آپ فرماتے تم لوگوں سے کہنے کو ہے رہنا میری اطاعت کرنا۔ اس سے میں صبح کو اسکا تم بھی صبح کرتے جس سے میں جنگ کروں تم بھی اس سے لا ماراں لگاتے سے لوگوں کو شریعت ہوا، اور آپس میں باتیں کرنے لگے۔

حضرت علیؑ نے شہادت سے بعد ایک شب شام پہنچ کر اس کے لیے مہنگوں کا ایک شجر تیار کیا تھا۔ اسکی یہ شجرہ وہاں تھا کہ حضرت علیؑ کی شہادت ہوگی۔ اور امام حسنؑ بھی ایک شجر لے کر امام حسنؑ سے جنگ کرنے کے لیے کوئی کی طرف سے امام حسنؑ امام علیؑ کے ساتھ بھی اپنے لشکر کے کوفہ سے پہر آئے۔ مقدمہ کی کمان آپس میں احمد بن محمد بن عبداللہ بن



امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ اگر کوئی شخص اسے کوئی چیز دے تو اسے قبول نہ کرے۔  
میرے اصحاب نے اس پر دلیر ہیں۔

شیخ ابو جریج نے فرمایا: اگر سیدہ ام ولد کے ساتھ امام حسن علیہ السلام کے ساتھ تھے تو ان کے ساتھ ہی تھے۔  
امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ اگر کوئی شخص اسے کوئی چیز دے تو اسے قبول نہ کرے۔  
میرے اصحاب نے اس پر دلیر ہیں۔

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ اگر کوئی شخص اسے کوئی چیز دے تو اسے قبول نہ کرے۔  
میرے اصحاب نے اس پر دلیر ہیں۔

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ اگر کوئی شخص اسے کوئی چیز دے تو اسے قبول نہ کرے۔  
میرے اصحاب نے اس پر دلیر ہیں۔



والسلام سے بنا اور امام حسنؑ پر آپؐ کی جگہ دار (پیلو جس) تھے یہ کھڑا بھی لوگوں کی طرف دیکھتے بھی امام حسنؑ کی طرف سے یہ کھڑا کرتے تھے یہ میرا بیٹا سرور اور ہوا کا اور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی جگہ سے مسلمانوں کے دوحے کے لوگوں میں حبیب کرادے گا۔

[illegible]

محبت کر۔

۳۔ خدیجہ کی عادت تھی کہ میرا صوفی اکبر بیٹا کو بکھا، انہوں نے کام میں بھی کوفت کی  
یا الہیہ کہتے تھے میرا دلہہ تجھ پر عادت ہے، الطوفانِ عظیم نے مناجات سے کتاب پر بہت تھی  
اور تھی اور کے مناجات سے اور عورت تھی اور اس سے تھی۔

۱۔ سیدہ ام حبیبہؓ نے غزوہ بدر میں حصہ لیا اور اسلام کے مشعل امام حسن سے زیادہ پہلی لڑائی۔  
۲۔ سیدہ ام حبیبہؓ نے اپنے شوہر ابو جہل (جو کھنجر اور کھنجر و فنی اللہ علیہما) کی نیت آزمائی اور  
سیدہ ام حبیبہؓ سے پہلی بچہ پیدا کیا۔ (۱۰۰۰۰۰۰۰)

بگوئے ترقی شریف

سید امام ترقی نے ترقی شریف میں سید احمد علی صاحب حضرت مسیح موعود کے حلقہ بیادارہ ترقی نامیہ - (الاستغنی عنہ) میں علمی سعادت کے لئے میل جول رکھا۔

(۱۱۷)

امداد الی سیدنا ابوسعیدؓ رسول رحمت کو پہنچانے فرمایا کہ لام حسیںؑ اور امام حسینؑ کی جگہ پر غول جتنی ہوا انوں کے ہمارے چہرے و حرکات شریف میں پہنچے۔

تہ اولیٰ انہ ساری پوچھیں مضمون بہت۔ شمس ایک رات حضور ہی کو یہاں لایا کی خدمت میں  
 شمس نے انہ کو آپ کے اہل خانہ کے اور آپ کی پشت پر بٹھوایا ہوا قندش سے عرض کی یہ ایک نعم

تو راستہ نیم کوڑھ کر کے گھوڑا دوام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ آپ کو نکالنے کو بھی  
 پہنچا دیا یہ سب سے پہلے یہ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے لیے یا اللہ میں ان کا راستہ صحیح ہے تو میں  
 ان کو دوست رکھوں۔ جو ان کو دوست رکھے ان کو کبھی دوست رکھوں۔

3۔ نمبر 7 پر بیان کی گئی ہے۔ بحوالہ بخاری شریف۔

4۔ متعلقہ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ۔

تھے۔ اہل اللہ کے مالک تھے۔ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آپ اپنے گھر والوں سے  
 کوئی روکا دیا کرتے تھے۔ فرمایا میں نے اس کو دیکھا ہے کہ آپ یہودیہ لڑتے تو ان سے جھگڑتے اور  
 لڑتے تھے اور ان سے آپ اپنے دونوں قبائل کو مسلمان کر لیتے تھے اور آپ اپنے لیے سے لکھتے  
 تھے۔

اور ان کی لڑائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچتے اور فرمایا یہ بڑا صحیح امام ہیں۔  
 یہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے ان کو مسلمان کیا۔ (حدیث صحیح)  
 عظیم الجہاد اور صحیحہ طاریہ میں کے ساتھ تھا۔ ایک سے امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ  
 خلافت کا راجع تھا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے خلافت چھوڑ دی۔ مسلمانوں کو اسے حقان سے پہنچایا۔ جو اللہ  
 اللہ عنا خیر الجزاء۔

اور ائمہ انوار کے بعد حضرت خضر مرقا اور امام باقر علیہ السلام نے اس بار فرمایا تھی۔ اور ائمہ  
 ہو گئی اور امام حسن رضی اللہ عنہ خلافت سے دست بردار ہو گئے۔

دوسری سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے تیسری سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے تھے۔  
 سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ ۷۱ھ میں مدینہ منورہ آئے اور ان کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پہنچا دیا۔ چوتھے  
 چھ پر پڑتے تھے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ سے پہلے تھے۔ اور ان کو  
 فرزندوں کو نکال دیا اور اپنے آگے نکال دیا۔ (معلوم)۔ جو اجماع و عید شہادت تھے میں اس وقت سے کہ  
 ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر محبت اور اہمیت تھی۔ ان کے ساتھ اس امت کے حکاموں سے  
 کیا یہ سلامی کی اور بھی ایک اور تکلیف دی۔ اے اللہ وہاں آج یہ جہنم ہے۔

۱۔ روایت ہے کہ خلیفہؓ سے میں نے آپؐ کو دیکھا تو آپؐ نے مجھ سے کہا: میں نے  
میں نے تجھے حدیث حسنہ اور صحیحہ سے اس باب میں سیکھا کہ تیرے والدین ان کے بعد پیدا ہوئے  
عباس بن علیؑ اور ابن زبیر بن عوفؑ سے بھی روایت ہے۔

10۔ متعاقبہ سیدنا امام حسین علیہ السلام۔

سیدہ مبارک سے سراقدرس تک اور امام حسینؑ سیدہ مبارک سے نیچے۔

12. اے طالب علم! کیا تم نے قرآن مجید کی روشنی میں اپنے آپ کو جانچا ہے؟

۱۱۔ ادا کی جاتی ہے۔ خاصہ مسکراہٹ کے ساتھ کہ: حضرت داؤد علیہ السلام جنتی ہو رہے ہیں۔  
سردار اور جنت کے جوانوں کے سردار حسن بھٹو اور حسین بھٹو ہیں۔

۱۰۰ (۱۰۰)

۱۵۔ ادا کی آیت میں حضور جناب رسالتؐ تا بہ صلاۃ الحسن علیہ السلامؑ کا اپنے کھدھے پر لے آوے جسے ایک شخص نے کہا کیا خوب سوار کی پالی تو نہ لے کے۔ نبی الا نبیاء وکلمۃ الہی فرمایا اور سوار بھی خوب ہے۔

حسن مجتبیٰ سید الامخیا

راکب دوش عزت یہ لاکھوں سلام

۱۱۔ (دعوتِ برادرانِ مازنیہ) آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ اٹھانے سے مراد اٹھانے سے پہلے ہی اس کو اٹھانے سے روکنا ہے۔

ابو الفضل رضی اللہ عنہ، مکی اندلسی علیہ السلام شریف جلد دوم میں تحریر فرماتے ہیں:

(سنن ترمذی، مقدمہ سنن ابن ماجہ)











(۶) اولن کا لباس (۷) سیاہ اور (۸) فقر

حکومت کی ایک سیدھا سیدھا عقلی اور اخلاقی مہم چلا رہی تھی کہ اپنے بچے کو ذرا (۱) تعلیمی طبقہ (اسلام) قرآن کے لیے لے دے۔ حضور رسالت مآب (ﷺ) نے جیسے  
ہوئے تھے جیسا کہ دعا مانگی کہ یا اللہ مجھ سے (۲) ائمہ مسیحی (۳) کو میدانِ نبوت میں  
رکھ۔ (۴) مسیحی سیدھا یہ دعا مانگے کہ اے نبی کریم! اللہ سے کام لے۔ انا اللہ سے  
کہہ چکا ہوں کہ میرے بچے کو تمہاری طرف سے ان کے ساتھ رکھو کہ ان کا صرف اللہ سے  
تعلق ہو اور اللہ سے جیسا کہ دعا مانگی ہے انہی میں سے (۵) جیسا کہ اللہ نے چاہا ہے کہ ان کے  
ساتھ رہے۔ ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے  
ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے  
ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے

صوفی دوسے گھن کی بل بوتہ پر کامل ہوتا ہے۔ صوفی وہ ہے جو حق کی خبر دلا دے، ہائی  
یا خبر بھی ہو۔ صوفی وہ ہے جس کے تمام اعتقادی، عملی، ظاہری و باطنی احوال اللہ تعالیٰ کی راست اور  
اس کے احکام سے چلتے ہو، جو حالت میں رہے، ہر چیز، اس سے کوئی لغزش نہ ہو، حقیقی نصب العین  
خدا ہے، حق کا حصول ہوا، وہ خود آئینہ ہوا، وہی آئینہ ہے۔

سولی ووسلم ہر جہت میں حال میں انجیب ہر (دین و دنیا کے ہر شعبہ میں) اس وقت  
 راقم کے جتنی حکم کتاب انجیب از جناب شیخ اویس از جناب از جناب خلیفہ صدیقی احمد علی  
 سیدوی ہینے ہے۔ جن کی مدد سے سطور درج بالا لکھی ہیں۔

افطیس ایک صوتی اشیاء کی طرح کی جو صفات ارقم نے ارض کی ہیں ان سے  
بد چہا ہوا کسائی واضح اور پست ترین اوصاف و کمالات سے تمام حسن و جلال کی ذات قدس کے  
انہ پالی جاتی ہیں۔ امام حسن علیہ السلام کے کواثر ہونے کے ساتھ ساتھ نوزاد بھی ہیں









(مکتوبات شریف (صحیفہ شریفہ) نمبر 67 دفتر دوم)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

پہلے ان کے بارے میں چند متفرق اشعار:

وہ مکتوبات ہیں جس کے عجب نورانی سرچشمہ  
ہیں اہل شرع و عرفان کے لیے روحانی سرچشمہ  
منادی شرک کی غلٹ کیا اسلام کو روشن  
طریقہ سب میں ہے بہتر مجدد الف ثانی کا  
یہ ہرگز جھک نہیں سکتا کسی نمرود کے آگے  
کسی فرعون کے آگے کسی مردود کے آگے  
کردن نہ جنگی جن کی سلاطین کے آگے  
آخر کو جھکے خود ہی جہانگیر و جہاندار  
جس سے مشارق و مغارب روشن ہیں  
ایسا ابر کرم جس سے تمام عرب و عجم سیراب

اب یہ عالم کیسے اچھا مت (سیر سامانی) حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام

سے مرعوب کرتا ہے کتاب پانچ مکتوبات 67 دفتر دوم میں تحریر فرماتے ہیں عقیدہ نمبر 22

حضرت امام حسن رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حسین رحمۃ اللہ علیہ سے افضل ہیں۔ مجلہ شریفہ 123 دفتر سوم

تشریف فرماتے ہیں: (حلقہ دیدار کے قریب نہ آؤ گی)

اور اراکات او ہے بہ قریب والیت سے فصل کتاب ہے اس راو کے واسطوں کے

نشا اور ان کے گمراہوں کے فیض کا سرچشمہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سیدنا حضرت ابرا

حق رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت حسین رحمۃ اللہ علیہ کی اس مقام میں ان کے ساتھ شریک ہیں۔ حضرت

علی رضا رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے فیض سے پہلے ہی اسی نام کی بناء میں ہے ہیں۔ ان راہت جس

کی فیض پہنچتا ہے انکی کے پہلے پہنچتا ہے۔ جب حضرت علی رضا رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اہل عظیم الشان میں ہے۔



میں  
سجل سخاوت کیوں؟

ایک مرتبہ کسی نے حضرت امام حسینؑ سے پوچھا آپ سنتِ عالی کے بارے میں  
کون کونسا نہیں کرتے کیا جہاد فرمادیں؟ خواہ اللہ سے سوال کرنے والوں۔ اچھے شرم آئی  
کے رہ گئے والے کو ملنا نہ کرنا۔ میں خود مانگتے والا ہوں۔ اللہ اپنی نعمتوں کا لیڈر ہے  
وہاں رہتا ہے اور میں دعا کرتا کہ اللہ کی نعمتوں کو ان میں بھیجے کرنا۔ پھر آپؑ نے اس  
بارے میں شعر پڑھے جن کا مفہوم بھی قریباً یہی ہے:

(ما قول العظمیٰ) اسطرح من دسین کے 100 قبضے شریعت العظمیٰ (۱۱۰۰)

مفہوم:

ایک مرتبہ ایک شخص نے اپنی ضرورت کا سوال کیا اس وقت آپؑ کے پاس بچہ نہ  
تھا لہذا تم عقیقہ کے پاس جاؤ۔ ان کی سہارا دی کہ اللہ تعالیٰ: اسے تم وہاں جا کر ان الفاظ میں  
تخلیص کرنا۔ تمام تحریریں اللہ کے لیے ہیں۔ میں نے آپؑ کو لائی کی قبر پر اٹھا کر ان کی پروردگار  
کی دعا کی اور اس کو آپؑ کی قبر پر اٹھا کر اس کی پروردگار کی دعا کی۔

وہ شخص عقیقہ کے پاس گیا اور سنا بات کی۔ لیڈر کا نام اور رکھ دیا۔ اس شخص کے لیے  
انعام کا حکم دیا اور پوچھا کیا یہ سیرا کلام ہے؟ اللہ نے کہا یہ حضرت امام حسنؑ کا نام ہے۔ عقیقہ  
کا نام حسنؑ ہے۔ صحیح کلام کا ہر چشمہ۔ اور ایک اور انعام کا حکم دیا۔

(مذکور کتاب بحوالہ الحسن والحسين ص 18)

حضرت حسن علیہ السلام اور ایک یہودی:

۱۲۰ ایک مرتبہ آپؑ کو گھر سے نکلے جتنی لوگ قریب تھا۔ ایک یہودی ۱۵ جرئت  
قریب تھا۔ یہودی نے کہا اسے رسول اللہؐ بھیجے کے بیٹے ادنیٰ مومن کے لیے فیضان اور کافر  
کے لیے جہنم ہے۔ (اسلم شریف) کہو جو دلا کر آپؑ یہاں سے لے رہے ہیں اور میں بالکل  
۱۵۱ ہوں۔ فرمایا اللہ شخص اگر تو ان نعمتوں کو دیکھ لے جو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے آفریت کیا

تھا کہ میں تو تجھے بھیسے سو جائے گا کہ میں یہاں کیلئے نہ ہوں اور نہ اگر تو اس عذاب کو اچھڑے  
 اگلے میں تیرے لیے ہے تو جان جا کہ تو اس عذاب کے مقابلہ میں دیوانہ میں جلتا  
 ہے۔“ (بحوالہ مذکورہ)

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے وصال (وفات) کے بعد ایک گاڑ

ایک طوفان طلب روج میں پیدا کر کے  
 چمپ گئے آپ کہاں حشر یہ برپا کر کے

(بحوالہ مذکورہ)

نوٹ: یہاں دوسرا اشارہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی صحبت و عبادت میں ہوا ہے۔  
 بعد ازین حضرت کو بیت فرمایا ابھی یہ حضرت کو لے چکے تھے۔

چشم ساقی تو نے رگ رگ میں وہ بھردی بجلیاں  
 دار تک اب تیرے دیوانے مچلتے جائیں گے

(حوالہ مذکورہ از البدایہ والنہایہ جلد ۱۱ ص ۱۱۱)

نوٹ: حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہین طبعی کے بعد کوئی بشر ان کا کافی بننے کی قدرت نہ  
 پاسکا۔

آجائے گا، لیکن اسے یہاں انسان نہ تھے، زمانہ ان کا ماضی لاتے سے وہ  
 آجیاد معلوم)

(کتاب مذکورہ، بحوالہ ابو نعیم معرفۃ اسماء)

نوٹ: جب بھی آقا و اہل بیت علیہم السلام سے الٹی آئے تو شہر سے گرا کر چھٹا شہر  
 فرمادیتے۔ تمام چاہتوں اور محبتوں کا مرکز تھے۔

محبت تھی پیغمبر کو حسن رضی اللہ عنہ سے اس قدر  
 نہ کر شکوہ تو سید کا خدا اپنے سے ڈر

(راج)

(شانِ احسن اور حبیب اللہ بن داغ لکھیں آ رہا)

یہ شعر بھی جنابِ راسخ نے فرمایا:

اچھتا چھتا کبھی گود میں گرتا

یہ تو پھول تھا جو آغوشِ رسالت میں تلھرتا

سیدہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا امام حسن رضی اللہ عنہ کا قانونی مشورہ اور علمی مقام:

یہ بیان علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے لکھا ہے، نہایت دلچسپ ہے۔

ایک شخص کو گرفتار کر کے سیرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے سامنے لایا گیا اور قادی

ایک دوران اور بعد قیام مقام سے پہلی گرفتاری کے وقت اس کے (جو میں ایک خون آلود بھری

تھی یہ گلا رات اور ایک آواز کا خون میں تپ رہی تھی۔ اس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے

ہاتھ اقبال پر کر لیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے تعاضد کا حکم اسے دیا اس نے کہا اور کھسکا اور

آیا اور اس نے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے سامنے اٹھایا اور کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے

وقت کیا کہ تو نے کیوں اقبال پر کر لیا اس نے کہا میں حالات میں میری گرفتاری کی کمی تھی

میں نے سمجھا کہ ان حالات کی موجودگی میں میرا انکار کیا جائے گا اور چھوڑ دیا جائے گا

یہ اس نے کہا میں قصاب اور میرے جانے تو اس کے قریب ہی ہوں (گائے) کو اسے کیا

قذا وشت کاٹ رہا تھا کہ مجھے خوشاب کا زور پڑا میں جانے تو اس کے قریب چڑھتا ہوں

یہ اس نے کہا میری نظر اس اتھ پر پڑی گئی اس میں اسے دیکھنے کے لیے اس کے قریب پہنچا تو مجھ پر ہاتھ

پڑے اس نے گرفتار کر لیا اسے لوگ کہنے لگے علی رضی اللہ عنہ اس کا قاتل ہے مجھے بھی سزا دیا کہ اس

لوگوں کے بیانات کے سامنے میرے بیان کا کیا اعتبار کیا جائے گا اس لیے میں نے اقبال پر

کر لیا یہی چیز سمجھنا اب دوسرے اقبال سے دریافت فرمایا اس نے کہا میں ایک عورتی ہوں

جستجو میں نے یہ طبع مال کیا تھا اسے میرے لیے کسی کے آنے کی آمد معلوم ہوئی اس میں ایک

کوش میں جا چھپا اسے میں نے دیکھا اس نے پہلے ملام کو بلوایا اب جب اس کے خلاف فیصلہ

سنایا گیا تو میرے دل نے مجھے آمادہ کیا کہ میں خود اپنے ہر دم کا اقبال کر لوں۔ یہ سن کر حضرت علی



کرم اللہ وجہہ نے امام حسن مجتہد کو چھانک کر قتل کر دیا اور اسے بے آفتابہ کے کھانا ایسے کھانے میں  
 کر دیا۔ جس نے ایک کرم کو چاک کیا ہے تو ایک شخص کی جان بھی بچائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے کرم کو  
 حسن الخصال کا قصا قصا قلین جمع کیا۔ حضرت علیؑ نے امام حسنؑ کو لا حشر و لا  
 کرم کو جو کرم کو لگی پاؤں دیا اور قتل کر دیا اور اسے اللہ سے الگ کر دیا اور اسے اللہ سے  
 صدقہ و خیرات:

صدق و ثبات و حضور و زہد و ہیر و حق و حلالی کا اقدار مختلف اشیاء کے لحاظ سے  
کامیاب و ناکام ہے۔ صدق و ثبات میں وہ ہے جو اپنے اپنے مرتبہ میں مائل کا غلبہ حاصل  
کے ساتھ دنیا میں رہے اور اپنی دنیا سے جدا رہے اور اپنی دنیا سے جدا رہے اور اپنی دنیا سے جدا رہے  
محکم کے ایک بار اختلاف میں تھے ایک مائل آگیا، آپ نے اختلاف کے واسطے سے علی گڑھ  
کی ضرورت پوری کر دی اور ہر مطلق ہو گئے۔ ایک بار مصافحہ میں تھے کسی نے ایضاً حمایت کے  
لیے ساتھ لے لیا یا طوائف پھول لے لے ساتھ ہو گئے اور وہاں آ کر طوائف پھاڑ لیا۔

سخاوت کا ایک خاص واقعہ:

حضرت امام حسن مجتبیٰ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کچھ سوال کیا۔ فرمایا اگر آپ  
میں سے لیے تیار ہو کہ جو میرے پاس وہ جو ہے اس کو خوشی سے قبول کر لے تو میں خوشی حاضر  
ہوں۔ مگر بلا اسے افسر کے رسولی مقرر کیا کے بیٹے اور بھتیجے آپ دینے کے میں قبول کر لوں  
گاتا۔ آپ فرمایا: فرمائیے سے فرمایا: تو میں (اگرچہ ہم کہہ لے جس میں سے جو باقی ہے وہ ہے  
آؤ۔ فرمائیے یہی اس ہزارہہ ہم لے آؤ۔ فرمایا: پانچ سو روپے کی رقم فرمائیے اور بھی لے آؤ۔  
سے فرمایا: اور وہ لے آؤ جو من کو تمہارے گھر تک پہنچاؤ۔ سب کا حکم اے آؤ۔ یہ ہزار روپے  
بانک سے لیا اور اجا کر مسرت فرمائی کہ یہ ہجرت میں حراوری رہنے والی انگوٹھوں کے عوض کیا  
اب تو ہمارے پاس کھاتے کے لیے ایک اسم بھی باقی نہیں رہا۔ فرمایا: لکھ آؤ تو امید ہے کہ وہ  
اپنے فضل سے کچھ مال کا بہت زیادہ لو اب جہ فرمائے گا۔ (الحال یہ تھا کہ وہ وہ انگوٹھوں کے لیے

لائیں کہاں سے ڈھونڈ کر ہم کچھ سا دوسرا  
 بیوں نہ ہو کہ مجھ کو تیرے رو برو کر دیں  
 اسلامی تاریخوں میں یہ شمار واقعات اس طرح ہیں جن سے کلام سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی فیاضی سے پیش آتے رہے۔

واقعہ:

حضرت ابو بکرؓ کو حضرت حسنؓ سے کمال محبت تھی فرماتے ہیں جب میں  
 امام حسنؓ کو دیکھتا ہوں تو میری محبت سے دل آگہوں میں آتا آجاتے ہیں ایک مرتبہ  
 آپؓ کو روئے آئے اور حضورؐ رستہ دو عالمؑ کی گود میں چھٹکے اور دیش مبارک  
 اپنے ہاتھ سے پکڑنے لگے آپؓ نے فرمایا: اے نبیؐ! یہ کون سا کمال ہے کہ میں اسے لے کر آتا  
 کرتا ہوں اس لئے کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں اس لئے کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں یہ فرمایا (اصح  
 الاصابہ طبقات الامنیاء)

واقعہ:

ایک مرتبہ حسنؓ کو حضورؐ شیعہ عظیمؑ کے کانٹے سے بچنے لگے کہ انہوں نے کہا: انہی  
 آدمی ہیں جن کو آپؐ نے فرمایا اور سارا بھی بھرتی ہے (اصح الاصابہ طبقات الامنیاء)  
 جناب سرور محمد ادریس صاحب لکھتے ہیں:

پسند آئی انہیں اک ادائے عاشقانہ:

معلوم۔ امام حسنؓ ایک باغ کے پاس سے گزرے ایک حبشی غلام کو دیکھا اس کے ہاتھ میں  
 ایک روٹی تھی اور سامنے ایک تہہ روہ نوران غلام ایک تہہ خوکھا تھا اور ایک قمر کے کوکھ کا اس  
 طرح چوری روٹی قسم کر دی یہاں کا کھایا اور کھلایا فرمایا: میرے اچھے آنے تک یہیں  
 رہنا حضرت حسنؓ نے غلام کو خرید لیا غلام سے فرمایا میں نے تجھ کو خرید لیا ہے اگر کے لئے کیا  
 میں آپؐ کو فرما رہا ہوں ان فرمایا تو میری طرف سے آزاد ہے۔ چونکہ باغ والا غلام بھی خرید لیا  
 اس کو جو ان کے نام سے فرمایا۔ (اصح الاصابہ طبقات الامنیاء)

واقعہ مفہوم (دودھ پلانا):

ایک مرتبہ حضرت رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں تحریف کے واقعہ پیش آیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کو بتایا کہ میں نے آپ کے پاس سے دودھ پلایا۔ (مذکورہ بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما) چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کو بتایا کہ میں نے آپ کے پاس سے دودھ پلایا۔ (مذکورہ بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما) چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کو بتایا کہ میں نے آپ کے پاس سے دودھ پلایا۔ (مذکورہ بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما)

واقعہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لہذا بعد از حال

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کو بتایا کہ میں نے آپ کے پاس سے دودھ پلایا۔ (مذکورہ بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما) چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کو بتایا کہ میں نے آپ کے پاس سے دودھ پلایا۔ (مذکورہ بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما) چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کو بتایا کہ میں نے آپ کے پاس سے دودھ پلایا۔ (مذکورہ بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا دلچسپ مکالمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے چند سوالات کیے اور آپ نے ان باتوں پر جواب دیے:

خلاصہ و مفہوم:

حضرت علی رضی اللہ عنہ: درنگی کا راستہ کیا ہے؟

حضرت حسن رضی اللہ عنہ: برائی کو چھوڑنے کا ہے۔

سوال: شرافت کیا ہے؟

جواب: کھانا کھانا ان کے لیے نہ بلکہ خیر سب کا رکھنا۔

سوال: سخاوت کیا ہے؟

جواب: مال داری اور تنگ وقتی دونوں حالتوں میں خرچ کرنا۔

ارشاد: کمینہ پن کیا ہے؟

حضرت حسن علیہ السلام: آدمی اپنے مال کو بچا کر رکھے لیکن اپنی عزت کو برباد کر دے۔

حضرت علی علیہ السلام: بزدلی کیا ہے؟

حضرت حسن علیہ السلام: دوست کو بہادری، جرأت دکھانا اور دشمن سے دامن بچاتے پھرنا۔

ارشاد: مٹی اللہ کی مخلوق ہے۔

جواب: نفس کا اللہ کی تقسیم پر راضی رہنا۔

ارشاد: خدا کی بات ہے۔

حضرت حسن علیہ السلام: غم کو پی جانا، نفس پر قابو رکھنا۔

حضرت علی علیہ السلام: سب سے بڑی رکاوٹ کیا ہے؟

حضرت حسن علیہ السلام: بہادر لوگوں کی مخالفت اور کمزوروں کی ہمدردی۔

حضرت علی علیہ السلام: ذلت کیا ہے؟

حضرت حسن علیہ السلام: صدمہ کے وقت برواشت سے کام نہ لینا۔

ارشاد: نادانی کیا ہے؟

جواباً ارشاد: فضول گفتگو میں مشغول ہونا۔

حضرت علی علیہ السلام: بزرگی کس خیر کا نام ہے؟

حضرت حسن علیہ السلام: لوگوں کے واجبات ادا کرنا، جرم کو معاف کرنا۔

ارشاد: روم کی کیا ہے؟

جواب: اچھے کام کرنا اور برے کام سے پرہیز۔

حضرت علی علیہ السلام: بے وقوفی کیا ہے؟

حضرت حسن علیہ السلام: گھٹیا لوگوں کی اتباع اور سرکش لوگوں کی محبت۔

حضرت علی علیہ السلام: انصاف کیا ہے؟

حضرت حسن علیہ السلام: مسجد کو چھوڑ دینا اور برے لوگوں کی اطاعت کرنا۔

خاموشی اور کم گوئی کی فضیلت:

کسی کے پچھنے پر فرمایا: "کم گوئی بھلائی ہے عزت اور انتقام  
 سے اعلیٰ ہے، اس بات جس سے روکتا ہے اور قہر آوی کام نہیں کرتا، اس سے فرمایا کہ  
 جنگجو سے چھٹا مدم نہ کرے اس کی بات کا جواب اس سے روکتا ہے، اس سے روکتا ہے اور  
 آدھا علم۔ (ذکر بحوالہ الحسن بن علی و الحسن بن علی ص 50)

ارشاد گرامی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم:

راوی اسامہ بن زید سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے خلاف کیا کرتے تھے  
 حسن علیؑ انہی دو آدمیوں کو اپنے ساتھ جتنا کہہ فرماتے کہ انہی دو آدمیوں کو ہم کرتے  
 ہوں تو بھی ان دونوں پر رحم کرنا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک والہ تھے اس سے  
 میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔

حضرت علی المرتضیٰ کریم اللہ علیہ السلام کے انتقال پر امام حسن علیہ السلام کے خطبے

امام حسن علیہ السلام منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا:

"اے خداوندی! میں نے اپنے لیے کسی چیز سے بھیجے تو ان کی اور ان کے طرف سے کوئی چیز  
 اسلام اور اس کے طرف سے یہاں تک بلایا اسلام آپ کے گھر سے میں نے اپنے لیے بھیجے تھے جب تک اللہ  
 تعالیٰ انہیں زندہ نہ کرے وہ وہاں سے نہ آتے۔ یہ صرف سات سو آدمی تھے کہ ان کے پاس تھے آپ ان سے  
 ایک لاکھ خرچہ کیا کرتے تھے، آج میں ان کی رات میں ان کی اور ان کی قیام کی گاہ سے ان  
 رات میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھایا گیا تھا کہ وہ وہاں سے اپنے والد  
 سے ملنے والے دیکھنے میں سے بھیجے تھے، ان کی رات قرآن پاک کا نازل ہوا اس رات حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام کے خادم حضرت یونس بن یونس کو شہید کیا گیا، اس میں بنی اسرائیل کی توبہ قبول  
 ہوئی۔ جو مجھے ہمارے اور مجھے نہیں جانتا میں اسے لے لیا تھا کہ وہ اس میں اس طرح نہ لے لے  
 گا جیسا حسن (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کو لے لیا آپ اس سے کہہ رہے ہیں کہ حضرت یونس علیہ السلام نے حضرت  
 ابراہیم اور حضرت اکتی علیہ السلام کو لے لیا آپ لے لیا ہے حالانکہ یہ ان سے آپ کے (اور آپ کے والد) کے گھر سے













اور ان میں دوش اور علم کو آپ ﷺ کے لیے میری میں جمع کر لیا چنانچہ آپ ﷺ کو کوئی  
 بڑی خدمت والی۔ اور نہ بے جس خطب کرتی تھی اور احتیاط کو آپ ﷺ کے لیے چار چیزوں  
 میں جمع کر دیا گیا (۱) یہ صحیح کہ آپ ﷺ انہی چیزوں کو اختیار کرتے تھے تاکہ لوگ اس کو اپنا لیں  
 اور نہ ہی جمع کو ترک کر دیتے تاکہ لوگ اس سے باز نہ رہیں۔ اور جس چیز میں آپ ﷺ کی امت  
 کی اصلاح ہوتی اس میں اپنی رائے کو خوب نام میں لاتے اور جس میں ان کی خیر ہوتی اس کو ملے  
 کہ اللہ کو ملے ہوتے۔ اس طرح آپ ﷺ نے اپنی امت کے لیے ویسا آخرت دونوں کی  
 بدلیوں کو اظہار فرمایا۔ (ذات اکرامی ۱۱۱ والحدیث ۱۳۸۲ ج ۱)

پھر میں انہی آپ ﷺ کو اختیار کی مہم حاصل تھا، آپ کے خطبات میں سادات اور  
 یہ وہ خطبہ پالی جاتی تھی لیکن خطابت میں یا کمال تھے (امام ابن عباسؓ)  
 ایک خطبہ کے چند ارشادات عالیہ:

علم انسان کے لیے باعث نجات ہے اور کار میں انسانیت حلقہ ہے، جلد بازی نجات  
 سبب ہے، کید لوگوں کی محبت ایک حبیب ہے وہ استغفار سے لے کر جہنم ہمارے شہوت ہے اس کے  
 عبادت آپ کے خطبات میں نہایت و بیوگی اور یہ وہ خطبہ کے جذبات و اثر لگائی۔

ایک ارشاد عالی شان:

میرے نزدیک کسی بھائی کی حمایت ہر کسی کو ایک ماور کے اطلاق سے بہتر ہے۔

(ابن مسعودؓ)

امیر، آیات میں ہے کہ سیدہ حسنینؓ اور سیدہ حسنینؓ اپنے والد ماجد علیؓ کی  
 شہادت کے بعد آپ ﷺ کی طرف سے موقوفہ خیرات کرتے تھے۔ (اصحاح ابن ابی شیبہ ج ۱)  
 زہد و تقویٰ:

آپ کی مہارت زندگی میں زہد و تقویٰ کے بے شمار اوقات تھے، یہاں وہ اپنی امام  
 ائمہ اور ان سے مراد حسنینؓ کریمینؓ پر وہ کے احکام کے پیش نظر اہمات المؤمنینؓ پر نظر  
 نہیں کرتے تھے۔ سیدہ عہدائیں مہار کی چیز کو پتہ چلا تو فرمایا کہ ان دونوں حضرات اولاد کے





بہن ابی جان کو بھی اسی طرح فرماتے تھے کہ اسے غلامی سے نہ کھٹا کر تو میری بیٹی ہے بلکہ  
 اُمّی! آؤ اسے حسن علی سے اخاب کر لو کہ وہ میرے غلاموں میں ہو کر قانون بنے ہیں، انکی  
 دل کی ترغیب دلائی جا رہی ہے تو میں نے سچا رو ہار دیا اسکی رکنا ہوا۔ مسکرتے سن میری بیٹی  
 ان کی رقت انگیز گفتگوں کو بے ہوش ہو گئے۔ فرماتے ہیں کہ جب میں ہوش میں آیا تو حضرت  
 حسن علیؑ تشریف لے جا چکے تھے۔

(ماہنامہ روز آواز، کچھ مکمل احادیث، 11 فروری 2005ء)

از حضرت مولانا محمد الیاس قادری بانی دعوت اسلامی

اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کی امامین نبیؐ پر شفقت

اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم ان سے شفقت اور محبت سے لپٹے آتے تھے ایک مرتبہ کھانا کھا کر  
 ان کو حد تک پیٹھ دھو کر دیا اور ان کو اپنے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی  
 مشابہت کے بارے میں فرما رہے ہیں۔

سیدنا عمرؓ نے کہا کہ میں بھی کمال احترام سے چلتا آتا تھا، سیدنا عمارؓ نے  
 حضور وآلہ اسلام کے ارشاد، اے ابوبکر! یہ خدا کا احترام کرتے تھے۔ سیدنا عبداللہ بن ابی بکرؓ نے فرمایا  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا محمدؐ کے بارے میں ایک مرتبہ ہمارے  
 حسن علیؑ نے کہا کہ میں نے کہا ہے کہ یہ خدا کا احترام ہے۔ سیدنا عمارؓ نے فرمایا کہ میں نے  
 کہا کہ یہ خدا کا احترام ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ خدا کا احترام ہے۔ ان کے ساتھ ہمارے  
 اُمّی! (ساریاں الگ الگ تھیں) کسی نے کہا میں نے کہا کہ یہ خدا کا احترام ہے۔ ان کو حضور علیہ  
 رحمت عالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہیں۔

آیت تطہیر:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ  
 تَطْهِيرًا

ترجمہ: "اسے فی سبغہ والہ اللہ تعالیٰ پڑھتا ہے کہ تم سے نام لگائی کو اور کہنے لگا: تمہیں انہی میں سے  
 (اس کا ہے)"

راقم الکلام نے اپنی کتاب: "آئینہ الاموال المسلمین" میں اس آیت کریمہ کی تفسیر و تعلیل کی ہے۔ یہاں بیان اگر مختصراً کیا جاتا ہے۔

یہ آیت کریمہ اعلیٰ ادراج حکمران (امراء المؤمنین) کے بارے میں نازل ہوئی  
حکمران کا ایمان لگنا ان کے ایمان میں کی حکمران کو بھی شامل فرمادے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک مرتبہ فرمایا: اے عوام تم لوگو! یہاں بی بی عائشہ کی مٹی ہے۔  
یہ مٹی لوگو! اگر تم یہ مٹی اپنے اس دور میں حضرت محمد ﷺ کے چہرے پر لگاؤ تو آپ اللہ کے فضل  
کی بنا پر اس مٹی کے لیے پھر ارشاد فرمائیے گا: اے عوام! تم لوگو! یہاں بی بی عائشہ کی مٹی ہے۔

تھے۔ جب بھی آپ لہار کے لیے تشریف لے جاتے تو فرماتے "اے میرے گھر والو! میرا چاہا  
 ۱۳۰۰ ہے تمہاری ۱۳۰۱ ہے" فرماتے (۱۰۱:۱۳۰۰)

اہل بیت؟

مخفی کہ شفیق صاحب تفسیر معارف القرآن جلد ہفتم میں 140، 139 میں لکھتے ہیں  
 یہاں اہل بیت سے اراواح مطہرات و ملائکہ کے ساتھ اس کی اولاد آ رہی ہے۔ اہل بیت سے  
 یہ مذکور ہوا ہے عظیم اور عظیم کم۔ بعض مفسرین نے اہل بیت سے مراد صرف اراواح مطہرات کو قرار  
 دیا ہے۔ مگر یہ متنازع ہے۔ یہی نہیں بلکہ یہ ہے کہ جسے اللہ عزوجل نے ان مہمانانِ بیت سے بھی بخش  
 دیا ہے کیا اور استدلال میں آگئی آیت قرآنی والی وَلَا تُکْرِتُمَا مَیْکَتُمَا یٰۤاِبْنَا عَلِیُّہِ اِذَا سَآجَدَ  
 آیت میں ساء نفس کے الفاظ سے خطاب ہو گیا اس کا آیت ہے۔

مطلوبہ معلومات فراہم کرنے کے لیے تیار ہوں گے۔ اس پر مہلک کرنے کے لیے تیار ہوں گے۔  
تعمیر و مرمت کے لیے جن کو ان کی کثیر تعداد نے اس جگہ نقل کیا ہے، اس پر شاہد ہیں کہ الی بیت میں

حضرت باقرؑ اور حضرت علیؑ کے درمیان جو حسنیت تھی وہی شامل تھی۔ (مسند کا مستتر یہ ہے کہ ان کا شرف) ایک مرتبہ پہنچا کہ حضرت باقرؑ نے گئے وہیں وقت آپؑ کی سیاحی چار دن سے پہلے تھی جس پر آپؑ نے تو ان کو ان چار دن میں لے لیا، پھر سمجھنے کے لئے ان کو بھی لے لیا۔ بعد میں وہ حضرت علیؑ کے پاس آئے۔ آپؑ نے ان کو بھی پورا میں لے لیا۔ فرمایا: یہ آیت فرمائی۔ **لَا يَدْخُلُهَا نَرًا وَلَا ذَلًا وَلَا أَثَرًا**۔ نہ ارواح میں نہ انداز۔ ان اربع حضرات سے آیت میں یہ کلمہ اور ہے حضرت بھی شامل فرمائے گئے۔ صرف ازواج ہی نہیں کچھ رجال بھی داخل ہیں۔

راقم بعضی حضرات نے اس آیت میں بیہودہ امت سے انکار کر کے اول قول بیت کا حلقہ صرف اولاد و صحابہ سے رسولؐ کے ساتھ مخصوص ہونے اور ازواج کے لئے نہ ہونے کا دعویٰ کیا۔

اہل گلشن کے لیے بھی باب گلشن بند ہے  
اس قدر کم ظرف کوئی باغباں نہیں

اسی آیت کے تفسیر کے تحت میں حضرت علیؑ کو کہہ چکا ہوں کہ یہی قرآن فرماتے ہیں (خلاصہ و مفہوم غرض کیا جائے گا۔ راقم)

راوی کے آثار سے اسے علم صحابہ علیہ السلام کی اس علم کی ازواج مطہرات کی طرف ہے۔ آیت نے قرآن کے بیان و سہاق سے تسلیم کرنا ہی چاہتا ہے کہ جملہ انما رتبہ اللہ میں بھی وہی جناب جن بنی سے پہلے اور بعد میں خطاب اور ہے اہل بیت سے بھی ازواج مطہرات مراد ہیں۔ (بعض حضرات کو اس بات پر اعتراض ہے کہ اہل بیت میں ازواج مطہرات اہل نہیں۔ اس سے مراد فقط حضرات اہل بیت یعنی اہل بیت علیہ السلام امیر المؤمنین علیؑ اور فاطمہؑ بنت جعفرؑ اور حسینؑ بن علیؑ اور علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔ ان دلائل کے بارے میں یہ ہے کہ

مفہوم



حضرت سارہؓ کو سورۃ حمود میں حضرت اور اکرم علیہ السلام کی اہل بیتؑ لڑائی گئی  
 بیستھ کی کتب میں انکی اجازت ہے جو اہل صحابہ سے مروی ہیں۔ اور جن سے ثابت ہوتا ہے  
 کہ اہل بیت سے مزاحرات لڑی ہیں۔ انکی احادیث کے دواوی بخروا اور مافقاہ  
 ہیں۔ محض اہل بیت سے ہیں۔ انھیں میں عالی ہیں۔ ائمہ ہیں۔ صحیفہ الہیہ ہیں۔ ان کی  
 روایات قابلِ حجت ہیں۔ ان کے پیش خضر قرآن کریم کی احسان کا انکار کیا جائے۔ احادیث اگر کسی  
 بھی حدیث و قرآن کریم کے منہم کی خارج نہیں ہو سکتی۔ ان سے نصیحتیں میں تحیر و تہاہ آہ  
 سکتا ہے۔

قب آئیے۔ انھیں قرآن کی اصطلاح میں اہل کافہ و اہل استعمال آہ ہے کہ  
 محکم اور ان پادہ میں ۱۲ احادیث میں سیدنا اور ان کے شخص اہل بیت کا لفظ استعمال آہ۔  
 اسی طرح موی میں ان کی زہر سے ہے اہل کافہ استعمال لڑائی لڑا (سورۃ طہ)۔  
 ایسی جملہ آیات میں جن میں یہی کے ہے اہل کافہ استعمال آہ۔

علامہ جہری لکھتے ہیں امام اپنے وارث میں یہی کوئی نہ نہ یا گھر والی کہتے ہیں  
 ہم بیستھ کے ان ایک ہر وارث کا کت علی اللہ علیہ آلہ وسلم کی ازواج و سلمہات میں  
 الہیہ ہیں۔ سیدنا علیؓ، سیدنا فاطمہؓ، امام حسنؓ، امام حسینؓ، انکی الہیہ میں سے ہیں۔  
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلامؐ کا حضور محمدؐ پان کو بی اماء کے سالے میں اپنے اور ان کو علیہ لاہ اہل  
 یہی ان کے میں حکمت یہ ہے کہ یہ جگہ مسلمہ ستو ہے کہ نسب باپ کی طرف سے جاتی ہے نہ  
 ماں کی طرف سے اس دستور کے مطابق سیدنا علیؓ کے گھر ان اور جنہ حضرت ابوہریرہؓ کی اور  
 اور نسل سے شمار ہوتے ہیں۔ جس سے کہ ہر وارث عالم علی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور نسل سے۔ لیکن  
 اللہ نے اپنے حبیب علی اللہ علیہ وسلم کو جس طرح و گھر ہے شہر خاص میں سے لڑا ہے۔ یہ  
 خصوصیت بھی انھیں سے کہ حضرت علیؓ کی اولاد حضرت فاطمہؓ زہراؓ و اول کے میں سے اولاد میں  
 علیہ التحیۃ و الثناء ہوئی نہ کہ ذریت ابو طالب۔

اللہ تعالیٰ جسے خاتمہ انہی نبوت کی جی حجت اور نفاذی نصیب فرماتے۔ قیامت کے ان



انہی کی ملک سے ہیں اور ان کے پاس ہیں۔ (تفسیر فیہ القرآن جلد چہارم)

تیری نسل پاک میں ہے بچہ نور نور کا

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

حضور دہرہ عالم محمدؐ کے علقہ قرابت و اربوں و خاندانہ و اہل بیت و اہل بیت کے

کی محبت، ان کا ادب، احترام عین ایمان بلکہ جان ایمان ہے۔

(تفسیر فیہ القرآن جلد چہارم ص ۱۶۷، آیات ۲۳ الشوریٰ اشاعت ۱۳۷۹ھ)

ارشاد گرامی امام ہدایتی محمد الف ثانی شیخ الاسلام ہندی قادری علیہ

السلام: کسی حدیث میں اگر یہ آیت نہ ملے تو اس سے کیا ثابت کیا جائے؟ (صحیحہ ج ۱ ص ۱۶۷)

مولانا عبدالحق بن محمد بن جالیؒ فرماتے ہیں:

الہی بحق بنی فاطمہ کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ

گر دعوتی رو کنی و قبول من و دست و دامان آل رسول

نسب طاہر کی برکات:

صحابہ اہل ایمان آیت تھیں کی تھیں میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

روایت ہے ایک حکیم (۱۱۱) (علیؑ) لقیہ و اپنی لڑکیوں کے ساتھ سرحد کی مسجد میں

اتریں۔ حوراک کی نہ طرہ حکم شہر کے پاس تھیں۔ آج رات کی خواہش کی جانتے مسافر و ملکیہ

ہیں۔ حکم لے گیا کوئی عورت کو کہہ دیا کہ تو لاؤ دینی ہے۔ کہ کہ شہر میں سے آؤ گی جان بچانا نہیں

ہے۔ حکم اس سے فرمایا۔ وہ ایک بوہی کی طرف گئی وہاں سے شہر تھا۔ اور اچھا حال یہاں تھا۔

بوہی نے ان کو اپنی لڑکیوں کی طرف بھیجا دیا اور کہا کہ تم کو بے غور و غلطی ہوئی ہو۔ چنانچہ ان کی

خاطر کو جمع اور توجہ کی گئی۔ حکم شہر سے رات کو نوب دیکھا کہ قیامت برپا ہو چکی ہے۔

سرکار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچا ہے۔ اہل بیت کے واسطے گل تقسیم کے ہمارے

ہیں۔ حکم نے ایک بزرگ عالمی شہنشاہ کی طرف فرمایا کہ یہ بھی کس کا ہے۔ فرمایا ایمان دار

نور علیہ پرست کا۔ فرمایا کہ میں مسلمان ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے فرمایا کہ یہ کوئی گواہ

ہے کہ مصطلحات قرصیہ پرست ہے۔ اس کا حکم خواب سے بیدار ہو کر پینے لگاؤ، بار بار اس سے پوچھ  
 طریقہ فقیر و کمال ہے۔ لکھا گیا وہ کوئی کسے ہاں ہے اور اس سے من تراد۔ انہوں نے لکھا کیا، کیا  
 نے کیا کہ ہزار انہوں نے لکھا تھا کہ یہ دکر وہ۔ انہوں نے کہا ایسا نہیں ہو گا۔ ہم عربیہ نے اس  
 پر مصطلحات اچھے ہیں۔ اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ وہ عاقبت شان گل جنتوں نے رہا  
 ہمارے واسطے ہے۔

یہ بھی ضرور پڑھنے کی استدعا ہے:

اللہ میں ایک سر مایہ اور اگر تھو۔ اس نے جماعت کے ساتھ مل کر پڑھی۔ سلام بھیج  
 قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور کہا مجھے ایک بڑی کالاف ترانا ہے جسے حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 آلاہ و علم اس کے حق کے سے حمایت کرو۔ سو اگر اس نے اپنی ساری پائی 5000 روپے سے اس  
 دی۔ ۱۳ اگر اس نے اس کو خواب میں حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا۔ کیا آپ خوش  
 ہو کر لکھا ہے ہیں اسے جو ان اتنے میرے لئے تھو بھیجا تھا۔ جسے شریعت کی طرف جاتا رہا  
 عبد اللہ بن طاہر سے کہو کہ جہاں پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ آلاہ و علم سے تمہیں سلام بھیج  
 سے میں نے تمہاری طرف سے ایک دست بھیجا ہے جس کا بھو پر احسان ہے اس کو 5000 روپے  
 اسے دو۔ سو اگر اس نے یہی لکھا تھا تو یہ۔ پائی نے کہا آپ کی ابھی تک ہماری خبر آکے گا کون سہلی  
 ہو گا۔ سو اگر تمہاری کی طرف سے اور کیا روشتہ کا کھانا میری خدمت میں ہو گی میرے گھر والوں  
 کو اسے۔ بہا۔ تاہلی نے کیا انہوں نے تجھے سچ جانے کا حکم یا بت انہوں نے مجھے بھی حکم دیا  
 ہے تمہارے سچ سے ابھی آئے تھو کہ اسے گھر میں کھانا پہنچے جو انہوں نے سنا اور اگر خوش ہوا۔

ملا کے قریب پہنچا وہ عبد اللہ بن طاہر نے اس کا استقبال کیا۔ شکایت دی۔ تھو کہ  
 خوب تمہارے دی کی۔ 5000 روپے ملے۔ اور پانچ انہوں نے لکھا تھا کہ اس کو اور انہوں کے لئے سن کے  
 ساتھ خط احباب کو خدمت کے لئے بھیجا جو کھر تک پہنچے تھے۔

یہ ہے مسند الامام ان کے لئے جو حضور علیہ السلام کے عزیز و اقارب کی  
 خدمت اور امداد کرتے ہیں۔ (الحسن والحسين ص ۱۰۰)۔ نصف سو روپے مفتی ام البنین دلی لکھ چکی

ساتھ ہی بجا نہ حرمی شیخ خلیفہ جامع مسجد سندھ کی شیخ الامام (فیعل آباد)

ہلوت کی نالربانی اور بے دلی نہ کرنا اور نہ دین کو بھروسے (شرح مکتوبہ سراف جلد  
ہفتم) دین کا کوئی نکتہ نہ ہوگا جہاں شاخ شجر علی اندھیلہ آں اسلام کی اولاد پاک اور سادہ  
سوداہوں میں۔ عابد بنارام ازین العابدین رضی اللہ عنہ کی نسل اقدس تمام اطراف و آفاق عالم  
میں پھیلی ہوئی ہے۔ بے شمار بزرگان اسلام حضورؐ اور پیغمبرؐ کے حسن و جمال کے مظہر ہیں۔ انکا  
مذہب کتاب لکھتے اور شیخ عبد اللہ اور شیخ ابی عبد اللہ اور خواجہ خواجہ گانہ نبی رسول و مالک و مولیٰ  
معبود ہیں ان کی اسیبہ کی سے حسن مکتوبہ ہاں کے رشتہ دار ہیں بھی شامل ہیں۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا  
تو ہے عین نور تیرا سارا گھرانہ نور کا  
خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر  
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام  
آپِ تظہیر سے جس میں پودے جتے  
اس ریاضِ نجات پہ لاکھوں سلام  
پارہ ہائے صحف غنچہ ہائے قدس  
اہلبیت نبوت پہ لاکھوں سلام

(فاضل بریلوی مہینے)

بیان دیگر متعلقہ اہل بیت نبوت:

سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد عارفی سرہندی قدس سرہ العالی نے دفتر دوم  
مکتوب شریف کا 33 میں امامت کی بحث، مذہب، اہلسنت و جماعت، اور صحابہ کرام میں سے خصوصاً  
عقائد راشدین و صحابہ کے فضاہان بیان فرمائے۔ فالسین کے اعتراضات و مسائل کے مکمل جواب  
تقریر فرمائے۔ مگر سید و عاشقہ جنت کا نام نہ لیا، سید حضرت علیؑ اور سیدنا زیدؑ کو  
خراج اہلبیت قرار فرمایا۔ واقعہ قرعہ اس جگہ پھل پھلنے والے مالکان و اہل حقانہ مسلمانانہ انداز میں





میں آؤں تو آپ کو یاد دلاؤں جس سے آپ کو گناہ سے فرار لاسن (مستحب)۔

۸۔ حدیث شریف: "فاطر طیبہؑ: جو جو فکر گنہگار ہے جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا" (مفہوم)

۹۔ اود ایک روایت میں ہے جو صحیح قاطع "کو حرام (کرے) اگلے بھی حرام کرتی ہے اور جس نے انہیں ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی....."

۱۰۔ "اگر حضرت صدیق اکبرؑ کو محبوبہ حبیبہؑ خدا تعالیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان اپنے مخالف و بدایا کے آتے تھے اور اس سبب سے آپ کو گناہ کی رہنمائی طلب کرتے تھے" (مفہوم)

۱۱۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہماری توقع کر کے اس کے گناہ کر کے سید و مہدی حاضر ہو گئی سلاموں کو بھیج دیا کرتے تھے۔ (مفہوم حدیث مبارکہ)

۱۲۔ حدیث: "معاذ بن جبلؓ: میں نے حضرت امیرؑ سے کہا میں ان سے ہوں۔ (مفہوم)"

۱۳۔ "اگر کسی نے میرے اہل بیتؑ سے بدگمانی کرے تو میرے اہل بیتؑ کے ساتھ بھلائی کرے۔"

"جس نے میرے اہل بیتؑ کے ساتھ انسان کیا جس ان کو قیمت کے دن امر کا بدلہ دیا گیا۔" حدیث شریف۔ راوی علی شیر تھا۔

۱۴۔ راوی ابن جریؓ: میں نے حضرت علیؑ سے "تم میں سے میرا چاہو اور مجھ سے۔ یاد" ثابت قدم ہو گا جس کو میرے طبیعت اور اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ (ادبیت ہوگی)۔ اس کے بعد امام باقرؑ نے جانی علیہ السلام کی یہ بانی قرار فرمایا۔

خدا یا بحق بنی فاطمہؑ کہ بر قول ایمان مئی خاتمہ

گر دہم روئی در قول من دوست امامان آل رسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وعلیٰ جمیع احوالہ من الانبیاء  
والمرسلین والملتکة المقربین وعلیٰ سائر عباد اللہ الصالحین





سب سے زیادہ دھم کرائے والا میری امت ہا اور بکڑ ہے اور اور حضرت عورتوں اور انھیں کی شان  
میں انگریزوں سے بدنامی کی ہوتا تو کڑوا کر ماریا گیا۔

(ابو یوسف ترمذی) یہ حضرات تمام اہل حق میں سے آخرت کے بہترین ہیں۔

ان کا زمانہ تمام زمانوں سے آخری ہے اگر یہ لوگ دینی مسائل سے سوسولہ اول تو یہ

یہ لوگ کسی طرح بہتر ہو گئے۔ اور امت کسی وجہ سے ختم ہو گئی۔ آپ ﷺ کے اہل بیت کا کیا

اثر ہو گا۔ وہ لوگ جو اس امت کے اولیاء و کرام کی صحبت میں ہو گئے وقت دیتے ہیں وہ ان دینی مسائل

(مسئلہ حق و باطل، عداوت) سے نجات پا جاتے ہیں تو وہ لوگ جنہوں نے حضرت فضل الرحمن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں اپنی عمریں صرف کیں وہ دین کی اصلاح اور اچھے اپنے مالوں اور

مالوں کو قربان کر دیا۔ کیا ممکن ہے ان لوگوں کے حق میں دینی مسائل کا دھم کیا جاسکے۔

حالانکہ مقرر ہے کہ امت کا کوئی دینی معاملہ کا دھم کو نہیں سکتا۔ یہاں تک کہ

فرمان ہے میں نے اصحاب کی تعلیم کی کہ رسول اللہ ﷺ اپنا ایمان تم کو دے گا۔

یہی ہے صریحی آخر "میں قرآنی کے اور اب اس امت میں سے باطل کرنا اور اچھی

ہیں۔ (سورۃ النحل کی آخری آیات میں تحریر ہے) ائمہ

انگریزی کو کافی لانا خیر ہے کہ عبادت الہی تو وہ اہل اور ابوبکر کو کمال لانا اس امت

کا اور ان کا کمال یہ قرآنی امور میں کی رو سے امت کے دینی چیز۔

یہی ہے ایمان بنی علیان اور انہیں دین حق کی مخالفت سے روکنے کے واسطے سے ثابت ہے

بھئی ہے۔ بلکہ اصحاب علیہ السلام قرآن و سنت کو اپنانے والے ہیں۔ قرآن مجید کے جانشین ہیں

انہیں علیہ السلام صدیق اکبر علیہ السلام اور علیہ السلام امام ہیں اگر یہ طعن اور انصاف

اول تو یہ قرآن کی کیا اعتبار ہے گا۔ اور ان میں کچھ نہ تھا ختم ہے گا۔ اصحاب سب کے سب عدول

ہیں۔ مگر جس نے لے کر لیا ہے قرآن مجید سے ملیم ہیں ہے کہ تمام صحابہ کرام ہیں۔

(یاد رکھیں کہ ہم و خطا و ستار ابوبکر علیہ السلام و حسن علیہ السلام و اسلام کی ساری

امت کو بندہ ناجی قائم سیٹ بخش ہے۔ امین ثم امین)

جو مانتا ہی نہیں ہے حدیث اور قرآن  
جواب اس کا یہی ہے کہ وہ نہ اس کو جواب

حضرت محمد تقیؑ آخری شخصیت میں اربعہ القرون زمانہ کے 33 ہزار اصحاب کی  
تکذیب ہے۔ ان کی مدح میں قرآن مجید بھرا ہوا ہے۔

خاتم النبیین صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ بغض رکھتے ہوں اللہ کے کلام  
سنان کا ہم لارا ہے۔ لَعَنَ اللّٰهُ الْکٰفِرِیْنَ۔ (سورۃ فتح آخری آیت)

(مکتوب 54۔ دفتر اول)

مکتوب 59۔ دفتر اول یہی ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے پرہیز کیا۔ وہاں یہ "فصل" ہے (مکتوب 54) اور بنی مہاجر  
اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے پرہیز کیا۔ وہاں یہ "فصل" ہے (مکتوب 54) اور بنی مہاجر  
اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے پرہیز کیا۔ وہاں یہ "فصل" ہے (مکتوب 54) اور بنی مہاجر

اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے پرہیز کیا۔ وہاں یہ "فصل" ہے (مکتوب 54) اور بنی مہاجر  
اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے پرہیز کیا۔ وہاں یہ "فصل" ہے (مکتوب 54) اور بنی مہاجر  
اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے پرہیز کیا۔ وہاں یہ "فصل" ہے (مکتوب 54) اور بنی مہاجر

نماز میں امام حسن رضی اللہ عنہ کی کیفیت:

جب وضو فرماتے تو چہرے کا رنگ سفید ہو جاتا تھا۔ وہ اپنے پادشاہ فرمایا "ایک  
بے جوار بادشاہ کے حضور میں کھڑے ہونے کا وقت آ گیا ہے" مسجد میں تخریف نے  
یہ کہہ کر دور الہ سے چلے گئے۔ وہ کہہ رہا تھا کہ "میں راقم نے تمہیں کہنے پر اتفاق کیا ہے  
تا علی عدالت و لیس۔" ایسا کہتا تھا جبکہ وہ اپنے چہرے پر اے احسان کرنے والے  
اور بھائی کا راز کرنے والے ایسا بد حال تھے کہ چہرے پر عارض ہے۔ تو نے ہم لوگوں کو یہ حکم فرمایا  
ہے کہ اچھے لوگ ہر روز سے درگزر کریں تو اچھا والا ہے اور میں بدکار ہوں اسے کریم امیر

راہوں سے ان تمام لوگوں کی جہالت جن کا کوئی مالک ہے اور اگرچہ مادیات عبادت فرما کر ہر مسجد میں داخل ہوتے۔ (فضائل اعمال ص 378)

ہم لوگ خطا کار گنہگار بہت ہیں  
یعنی تیری رحمت کے سزاوار بہت ہیں  
بخش دے بخش دے میں گنہگار ہوں  
تیری رحمت کا ہر دم طلب کار ہوں  
حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کا انداز تبلیغ:

ایک مرتبہ امام حسن علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کے گھرانے سے جہتے  
ایک بڑی طرح کے گلے کو دیکھا انہوں نے جب اسے جلدی دیکھا تو اسے آواز دیا کہ لکھا اور اسی  
طرح آواز دیا کہ اے امام حسن علیہ السلام اس نے چاہا کہ اسے دیکھو اور نہ اسے دیکھو اس نے گھر سے نکال دیا  
مالخ آئی ابدا اس کے پاس جا کر فرما دے کہ تم آپ کے ساتھ دیکھو کہ کے لئے جہتے  
ہیں اگر اس میں کوئی غلطی ہو تو آپ ہمیں بتا دیجئے۔ لہذا دونوں حضرات نے دیکھا اور مکمل  
آداب کے ساتھ نماز پڑھی اور محض مدت نماز کے لئے اور اپنی اصلاح کر لی اور بار بار سنت کے  
ساتھ ان امور کو دیکھا کہ اچھی۔ (المقدمہ، ص 101) (ملاحظہ فرمائیے ص 101)

حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کی تمنا:

ایک مرتبہ حضرت حسین علیہ السلام نے حضرت حسین علیہ السلام سے کہا، میری تمنا یہ ہے کہ دل کی  
مشغولی جو آپ کو حکم ہوئی ہے اس کا جگہ حصہ مجھے بھی نصیب ہو جائے۔ یہ سن کر امام حسن  
علیہ السلام نے فرمایا، میری بھی خواہش ہے کہ زبان کی شکایت دیکھو جو آپ کو ملی ہے اس کا حصہ  
مجھے بھی مل جائے۔ (مذکور)

امام حسن علیہ السلام کی خطابت، فصاحت، بلاغت اور خوش خلقی کے شہنشاہ تھے۔

حسین کریمین رضی اللہ عنہما اور کالاناگ:

امام حسن علیہ السلام نے ہم حضور حبیب الصلوٰۃ والسلام کے اور گھر بیٹھے ہوئے تھے امام



امکن (۱۰۰) آگیا اور کہا میں نے اور حسینؑ کو ملے ہیں اور ان کے چہ چکا تھا آپؑ نے صحابہؓ سے فرمایا انھوں نے میرے دونوں بیٹوں کو نکالی کہ وہ حضور سید المرسلینؐ کی خدمت میں آجائے اور ہاتھ دے کر ایک پہاڑ کے دامن میں پہنچ گئے اور کھانا کھا لیکن حسینؑ رضی اللہ عنہما دونوں ایک دوسرے سے پیٹنے لگے اور یہاں میں ایک کالا گائے اپنی دم پر کھڑا ہے جس کے حوض سے آگ کی چنگاریاں نکلتی ہیں۔ (عالمیائے اہل بیتؑ نے آگ بھیجی تاکہ دونوں بچوں کو آگ سے بچائے اور ان سے کہتا ہے یہ بیٹے اس آگ کی طرف نہ آئے تاکہ آپؑ کا لہجہ نہ بگڑ جائے اور فرمایا ایک سواری میں داخل ہو گیا۔ پھر آپؑ کو قتل کرنے والوں کے چہروں کے اوپر ہاتھ بھرا اور فرمایا "میرے ہاتھ ہر دم آگ کی آگ میں ہوں تم دونوں اللہ کے ہاتھ کٹتے قاتل اگر تم آگ لیکر آؤ گے تو میں آگ سے تم کو بانیٹھ دوں گا" پھر حضورؐ نے کہا کہ تم دونوں کو آگ لکھو کہ تمہاری ساری ساری آگ لکھی ہے۔ آپؑ کو قتل کرنے والے فرمایا یہ سارا بھی تمہارا ہے۔ (فقہاء قصہ:

روای جان بیک اور حضورؐ رحمت عالمیائے اہل بیتؑ کے دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں پر چلے آئے ہیں اور حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ رضی اللہ عنہما آپؑ کی گھر پر بیٹھے ہیں آپؑ کو قتل کرنے والے تمہارے قتل کرنے والوں کا افسوس بہت ہو گیا اور تم دونوں بہت اچھا رہو؟

(کتاب مذکور بحوالہ حیات الصحابہؓ ج 2)

### شب معراج نخل

شب معراج حضورؐ رسالت مآب ﷺ نے ہر رنگ کا نخل حسینؑ کے لیے ہر رنگ کا نخل حسینؑ کے لیے لکھا تھا۔ (مستخرج من جامع)

### ایک واقعہ مختصر:

عید کے دن دونوں نواسوں نے نیا لباس پہنا اور اصرار کیا کہ میں حسینؑ کی خدمت میں جاؤں گا۔ (جہاں نخل کا پھل اور ہر بہشت سے لائے امام حسنؑ کی خدمت میں جوڑا امام حسینؑ کے سر پہ ڈال دیا۔) (شہادت کی طرف اشارہ ملا۔)



ہرنی نے بچہ پیش کر دیا:

ایک اعرابی نے ہرئی کا پتہ بطور حلیہ بتا دیا۔ یہ بتا کر آیا کہ اسی انکاد میں حضرت حسن و حسینؑ مسکند ہیں۔ آئے۔ یہ پتہ انہیں عطا فرمایا۔ کیا انہوں نے وہر بعد جناب حسینؑ کو آگے اور ہرئی کا پتہ انکاد ہار پار کیا۔ ایک ہرئی اپنے بچے کو پہلو میں لٹاتے ہوئے آلی اور ہرئی کی انکاد ہی ایک پتہ آپ کی خدمت میں لے آیا اور مجھے آواز آئی کہ وہرا پتہ کے کہ حاضر ہو جاؤ گا کہ جناب حسینؑ مسکند کا ال بھی خوش ہو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پتہ کے کہ ہرئی کے حق میں دعا فرمائی۔ یہ حسینؑ کو بھی مل گیا۔

المسألة الثانية

اور ان حضرات جہانگیر محمد باہا الدین آغا اور آقا قربان بن علی علیہ السلام لکھتے ہیں کہ فرماتے، موت دوزخ کا حال آتا تو روتے۔  
 حسین رضی اللہ عنہما کا تختیاں لکھنا:

ازیدہ (الم) اس میں امام جنوری نے نقل کرتے ہیں۔ (مستفہم)

اور ان صاحبزادوں نے غصے میں لیں یہ فیصلہ کرنا نہیں کرنا چاہتے سید عالم علیہ السلام کے پاس  
جی گئے اور سید عالم نے ہر اتوار کو ان کی خدمت میں جی گئے۔ ان کے فیصلہ دیا اور سید عالم  
فرمایا کہ خدمت میں بھیجا آپ کو لے کر آیا یہ فیصلہ جہاں علیہ السلام کرنا گئے۔ جہاں  
اسلام نے عرض کیا یہ فیصلہ آپ کو فرما نہیں گئے آپ کو فرمایا ایک بھتیجی سب کے  
ساتھ ان کے غصے پر چھینکنا سب کو دھوکا دے ہوا آ رہا ایک بھتیجی پر دوسرا آ رہا دوسری بھتیجی پر۔ فیصلہ  
خداوندی ہے اور انوں کا خط اچھا ہے اس طرح کسی شخص کو کسی کی دل شکنی نہ ہوتی۔

امصال و شہادت سیدنا امام حسن علیہ السلام / ۱۰۱

کتاب سیرت رستہ کاغذین میں مختلف جہاں جہاں کو طبعی ان طبعی ان صورتوں پر  
 میں ہر جگہ ان لوگوں کے ساتھ طبعی اسلام ہی لکھا ہے جو کہ رستہ ہے (راقم تاریخ الاول ص 91)  
 مقام مدینہ منورہ واقع شریف سس آئی کے گے 44° 49' 51" 50" 53" 54" کے

انور بھی ہیں اگر 50 ہجری سال وفات ہے تو عمر بہانہ 67 سال ہوئی۔ "استیعاب" میں 46 یا 47 قتل کی روایات ہیں، المصنف کی تہ تحریر سال الفی، الفیہ حبیب حبیب میں 46 سال سے ستر اور ست چارہٹ تھیں، اہل بیت کے 11 سال امامت میں روایات مختلف ہیں، ان میں سے بعض روایتیں امام کا نام نہیں لکھیں، بعض میں بہت ضعیف احادیث امام سے بعض میں سے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اہل بیت کو ہار دیا۔ بعد از وفات حضرت نے دیا جو آپ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے یہ سراسر لٹا ہے (الم) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہار دینے کی کیا ضرورت تھی، آپ رضی اللہ عنہ تو خلافت سے دست بردار ہو چکے تھے، دوسری سال میں کوئی بات حضرت امام سے مراد نہ ہو سکتی، 67 ہجری یا 68 ہجری یا 69 ہجری کے خلاف ہو۔ اسباب اور لاجواب القوال کے مطابق حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ہجرت نہ ہوئی (یہ بھی مراد ہے)۔ ان میں روایات میں ہے کہ گلی باز ہوا یا قیامہ کی حالت 40، 41، 42، 43، 44، 45، 46، 47، 48، 49، 50، 51، 52، 53، 54، 55، 56، 57، 58، 59، 60، 61، 62، 63، 64، 65، 66، 67، 68، 69، 70، 71، 72، 73، 74، 75، 76، 77، 78، 79، 80، 81، 82، 83، 84، 85، 86، 87، 88، 89، 90، 91، 92، 93، 94، 95، 96، 97، 98، 99، 100، 101، 102، 103، 104، 105، 106، 107، 108، 109، 110، 111، 112، 113، 114، 115، 116، 117، 118، 119، 120، 121، 122، 123، 124، 125، 126، 127، 128، 129، 130، 131، 132، 133، 134، 135، 136، 137، 138، 139، 140، 141، 142، 143، 144، 145، 146، 147، 148، 149، 150، 151، 152، 153، 154، 155، 156، 157، 158، 159، 160، 161، 162، 163، 164، 165، 166، 167، 168، 169، 170، 171، 172، 173، 174، 175، 176، 177، 178، 179، 180، 181، 182، 183، 184، 185، 186، 187، 188، 189، 190، 191، 192، 193، 194، 195، 196، 197، 198، 199، 200، 201، 202، 203، 204، 205، 206، 207، 208، 209، 210، 211، 212، 213، 214، 215، 216، 217، 218، 219، 220، 221، 222، 223، 224، 225، 226، 227، 228، 229، 230، 231، 232، 233، 234، 235، 236، 237، 238، 239، 240، 241، 242، 243، 244، 245، 246، 247، 248، 249، 250، 251، 252، 253، 254، 255، 256، 257، 258، 259، 260، 261، 262، 263، 264، 265، 266، 267، 268، 269، 270، 271، 272، 273، 274، 275، 276، 277، 278، 279، 280، 281، 282، 283، 284، 285، 286، 287، 288، 289، 290، 291، 292، 293، 294، 295، 296، 297، 298، 299، 300، 301، 302، 303، 304، 305، 306، 307، 308، 309، 310، 311، 312، 313، 314، 315، 316، 317، 318، 319، 320، 321، 322، 323، 324، 325، 326، 327، 328، 329، 330، 331، 332، 333، 334، 335، 336، 337، 338، 339، 340، 341، 342، 343، 344، 345، 346، 347، 348، 349، 350، 351، 352، 353، 354، 355، 356، 357، 358، 359، 360، 361، 362، 363، 364، 365، 366، 367، 368، 369، 370، 371، 372، 373، 374، 375، 376، 377، 378، 379، 380، 381، 382، 383، 384، 385، 386، 387، 388، 389، 390، 391، 392، 393، 394، 395، 396، 397، 398، 399، 400، 401، 402، 403، 404، 405، 406، 407، 408، 409، 410، 411، 412، 413، 414، 415، 416، 417، 418، 419، 420، 421، 422، 423، 424، 425، 426، 427، 428، 429، 430، 431، 432، 433، 434، 435، 436، 437، 438، 439، 440، 441، 442، 443، 444، 445، 446، 447، 448، 449، 450، 451، 452، 453، 454، 455، 456، 457، 458، 459، 460، 461، 462، 463، 464، 465، 466، 467، 468، 469، 470، 471، 472، 473، 474، 475، 476، 477، 478، 479، 480، 481، 482، 483، 484، 485، 486، 487، 488، 489، 490، 491، 492، 493، 494، 495، 496، 497، 498، 499، 500، 501، 502، 503، 504، 505، 506، 507، 508، 509، 510، 511، 512، 513، 514، 515، 516، 517، 518، 519، 520، 521، 522، 523، 524، 525، 526، 527، 528، 529، 530، 531، 532، 533، 534، 535، 536، 537، 538، 539، 540، 541، 542، 543، 544، 545، 546، 547، 548، 549، 550، 551، 552، 553، 554، 555، 556، 557، 558، 559، 560، 561، 562، 563، 564، 565، 566، 567، 568، 569، 570، 571، 572، 573، 574، 575، 576، 577، 578، 579، 580، 581، 582، 583، 584، 585، 586، 587، 588، 589، 590، 591، 592، 593، 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868، 869، 870، 871، 872، 873، 874، 875، 876، 877، 878، 879، 880، 881، 882، 883، 884، 885، 886، 887، 888، 889، 890، 891، 892، 893، 894، 895، 896، 897، 898، 899، 900، 901، 902، 903، 904، 905، 906، 907، 908، 909، 910، 911، 912، 913، 914، 915، 916، 917، 918، 919، 920، 921، 922، 923، 924، 925، 926، 927، 928، 929، 930، 931، 932، 933، 934، 935، 936، 937، 938، 939، 940، 941، 942، 943، 944، 945، 946، 947، 948، 949، 950، 951، 952، 953، 954، 955، 956، 957، 958، 959، 960، 961، 962، 963، 964، 965، 966، 967، 968، 969، 970، 971، 972، 973، 974، 975، 976، 977، 978، 979، 980، 981، 982، 983، 984، 985، 986، 987، 988، 989، 990، 991، 992، 993، 994، 995، 996، 997، 998، 999، 1000، 1001، 1002، 1003، 1004، 1005، 1006، 1007، 1008، 1009، 1010، 1011، 1012، 1013، 1014، 1015، 1016، 1017، 1018، 1019، 1020، 1021، 1022، 1023، 1024، 1025، 1026، 1027، 1028، 1029، 1030، 1031، 1032، 1033، 1034، 1035، 1036، 1037، 1038، 1039، 1040، 1041، 1042، 1043، 1044، 1045، 1046، 1047، 1048، 1049، 1050، 1051، 1052، 1053، 1054، 1055، 1056، 1057، 1058، 1059، 1060، 1061، 1062، 1063، 1064، 1065، 1066، 1067، 1068، 1069، 1070، 1071، 1072، 1073، 1074، 1075، 1076، 1077، 1078، 1079، 1080، 1081، 1082، 1083، 1084، 1085، 1086، 1087، 1088، 1089، 1090، 1091، 1092، 1093، 1094، 1095، 1096، 1097، 1098، 1099، 1100، 1101، 1102، 1103، 1104، 1105، 1106، 1107، 1108، 1109، 1110، 1111، 1112، 1113، 1114، 1115، 1116، 1117، 1118، 1119، 1120، 1121، 1122، 1123، 1124، 1125، 1126، 1127، 1128، 1129، 1130، 1131، 1132، 1133، 1134، 1135، 1136، 1137، 1138، 1139، 1140، 1141، 1142، 1143، 1144، 1145، 1146، 1147، 1148، 1149، 1150، 1151، 1152، 1153، 1154، 1155، 1156، 1157، 1158، 1159، 1160، 1161، 1162، 1163، 1164، 1165، 1166، 1167، 1168، 1169، 1170، 1171، 1172، 1173، 1174، 1175، 1176، 1177، 1178، 1179، 1180، 1181، 1182، 1183، 1184، 1185، 1186، 1187، 1188، 1189، 1190، 1191، 1192، 1193، 1194، 1195، 1196، 1197، 1198، 1199، 1200، 1201، 1202، 1203، 1204، 1205، 1206، 1207، 1208، 1209، 1210، 1211، 1212، 1213، 1214، 1215، 1216، 1217، 1218، 1219، 1220، 1221، 1222، 1223، 1224، 1225، 1226، 1227، 1228، 1229، 1230، 1231، 1232، 1233، 1234، 1235، 1236، 1237، 1238، 1239، 1240، 1241، 1242، 1243، 1244، 1245، 1246، 1247، 1248، 1249، 1250، 1251، 1252، 1253، 1254، 1255، 1256، 1257، 1258، 1259، 1260، 1261، 1262، 1263، 1264، 1265، 1266، 1267، 1268، 1269، 1270، 1271، 1272، 1273، 1274، 1275، 1276، 1277، 1278، 1279، 1280، 1281، 1282، 1283، 1284، 1285، 1286، 1287، 1288، 1289، 1290، 1291، 1292، 1293، 1294، 1295، 1296، 1297، 1298، 1299، 1300، 1301، 1302، 1303، 1304، 1305، 1306، 1307، 1308، 1309، 1310، 1311، 1312، 1313، 1314، 1315، 1316، 1317، 1318، 1319، 1320، 1321، 1322، 1323، 1324، 1325، 1326، 1327، 1328، 1329، 1330، 1331، 1332، 1333، 1334، 1335، 1336، 1337، 1338، 1339، 1340، 1341، 1342، 1343، 1344، 1345، 1346، 1347، 1348، 1349، 1350، 1351، 1352، 1353، 1354، 1355، 1356، 1357، 1358، 1359، 1360، 1361، 1362، 1363، 1364، 1365، 1366، 1367، 1368، 1369، 1370، 1371، 1372، 1373، 1374، 1375، 1376، 1377، 1378، 1379، 1380، 1381، 1382، 1383، 1384، 1385، 1386، 1387، 1388، 1389، 1390، 1391، 1392، 1393، 1394، 1395، 1396، 1397، 1398، 1399، 1400، 1401، 1402، 1403، 1404، 1405، 1406، 1407، 1408، 1409، 1410، 1411، 1412، 1413، 1414، 1415، 1416، 1417، 1418، 1419، 1420، 1421، 1422، 1423، 1424، 1425، 1426، 1427، 1428، 1429، 1430، 1431، 1432، 1433، 1434، 1435، 1436، 1437، 1438، 1439، 1440، 1441، 1442، 1443، 1444، 1445، 1446، 1447، 1448، 1449، 1450، 1451، 1452، 1453، 1454، 1455، 1456، 1457، 1458، 1459، 1460، 1461، 1462، 1463، 1464، 1465، 1466، 1467، 1468، 1469، 1470، 1471، 1472، 1473، 1474، 1475، 1476، 1477، 1478، 1479، 1480، 1481، 1482، 1483، 1484، 1485، 1486، 1487، 1488، 1489، 1490، 1491، 1492، 1493، 1494، 1495، 1496، 1497، 1498، 1499، 1500، 1501، 1502، 1503، 1504، 1505، 1506، 1507، 1508، 1509، 1510، 1511، 1512، 1513، 1514، 1515، 1516، 1517، 1518، 1519، 1520، 1521، 1522، 1523، 1524، 1525، 1526، 1527، 1528، 1529، 1530، 1531، 1532، 1533، 1534، 1535، 1536، 1537، 1538، 1539، 1540، 1541، 1542، 1543، 1544، 1545، 1546، 1547، 1548، 1549، 1550، 1551، 1552، 1553، 1554، 1555، 1556، 1557، 1558، 1559، 1560، 1561، 1562، 1563، 1564، 1565، 1566، 1567، 1568، 1569، 1570، 1571، 1572، 1573، 1574، 1575، 1576، 1577، 1578، 1579، 1580، 1581، 1582، 1583، 1584، 1585، 1586، 1587، 1588، 1589، 1590، 1591، 1592، 1593، 1594، 1595، 1596، 1597، 1598، 1599، 1600، 1601، 1602، 1603، 1604، 1605، 1606، 1607، 1608، 1609، 1610، 1611، 1612، 1613، 1614، 1615، 1616، 1617، 1618، 1619، 1620، 1621، 1622، 1623، 1624، 1625، 1626، 1627، 1628، 1629، 1630، 1631، 1632، 1633، 1634، 1635، 1636، 1637، 1638، 1639، 1640، 1641، 1642، 1643، 1644، 1645، 1646، 1647، 1648، 1649، 1650، 1651، 1652، 1653، 1654، 1655، 1656، 1657، 1658، 1659، 1660، 1661، 1662، 1663، 1664، 1665، 1666، 1667، 1668، 1669، 1670، 1671، 1672، 1673، 1674، 1675، 1676، 1677، 1678، 1679، 1680، 1681، 1682، 1683، 1684، 1685، 1686، 1687، 1688، 1689، 1690، 1691، 1692، 1693، 1694، 1695، 1696، 1697، 1698، 1699، 1700، 1701، 1702، 1703، 1704، 1705، 1706، 1707، 1708، 1709، 1710، 1711، 1712، 1713، 1714، 1715، 1716، 1717، 1718، 1719، 1720، 1721، 1722، 1723، 1724، 1725، 1726، 1727، 1728، 1729، 1730، 1731، 1732، 1733، 1734، 1735، 1736، 1737، 1738، 1739، 1740، 1741، 1742، 1743، 1744، 1745، 1746، 1747، 1748، 1749، 1750، 1751، 1752، 1753، 1754، 1755، 1756، 1757، 1758، 1759، 1760، 1761، 1762، 1763، 1764، 1765، 1766، 1767، 1768، 1769، 1770، 1771، 1772، 1773، 1774، 1775، 1776، 1777، 1778، 1779، 1780، 1781، 1782، 1783، 1784، 1785، 1786، 1787، 1788، 1789، 1790، 1791، 1792، 1793، 1794، 1795، 1796، 1797، 1798، 1799، 1800، 1801، 1802، 1803، 1804، 1805، 1806، 1807، 1808، 1809، 1810، 1811، 1812، 1813، 1814، 1815، 1816، 1817، 1818، 1819، 1820، 1821، 1822، 1823، 1824، 1825، 1826، 1827، 1828، 1829، 1830، 1831، 1832، 1833، 1834، 1835، 1836، 1837، 1838، 1839، 1840، 1841، 1842، 1843، 1844، 1845، 1846، 1847، 1848، 1849، 1850، 1851، 1852، 1853، 1854، 1855، 1856، 1857، 1858، 1859، 1860، 1861، 1862، 1863، 1864، 1865، 1866، 1867، 1868، 1869، 1870، 1871، 1872، 1873، 1874، 1875، 1876، 1877، 1878، 1879، 1880، 1881، 1882، 1883، 1884، 1885، 1886، 1887، 1888، 1889، 1890، 1891، 1892، 1893، 1894، 1895، 1896، 1897، 1898، 1899، 1900، 1901، 1902، 1903، 1904، 1905، 1906، 1907، 1908، 1909، 1910، 1911، 1912، 1913، 1914، 1915، 1916، 1917، 1918، 1919، 1920، 1921، 1922، 1923، 1924، 1925، 1926، 1927، 1928، 1929، 1930، 1931، 1932، 1933، 1934، 1935، 1936، 1937، 1938، 1939، 1940، 1941، 1942، 1943، 1944، 1945، 1946، 1947، 1948، 1949، 1950، 1951، 1952، 1953، 1954، 1955، 1956، 1957، 1958، 1959، 1960، 1961، 1962، 1963، 1964، 1965، 1966، 1967، 1968، 1969، 1970، 1971، 1972، 1973، 1974، 1975، 1976، 1977، 1978، 1979، 1980، 1981، 1982، 1983، 1984، 1985، 1986، 1987، 1988، 1989، 1990، 1991، 1992، 1993، 1994، 1995، 1996، 1997، 1998، 1999، 2000، 2001، 2002، 2003، 2004، 2005، 2006، 2007، 2008، 2009، 2010، 2011، 2012، 2013، 2014، 2015، 2016، 2017، 2018، 2019، 2020، 2021، 2022، 2023، 2024، 2025، 2026، 2027، 2028، 2029، 2030، 2031، 2032، 2033، 2034، 2035، 2036، 2037، 2038، 2039، 2040، 2041، 2042، 2043، 2044، 2045، 2046، 2047، 2048، 2049، 2050، 2051، 2052، 2053، 2054، 2055، 2056، 2057، 2058، 2059، 2060، 2061، 2062، 2063، 2064، 2065، 2066، 2067، 2068، 2069، 2070، 2071، 2072، 2073، 2074، 2075، 2076، 2077، 2078، 2079، 2080، 2081، 2082، 2083، 2084، 2085، 2086، 2087، 2088، 2089، 2090، 2091، 2092، 2093، 2094، 2095، 2096، 2097، 2098، 2099، 2100، 2101، 2102، 2103، 2104، 2105، 2106، 2107، 2108، 2109، 2110، 2111، 2112، 2113، 2114، 2115، 2116، 2117، 2118، 2119، 2120، 2121، 2122، 2123، 2124، 2125، 2126، 2127، 2128، 2129، 2130، 2131، 2132، 2133، 2134، 2135، 2136، 2137، 2138، 2139، 2140، 2141، 2142، 2143، 2144، 2145، 2146، 2147، 2148، 2149، 2150، 2151، 2152، 2153، 2154، 2155، 2156، 2157، 2158، 2159، 2160، 2161، 2162، 2163، 2164، 2165، 2166، 2167، 2168، 2169، 2170، 2171، 2172، 2173، 2174، 2175، 2176، 2177، 2178، 2179، 2180، 2181، 2182، 2183، 2184، 2185، 2186، 2187، 2188، 2189، 2190، 2191، 2192، 2193، 2194، 2195، 2196، 2197، 2198، 2199، 2200، 220

وقت امام حسن رضی اللہ عنہ نے امام حسین رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں نے عاتکہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے ایک روز ملا کر  
 کیا تھا کہ مجھے اپنے گھر میں اُن ہونے کی اجازت دینا، انہوں نے مان لیا تھا مجھے وہ ام ایسا ہے کہ  
 انہوں نے میری شرم سے کہہ دیا ہو۔ اب تم میری وفات کے بعد جانا اور درخواست نہ کیا کریں۔  
 خرقی سے اجازت دے دی تو مجھے وہیں اُن کہہ اہل میرا یہ بھی خیال ہے کہ اہل حکومت مجھے  
 وہاں اُن نہ دے۔ اُسے اگر وہ ایسا کریں تو مت بھگنا اور پھر مجھے شیخ قی میں اُن کر دیا  
 جب امام حسن رضی اللہ عنہ کے جسم اطہر سے روئے الوداع کے بعد واپس آیا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیدہ  
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور آپ سے اجازت مانگی تو انہوں نے فرمایا بعد و کبر لعد  
 ہاں! میں اسے عزت بخشی ہوں۔

ایثار عاتکہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

کسا قدر عظیم ہے پہلے عاتکہ رقی اطہرہؓ کو بھی اجازت مرمت فرمائی اب حضور امام  
 حسین رضی اللہ عنہ کے لیے بھی رضامند ہیں۔ کسا قدر عظیم ترین شہرہ اور صاحبِ لادانک لکھنا اور اپنے  
 پیر محمد صمدیؒ کو کبریا کے قریب میں اور غصہ اپنے گھر سے میں اور خود بھی اُن ہونے کا فرما  
 سکتی تھیں مگر ان کی خاطر عظیم ترین ایثار فرمایا۔ (دارالم)

جب مردانِ حاضرینِ شریف نے نہا، احمد سنا تو یوں کہہ اگے وہ بھی بھول بیٹا اور  
 بھی بھولی ہے حسنؓ کو یہ بھی اُن نہ ہو گا اگر عرض امام محمدؐ سے کہ سال کی عمر میں  
 رجب ۱۱۱ اول ۵۶۰ میں وفات پائی اور والدہ خرم کے بطن میں وکھ ہوتے۔

کہ "سیدنا حسنؓ بن علی رضی اللہ عنہما یہ حکیم محمود، عظیم صاحب" ۱۷۰ھ میں وفات فرمایا  
 ان کے بچے سے لکھا ہے ایک بار سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے جواب دیکھا کہ ان کی بی بی شامیہؓ کا یہو اللہ  
 احمد لکھا ہے جب یہ خواب مشہور ہو گیا اور خیر امام محمدؐ سے یہ سن کر نے سنا تو فرمایا "حسن  
 رضی اللہ عنہ کی زندگی بہت قہروری روٹی ہے، انتقال ہونے والا ہے۔" (ایضاً ایضاً)

دارالم نے یہ واقعہ امام محمد بن سیرینؒ کی کتاب "تہذیب الرداءہ" میں بھی چھپا  
 ہے نہ ہر کا الزام ہو معاویہؓ لکھتے ہیں اس الزام کی گواہی شتر سے لیا اور حقیقت نکلی۔ بلکہ

علاء الدین اللہ انہوں نے لکھا ہے "یہ شیعہ حضرات کی روایات ہیں، واللہ کی بناء اور سیدنا معاویہ سے جو روایات ان سے ایک کلمہ ہوا اور پاک ہے ان سے اللہ کی بناء سے ان سے استیفاء اور اعتراف کی روایات سے سوچیں۔ بتولی نے شیعہ سونے کے ہادیوں اور سیدنا سیدنا کے نام نہیں لکھا جب امام حسن علیہ السلام نے کسی کا نام نہ لیا تو بعد میں دوسرے کے لیے پانچواں نسخہ کتاب مذکور کہتے ہیں کہ امام حسن علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام کی کچھ کے مطابق یہ سراسر لکھا ہے، دیکھنا اٹھنا میں دیکھتا ہوں کہ امام حسن علیہ السلام نے کہا کہ امام حسن علیہ السلام سے زبردستی لیا گیا یہ بھی سراسر لکھا ہے، امام حسن علیہ السلام کی تصدیق کہ یہ امام حسن علیہ السلام کے بیان سے بھی ملتی ہے۔

(منہاج السنہ ۱۰۱)

آپ علیہ السلام کی وفات پر ہر آنسو اشک بار تھی امام حسن علیہ السلام کی بھی آنسو بہا رہا تھا سبھی کی طرف سے گن میں آیا اور لکھا کہ ہے کہ اب آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب اور دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ لہذا خوب رولو۔

سیدنا حسن علیہ السلام کی وفات کے بعد ہر طرف سے آنسو ٹپکتے آنسو ٹپکتے ہوئے دیکھا کہ امام حسن علیہ السلام نے کہا کہ "میں اس روایت کا بھی بخبردار کیا ہے کہ حضرت عائشہ سے روئے شریف کے اندر دفن ہونے کی اجازت مانگی۔ امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ "میں نے اپنے لکڑی کے ساتھ ایک پست دیا اور اسے ساتھ رکھا کہ بے ہوش ہو جائے (خبر) ان کی بارگاہ میں لایا گیا اور ان دنوں معزول تھا)

بحوالہ حضرت حسن حبیب اور حسین حبیب کے 100 قصبے از ابن مردودہ اویس صاحب غرض ہے۔

مفت محمد

زہر وفات کا سبب بنا۔

وہ دغا میں الی دل سوچا کچھ کے آئے ہیں  
داغ گتیں تو کیوں گتیں زخم کریں شہر کیا







اللہ و ان سے حضرت سائیکہؓ یہ مراد ان طیبیت، لیکن نے عبارت لادنی۔

ابو انصاریؓ شہور ابو قادیسیؓ قریب کرتے ہیں نہ ہر ایسے سے حضرت کی اہل بیت  
جان کے ہیں۔ حضرت حضرت اور حضرت معاویہؓ کا اس میں کوئی دخل نہیں اور جب ان  
احداث صاحب کے بیان کی تحقیق، راقم نے اپنی کتاب "احداث المؤمنین" کے آخر (آخر) اور  
سیرت طیبہ امام علیؓ میں لکھی ہے۔

یہاں سے امام خیمؓ مراد آبادی لکھتے ہیں کہ ان کے لئے اور ان پر ہمارے سوا کسی کو  
ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت امام ابو الحسن علیؓ مرقیؓ نے آپؓ کے حضرت میں امام دومؓ میں، راقم  
اللہ و ان کے کہ ہے کہ یہ ابو طریقت ہیں، بارہ امام ان کا ذکر اور ان کے کتب احادیث میں  
ہے، کتب امام یہ میں حضرت راقم نے ان کے حضرت میں امام دومؓ میں، راقم  
کے فضائل اور کتب حدیث میں بیان فرماتے ہیں، مگر بعض حضرات اسے نہ مانیں تو انہی  
ایسے وہ کتب لایے الطالین سے دیکھ لیں۔ سلطان الطالینؓ کے مہر اور ایسا ہی خوب نمونے  
احمدؓ نے بھی ان کا ذکر فرمایا ہے سید امامؓ راقم نے ابو قادیسیؓ کے لئے بھی ایسے  
کتب تشریح میں اور کتب میں داخل شاید کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔

لیکن ہزار پانچ میں بھی بیان ہے حضرت علامہ سید الحسنؓ شہر ریاست کا قلم  
انہی نے اپنی مشہور کتب ساتھ میں لکھنے کے لئے بارہ امام کرام کا بیان فرمایا ہے بعض حضرات  
خاصی سیماں طہارۃ حضورؐ چہی مرقم کی کتاب رحمت اللعالمینؐ لکھتے ہیں، بارہ اماموں کے مقرر  
جس میں خطم لکھتے ہیں اب بھی ہم حضرت شہور امام حسن علیہ السلام کو امام تھے ہر حسب یا  
درست خیال نہیں فرماتے ان کی اپنی پندہ کے لئے سند ایسی حراۃ لایا ابناہ و اذوق لہم ہر ایک کا  
الگ، کیونکہ دماغ و بن الگ الگ۔ (راقم)

اب جو اب مراد آبادی لکھتے ہیں، ان کے اہل بیت کے اہل بیت کے طرف توجہ فرمائیے، آپؓ کو نہ ہر دیا  
گیا وہ ہر کے اثرات سے اس حال کہ وہی الحق ہو اور ان کے لئے کثرت کثرت کثرت میں

خارج ہوئے۔ اس سلسلے میں آپ کو چالیس روز سخت تکلیف دہی قریب وفات جب آپ کی خدمت میں آپ کے برادر عزیز سیدنا حضرت امام حسینؑ کو نے حاضر ہو کر دروافت کیا کہ آپ کو کس لئے ارادہ کیا ہے تو فرمایا اتم اسے قتل کرو گے، حضرت امام حسینؑ نے جواب دیا کہ یہ ایک لعنت امام عالی مقام نے فرمادیا کہ میرا گمان حسن کی طرف ہے اگر درحقیقت وہی قاتل ہے تو اللہ تعالیٰ قاتل کو قتل فرمائیے۔ اور اس کی کشت بہت سخت ہے، اور اگر وہ نہیں ہے تو میں بھی چاہتا کہ میرے حب سے کوئی بے گناہ ہمتا نے مصیبت ہو گئے اس سے پہلے بھی کی حرجا ہر دینا گیا ہے لیکن اس حرج کا جو سب سے زیادہ وجہ ہے۔ یہاں اللہ حضرت امام کی کرامت اور منزلت کی گنجی چمک دیا ہے کہ آپ سخت تکلیف میں جا رہے ہیں، آئیں آٹ کٹ کر نکل رہی ہیں، اس کی حالت ہے عمر السلف کا پادشاہ اس وقت بھی اپنی حالات و احوال کا نہ مٹے وہ اس کی صحت میں ہی صحت فرماتا ہے، اس کی احتیاج اجازت نہیں رہتی کہ میں کی طرف کہاں ہے اس کا نام بھی لیا جائے اس وقت آپ کی عمر شریف بیس سال چوبیس سال کی تھی کہ آپ نے فرمایا میں رفقہ الاولیاء صلوٰۃ علیہم اجمعین اور دعا کا دعا سے سیدنا حبیب میں رحمت لہم علیہم رفقہم اجمعین

وفات کے قریب حضرت امام حسینؑ نے دیکھا کہ ان کے زہر مختوم حضرت امام حسنؑ کو تم راہبٹ اور بے قراری زیادہ ہے اور سیرت مبارک چہرہ ان کا حال کے کھانا اور چہرہ۔ یہ نتیجہ کہ حضرت امام حسینؑ نے تسکین خاطر مبارک کے لیے عرض کیا کہ اسے زہر گرامی آپ کیوں نہ ٹیکو، اسے قراری کا کیا سبب ہے؟ مبارک ہو آپ کو فکر یہ حضور نبیؐ سے عالم کلام کی خدمت میں ہادیابی حاصل ہوگی اور حضرت علیؑ مہر شہی اور حضرت محمدؐ کی قبر میں اور امام حسینؑ قاسم و عابد اور حضرت کرم و محرمین کا دینا اور عصبہ و کاکہ

حضرت امام حسنؑ نے فرمایا کہ اسے نہ اور عزایا میں پکھا پینے امر میں، اہل اوس نے اہل اوس جس کی محفل اب تک دھمکی نہیں ادا تھا اور طعن الہی میں سے ایسی صفت کو دیکھا اس میں کسی محفل میں نے بھی نہیں دیکھی اس کے ساتھ ہی آپ نے حضرت امام حسینؑ کے قتل کے آئے والے واقعات اور کوفہ کی بدسلوکی اور اہل اوس کی کافری کا ذکر کیا اور اس بارشاد مبارک سے مظلوم

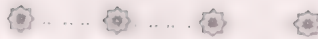
ہوتا ہے کہ اس وقت آپ کی نظر کے سامنے نہ آیا اور نہ ہی حضور اور حضرت امام حسین علیہ السلام  
 کھائی کا کھنکھاتے تھا اور کوہلوں کے مقام کی تصویریں آپ کے ہنسیں کردی تھیں اس کے ساتھ آپ  
 نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے درخواست کی تھی کہ لکھ  
 دے کہ ظاہر میں وہ کئی جگہ حیات ہو یا نہ ہو، انہوں نے اس کا حضور فرمایا کہ میری اہانت کے بعد  
 ان کی خدمت میں عرض کی جائے لیکن میں گمان کرتا ہوں کہ قوم مانع ہوگی اگر وہ اپنے گریہ و زاری  
 سے غمزدار نہ ہو حضرت امام حسین علیہ السلام نے کہا اوقات کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام  
 و بیعت حضرت ام المومنین عائشہ سے درخواست کی آپ نے اس قول فرمایا اور شاولیہ و ام  
 زانیہ عزائم و کراہت کے ساتھ حضور نے یمن مردان مانع ہوا اور بہت یہاں تک پہنچا کہ  
 حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہمراہی اٹھیا رہتے ہوئے حضرت ابوہریرہ سے اس نے کہا کہ  
 بیعت یا ادا کرنا کہ اس میں کیا ہے یہ ارزادہ رسول جگر گوشہ نبوی للبع شریف میں اپنی اہل و عیال  
 حضرت عائشہ بنت جنت کے پہلو میں مہلک ہونے پر رجم و روضہ است

میں لیکن تے وہ ہر کوہلوں کی نسبت جلد و ہمت سخت امن تھیں کی طرف کی ہے اور ان  
 حضرت امام کی راجہ بنا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ ہر کوہلوں ہاتھ اسے زیادہ اولیٰ ہے اور زیادہ سے  
 اس سے لانا کا وعدہ کیا تھا اسے طبع میں آکر اس نے حضرت امام کو زہر دیا لیکن اس رواج کی  
 کوئی سند صحیح و صحیح نہیں اولیٰ اور بغیر کسی سند صحیح کے کسی مسلمان پر قتل کا الزام ایسے علیم اللہ ان کل  
 کا الزام کس طرح ہو سکتا ہے قطع نظر اس بات کے کہ روایت کے لیے کوئی سند نہیں ہے  
 مورخین نے بغیر کسی معتبر ذریعہ یا معتد حوالہ کے لکھ دیا ہے۔

چند واقعات کے لحاظ سے بھی ناقص اہمیان معلوم ہوتی ہے، واقعات کی تحقیق اور  
 واقعات کے امان میں جیسی ہوتی ہے مشکل ہے کہ بعد کو کسی تحقیق ہو سکتی ہے کہ جب واقعات کا  
 اور حضرت ہے کہ اس وقت حضور کے امام عیسیٰ کا قتل اس قاتل کی غیر غیر کو کیا ہوتی تو حضرت  
 امام حسین علیہ السلام کو یہ نہیں ہے کسی تاریخ میں باقی تھا کہ وہ اپنے برادر معظم سے زہر دے دے کہ امام  
 دریافت فرماتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو زہر دینے والے کا

رہا اب اسے یہ بات کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے یہ سب کچھ کیا تو اب  
 سیدنا کو کاشی ہونے کے لیے مجھ سے کہے، انہوں نے حضرت امام حسن علیہ السلام کو یہ ان کے  
 صاحبزادوں میں سے کسی صاحب کو اپنی آفریںات تک لادہ کی، یہ خود اپنی کا ولی قبول نہ  
 پہنچا۔ نہ ان میں سے کسی نے اس پر شرعی مواخذہ کیا۔

ایک اور پہلو اس واقعہ کا جس طور پر ظاہر ہوا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت امام علی علیہ السلام کو  
 میرے ساتھ ساتھ رہنے کی تسبیح تھی، یہ تمام کیا جانے سے یہ ایک جہت میں تھا عجیب نہیں  
 ہے کہ اس واقعہ کی تمام تاریخوں کے احکامات ہوں اب کہ کچھ اور معلوم ہے یہ معلوم  
 ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے اپنی بیوی سے یہ سب کچھ کیا تو اب اس کے اور حقائق  
 ہیں، اگر ایک وقت اس کے بعد طلاق ہے ایسے تھے، حضرت امام حسن علیہ السلام نے یہ سب کچھ  
 کیا تھا، یہ تمام کیا جانے سے یہ تمام کیا جانے سے یہ طلاق ہے، یہ طلاق ہے، یہ طلاق ہے  
 کوئی ایسی ایسی ان کے ساتھ یہ ہے یہ تمام کیا جانے سے یہ طلاق ہے، یہ طلاق ہے، یہ طلاق ہے  
 کچھ جاننے کا شرف حاصل ہو گیا، یہ طلاق ہے، یہ طلاق ہے، یہ طلاق ہے، یہ طلاق ہے  
 تھے، وہ اپنی اپنی، تو ان کے امام کی محبت میں پیدا کیا، یہ تمام کیا جانے سے یہ طلاق ہے  
 حضرت امام کی یہ محبت میں پیدا کیا، یہ تمام کیا جانے سے یہ طلاق ہے، یہ طلاق ہے  
 حضرت امام کے فیض صحبت کی قدر نہ کرے۔





## بابت شہادت

شہادت سے قبل ایک خواب:

امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "نواب ملک ناہاں سید عالم لایق تھے میرا چہرہ لکھ کر دیوانہ بہشت کی سیر کرائی، فرمایا: کل رات تک ہمارے پاس آ جاؤ گے"  
واقعہ زہر سے متعلقہ ایک نوٹ:

میرے چہرہ کو دیکھ کر آپ ﷺ کے مکان پر آتی اور وہاں سے خود سمجھتی رہتے ہیں۔  
امام حسن رضی اللہ عنہ سے محبت کرتی تھی، اس لیے انھیں کچھ ہر آواز کی لائی، تقدیر الہی میں  
شہادت: ہر سے جلی تھی۔ آواز کو لکھنے سے آپ ﷺ کا پاس بھی لکھی گئی تھا، اس  
مکان پر تھے کہ آپ ﷺ کے کمرے پر کھڑے تھے جو کہ آواز دینے والے پر چلا تھا، اللہ سے  
ہر آواز کی لکھی گئی تھی، آپ ﷺ سے پاس پر تھے کہ آواز دینے والے پر چلا تھا، جس سے انھیں  
شریعت میں غلو، وحی نے ہر کارروائی کی تھی اور پانی کی مصروفی میں نہ تھے، ہر آواز  
دینی جاکر تھی، ہر سے تھے کہ اللہ سے لکھے گئے تھے کہ کیا اس وقت اس حسین چہرے اور سینے  
ذنب بھی موجود تھے۔ (اوراق نم)

ازدواج اور اولاد کراٹم و دیگر اقارب:

ابن کثیر بیہد نے لکھا ہے:

راوی کا کہنا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے بیعت لیا کرتے والے تھے،  
بیعت کا طعن ان کے مصنف جناب عالم دینی مرحوم نے لکھا ہے، ۱۱۱ لوگوں سے بیعت  
کے بعد ان کے لئے اور قوموں کی اور بعد ازاں اسے دیتے تھے، اس کی کثیر میں ہے کہ ۱۱۱ بیعت  
کیں اور اللہ کی بھی ایسی ہی، اس سے ہے حکیم محمود غفر صاحب "حسن بن علی رضی اللہ عنہ"  
تھے ہیں، ایسی روایات ہماری ہمارے کے مطابق درست نہیں، خاص سادش کے تحت آپ ﷺ کو  
بنام کرنے کی سادش کی ہے، اور یہ صرف اس لیے ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے





12۔ حضرت جعدہ بنت ہبیرہ خزومی رضی اللہ عنہا

13۔ حضرت عائشہ بنت یزید بن عثمان غنی رضی اللہ عنہا

14۔ ام کلثوم بنت فضل بن عباس رضی اللہ عنہا۔

علاء اللہ علیہا رحمۃً مہرباً۔ صاحب دست و است بکلام العالیہ نے صرف سات اداؤں کے بارے  
تحریر فرمائے ہیں (خاندان مصطفیٰ علی مقدمہ و علم)

بارہ صاحبزادوں کے اسمائے گرامی۔

(یہ مطابق دست الخطیبہ، امامانہ، حنفیہ، نقشبندیہ، مہاجرینہ، مطاہرین، شہادت

امامہ، سید الارواح، حج و صلوات سے کہہ دو، مگر کے کہ ایک چالیس صاحبزادوں

ہیں۔ صحیح مسلم، ابو نعیم، صاحب سے ایک، والیت کے مطابق آثار و فضائل کے نام سے

ہیں، دوسری روایت کے مطابق بارہ تعداد۔

اس کے گرامی ربیعہ، حسن، شعیب، حسین، محمد، اسمعیل، عبداللہ، حمزہ، عبدالرحمن، یعقوب، عبداللہ، ابو  
بکر، محمد بن علی۔

صاحبزادے کا، امام، امام علی، امام عبداللہ، امام حسین، امام الحسن رضی اللہ عنہ

امام حسن رضی اللہ عنہ کی اصل ان کے چچا یا اعماموں زید بن حسن رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہ، حسین الانصاری رضی اللہ عنہ اور

حضرت سے جدی ہوئی تھی، مگر حسین رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب ہو گیا اور اب دنیا میں

ایک ہی "حسن رضی اللہ عنہ" کی اولاد ہے۔ اس سے یہ سیدائیں کہ صاحبزادے جن کو حسین بن علی رضی اللہ عنہ

پوری مروت)

صاحبزادے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت قاسم رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن محمد رضی اللہ عنہ

سیدنا امام حسین علیہ السلام کی رفاقت میں شہید ہوئے۔

۱۔ حضرت زید بن حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ:

والدہ ماجدہ زینب بنت ابی اسود، حضرت انصاری ان کے صاحبزادے حضرت ابوالفضل

رضی اللہ عنہ، حضرت نعم بن محمد، عروہ بن مہرہ، ابی اسود، حضرت زید رضی اللہ عنہ کی رفاقت (20)۔









کلام:

ان کو جو حرمہ میں تھے ان کے صاحبزادے سے خطاب کرتے ہوئے ایک ایسا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک بیٹی ام کلثوم بنو ہشام پیدا ہوئیں، بعد ازاں مصر میں قیام فرمایا۔

ساتھ گرج کے بعد وہاں وہ عربی مندرجہ ذیل کے واقعہ لکھنے والی تھیں کہ بعد مصر میں ان کی موت ہوئی کہ ان کے کھسکے اور کھسکیں کیا تھیں ان کی سیدہ خدیجہ کی کیا خدمت تھی وہ اپنے اصول قیام اور عادات اور اوقات ان کے اکثر سے ملتی رہتی تھیں۔ ان کے لیے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ شریفہ اور امیر مصر بہت وقت امامت کی ترسیع و توسیع میں لگے تھے کہ ان کی خدمت میں صرف وہ ان کے آئینہ آئینہ یہ شریفہ کی تھی، امام شریفہ سیدہ خدیجہ علیہا السلام کی صاحب کرامت تھیں۔  
امام شافعی بیسید کی عقیدت:

امام شافعی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے والے کلمات ان کے آئینہ شریفہ کی مسجد میں موجود تھے امام شافعی علیہ السلام نے خطاب یہ کلمات لکھوائے کہ امامت کی خدمت میں امام شافعی بیسید کے سب عادات ایک جگہ کو اکٹھے کر کے لیے بیچا کر لیا گیا۔ امام شافعی علیہ السلام کو ان کی خدمت سے شرف لے کر اپنے امام صاحب کرامت کے اب سوت قریب ہے وہ بیت فرمائی کہ حضرت سیدہ خدیجہ جنازہ میں تھیں اور ان کے لیے کفوت ہوئے تو سیدہ خدیجہ نے حاکم مصر کو حکم دیا کہ جنازہ ان کے مکان کے قریب نہ جایا جائے، اس طرح شافعی کی حیثیت سے نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔“

غیبی آواز:

ایک مرد صالح کہتے ہیں کہ جب جنازہ نہ جایا تو قریب سے والو آئی ان کو ان کے امام شافعی علیہ السلام کے حدیث جنازہ میں شامل ہونے والوں کو ملنے والی دیکھ کر ان کے جنازہ پڑھنے کی برکت سے امام شافعی بیسید کی مغفرت فرمادی۔

وصال:

یہ لکھنے والے ان مکان میں تھے کہ ان میں سے اپنے اپنے اپنے تہجد میں اپنی تہجد میں

ہیں میں اور خیرہ آرا آن لپچہ ختم کے۔ پھر جب (۱۲) کو پہنچے تو وہ سید خیرہ نے اپنے ظہور  
عظیم الہامی و طبعیوں سے بارہا اظہار کرنے کا تصور دیا اور ان کا نہیں۔ حال سے دعا کہ اسی حق کی  
شہادت اور بارہا اظہار کے اب روز قیوم متوقف نہ کریں، چنانچہ اظہار حق سے ان میں سے وہ  
اشیاء کا ترجمہ ہے۔

”طبیعیات سے جو آگے اپنے حبیب کے ساتھ ہے وہ حبیب کی طرف چلنے کا  
اشتیاق حد سے بڑھ گیا اور محبت شعلہ زن ہے“

سمت کے آثار شروع ہوئے تو سید خیرہ نے اسے شروع فرمایا۔ سید اس آیت  
کریمہ پر پینچیں تو غشی کی کیفیت طاری ہو گئی۔

لَقَدْ قَارَأَ السُّلَّمُ بِعِلْمٍ رَبِّهِمْ وَظَنُّوا أَنَّهُ مَتَلَفُوفٌ ۝

ترجمہ۔ ان کے لیے ان سے سب سکھایا جاتا تھا کہ ان کے اعمال میں کچھ  
سے ان کا وعدہ کیا ہے۔ اگر شہادت پر حاضر رہا تو ان کی روح چلا کر گئی۔ وصال کے روز ان کے شہر  
مصر میں آگئی۔ سید خیرہ نے مصر پہنچا اور بعد میں کہہ دیا کہ شریف نے جیل میں لے کر آگئی کی انعام والی  
مصر کے آج کی کہ نہ ملے جائیں مگر وہ اسے اسے دو گئی۔ اس کے دن پھر لوگ جو شہر سے تو  
اچھے چلے تو چین کی اب۔ اسے الی ماہ فرما کر اسے کو اظہار، علیٰ حد امکان اسے ختم کیا  
نہیں۔ کوئی مصر کے بارے میں نہیں کہہ سکتا کہ اس کا مصر میں ہے۔ (تاریخ مصر)

صاحب سیرت خیرہ سید عالمؑ

خون خیر الرسل سے جن کا خیر

ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

ان کی بالا شرافت پہ اعلیٰ سلام

ان کی دالایات پہ لاکھوں سلام

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تو ہے بین نور تیرا سب کھراتا نور کا

ابن ظہیر سے جس میں پودے تھے  
اس ریاضِ نجات پہ لاکھوں سلام

راہی سرت و دل

حسن بنیو حسین بنیو دو صاحبزادے شاہِ بہشت جواتاں  
زہرا بنت نبی دے جائے اونٹاں و ڈمیریاں شامِ

(مولانا غلام رسول مالم پور)

اوج مہر ہدی موج مہر ندی  
روح روح شہادت پے لاکھوں سلام  
شیر خوار لعاب زبان نبی  
پاشنی گیر عصمت پے لاکھوں سلام  
اس شہید کر بلا شاہِ گلگوں قبا  
دشت غربت پے لاکھوں سلام  
امام حسین بنیو وہ حسن مجتبیٰ سیدِ الاخیا  
راکب دوش عزت پے لاکھوں سلام

یہاں سید حسینؑ کے عشقِ ائمہ کی طرف سے فرما دے، اہم آیت و شعر

سے نجات دے، کبھی گناہِ مخاف فرما دے۔ آمین ثم آمین

یہ آیت قرآن کریم میں ہے اس آیت کے ساتھ دعا ہے کہ

کے ساتھ فیاضانہ برتاؤ فرماتے ہیں۔ (فیوض الحرمین ج 10)

پیار کی دعا:

اللّٰهُمَّ اِنِّتَا عَلٰی حُبِّهِ وَحُبِّ اِلٰهِهِ وَاصْحَابِهِ ذِكْرٌ يَّجِي

اہم نوٹ:

مشہور ہو کر عالمِ کلمہ کے جسے قرابتِ اہل بیت و ائمہ کی طرف سے

کرم کی نسبت کا سبب اہم ہے جس نے ان کے ساتھ بیان کیا ہے۔

(تفسیر فیاض القرآن ج 4 چہارم زیر آیت 23 اشواہ)



ظہر اور رات تھے۔ سادہ کے مقام پر پہنچ کر امام حسنؑ نے اپنے منظر کے سامنے ایک تقریبی  
 کہ "نہر سے دل میں کئی مسئلے کے خلاف کثرت میں ہے اور میں کسی کے لیے دو چیز پسند نہیں کرتا  
 جو خود مجھے پسند ہے۔ پہلے اپنے نہیں، میری رائے کی ہے کہ تم لوگ تفرق و اختلاف کی بجائے اتفاق  
 اتحاد کو قبول کر لو۔"

امیر معاویہ کے دشمن عیسیٰ بن عمار اور طلحہ امیر معاویہؓ نے بھی حضرت امام  
 حسینؑ کو کھانکھست سلسلہ کی طرح قتل سے بچا دیا اور جو تھوڑا آپ کو پسند ہوا ان کی  
 خلافت سے دست بردار ہو جائے۔"

جب جنگ کے والے ملوث تھے تو حضرت امام حسینؑ نے بہت مسئلہ  
 سے مراد کی اطلاع کی تھی کہ آپؑ کے لیے امیر معاویہؓ کی دستبرد قبول فرماتے ہوئے توفیق  
 جو صحیح تھا میں ایک دست جمع میں خطاب کرتے ہیں کہ خلافت سے دست برداری کا وعدہ  
 فرمایا۔ آپ نے فرمایا:

"اے معاہدہ الہی! تو خدا تعالیٰ نے تمہارے انگوٹھ کو تبارک جہ سے ہدایت  
 یافتہ بنایا اور تمہارے پچھلوں کو نورجی سے بھالیا۔ سب سے بڑا عقائد وہ  
 ہے جس نے تم کو اختیار کیا اور سب سے بڑا ایوقوف وہ ہے جس نے  
 وہ اقامت کی گئی۔ یہ مسئلہ (خلافت) جس میں میرے اور معاویہؓ کے  
 درمیان اختلاف ہے اس کے حتمی معاویہؓ کو ہیں یا میں؟ انہوں نے سوچا  
 میں امت محمدیہؐ کی لاج اور مسلمانوں کو بچانے کے لیے میں اس  
 سے دست بردار ہوں۔"

پھر امیر معاویہؓ نے بڑھ کر مخاطب کر کے فرمایا:

"اے معاویہؓ! یہ حالت تمہارے لیے لای آ رہی ہے اور اس کی حقیقت ایک  
 عارضی سرمایہ ہے (ایسا تھا پہلا دم)۔"

گزارت لیاقت اور باہمت آپ کی یہ تھوڑا اہم پہلو ہے۔ نہ بدلتی اور مشغ



قتضیٰ میں اس موقع پر اہل بیت کی کلمات میں گھومتے اور دہرائیے یہ مسرہ لے کے دایمہ آپ کے لیے  
 پایہ وہ انگوٹھا تھا جسے آپ نے بیعت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ یہاں عورت اور لڑکتی کی سہرا  
 لہنے لگی کا حوالہ ہے وہاں ان کا کمال یہ بھی ہے کہ حسن حضرت محمد ﷺ کے بیٹے۔  
 آپ علم و فضل کا جوان اور سعادت سلسلے میں بکثرت تھے۔ اہانت و باغیہ میں رسول اللہ ﷺ کی  
 کے بعد ولی الہیہ پائے کا خلیفہ نہ تھا آپ شہداء و اہل بیت کا فقیہ تھے۔ یوں دیکھو کہ میں سادگی  
 رہنے کرتے۔ سخاوت کا یہ حال تھا کہ آپ نے تین بارہ دھما مال اور ۱۰۰ دھرا مال کا مال لکھ لیا ہے  
 ذیل۔

وہ کہہ کہ آپ کے ہم راہی اور کھاداری و متولی کا سہارا کرتے ہیں ان کے لئے کلمہ حق  
 چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

آپ کے نانا سید بن ابی طالب کی شفاعت کا امیدوار  
 غلام و شکر

التمنا:

یا امام حسن بن علیؑ یا امام حسین بن علیؑ میری کشتی پار لگا جانا

شہداء زندہ و مددگار

بحوالہ قرآن مجید

## المراجع والمصادر

- | نام کتاب                                           | مصنف                                                                                                       |
|----------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| 1 قرآن حکیم                                        | اللہ تعالیٰ                                                                                                |
| 2 صحیح بخاری مترجم                                 | امام بخاری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> علامہ وحید الزماں                                                 |
| 3 ترمذی شریف مترجم                                 | امام ترمذی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> علامہ وحید الزماں                                                 |
| 4 مرآۃ جلد ہفتم شرح مشکوٰۃ                         | شارح مفتی احمد یار خان                                                                                     |
| 5 خصائص الکبریٰ مترجم                              | علامہ سیوطی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> مترجم: خواجہ صدیق احمد ہاشمی سیدوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| 6 کتاب الشفاء                                      | قاضی عیاض اندلسی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>                                                             |
| 7 مدارج النبوۃ                                     | شیخ عبدالحق محدث دہلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>                                                       |
| 8 شواہد النبوۃ                                     | مولانا جامی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>                                                                  |
| 9 سیرت رحمۃ الملکین <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>  | قاضی محمد سلیمان سلمان منصوری پوری                                                                         |
| 10 خاکبہ کر بلا                                    | مولانا افتخار الحسن زیدی                                                                                   |
| 11 تفسیر ضیاء القرآن                               | محمد کرم شاہ الازہری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>                                                         |
| 12 تفسیر معارف القرآن                              | مفتی محمد شفیع کراچی                                                                                       |
| 13 تفسیر نعیمی جلد سوم                             | مفتی احمد یار خان گجراتی                                                                                   |
| 14 تاریخ الخلفاء                                   | امام سیوطی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>                                                                   |
| 15 نزہۃ المجالس                                    | علامہ حقوری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>                                                                  |
| 16 مکتوبات شریف مجددی                              | امام ربانی مجدد الف ثانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>                                                     |
| 17 اوراق غم                                        | علامہ محمود احمد رضوی                                                                                      |
| 18 سوانح کر بلا                                    | مولانا نعیم الدین مراد آبادی                                                                               |
| 19 کشف المحجوب                                     | سید عثمان علی ہجویری (داتا گنج بخش <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> )                                         |
| 20 خاندان مصطفیٰ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> | علامہ سعید الحسن شاہ مدظلہ                                                                                 |

- 21 نو اسد سیدالابرار مولانا عبدالسلام قادری
- 22 حسن بن علی علیہ السلام جناب حکیم احمد ظفر
- 23 حسن بن علی علیہ السلام پروفیسر طفیل محمد چودھری
- 24 حضرت حسن و حسین کے 100 قصے مولانا ابن سرو محمد اور لیس
- 25 الحسن بن علی علیہ السلام (کافی ضخیم کتاب ہے)
- 26 روضۃ الشہداء علامہ حسین بن علی۔ مترجم علامہ صائم چشتی
- 27 فیوض الحرمین علامہ دل محمد بیہد
- 28 مصر میں چند روز علامہ مجب اللہ نوری
- 29 ماہنامہ دین فطرت بانی۔ علامہ سید سعید الحسن شاہ
- 30 ماہنامہ نور اسلام شریفور شریف
- 31 حدائق بخشش امام احمد رضا قادری بریلوی علیہ السلام
- 32 خیرات الکواثر علامہ محمد اشرف سیالوی
- 33 خاندان نبوت علامہ محمد اور لیس
- 34 سیدہ خاتون جنت علامہ طالب الہاشمی
- 35 چند روزہ الفاروق (چوکیہ، سرگودھا)
- 36 ماہنامہ بنات عائشہ کراچی
- 37 سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم خوبہ نور بخش توکل بیہد
- 38 فضائل صحابہ مولانا محمد زکریا محدث سہارنپوری
- 39 اہل بیت اور امام اعظم علامہ غلام مصطفی مجددی
- 40 توقیر سادات علامہ طفیل احمد جویری
- 41 شان حسن و حسین علیہ السلام عبدالنسان راسخ
- 42 ماہنامہ بینات کراچی (ذوالحجہ 1382ھ)

43 روزنامہ ایکسپریس 11 فروری 2005ء جمعہ المبارک

راقم ہیچمدان نے کتاب ہذا کی تالیف کے دوران ان کتب سے خوشہ چینی کی، بعض کتب سے اقتباسات لیے اور بعض سے رہنمائی لی۔ ان کتب کے مصنفین، مؤلفین اور مترجمین کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے بہت دعا گو ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دین و دنیا و آخرت میں خوشحالی و کامرانی سے ہمکنار فرمائے۔

قارئین کرام سے التماس ہے کہ جہاں کہیں سقم ملے اس بارے میں ضرور آگاہ فرمائیں۔ مجھے کسی جگہ بھی کسی کی دلائل زاری مقصود نہیں۔ البتہ مولائے کریم کی رضا کی شدید محتاجی و طلب ہے۔ دعا گو و دعا خواہ

بندہ پر تقصیر

محمد عبدالحق توتکلی عفی عنہ



## دور حاضر کی لا جواب نئی کتب (اسلامی انسائیکلو پیڈیا)

تخصب اور فرقہ واریت سے پاک ہر سطح کے قاری کیلئے مفید

### ذکر خیر 1 تا 37

|         |                                                                                                                              |
|---------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| 1-      | بے مثل ولادت و سیرت طیبہ حضرت محمد ﷺ (صفحات 520)                                                                             |
| 2-      | امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن جامعہ متعلقین کرام رضی اللہ عنہم (صفحات 368)                                                    |
| 3-6-    | خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم مع خصوصی مفید ترین بیان (صفحات 1100)                                                             |
| 7-      | امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز (صفحات 370)                                                                          |
| 8-      | گلشن محمدیہ رضی اللہ عنہ کے مہکتے پھول (صفحات 300)                                                                           |
| 9-      | جملہ امراض کا علاج از قرآن و حدیث اور اوراد روز و شب                                                                         |
| 19-     | رضی اللہ عنہم و رضوعہ                                                                                                        |
| 11-     | شاہراہ ہدایت                                                                                                                 |
| 12-     | شاہراہ طہارت                                                                                                                 |
| 13-     | مردوں کو زندوں کی ضرورت                                                                                                      |
| 14, 15- | اربعین شریف                                                                                                                  |
| 16-     | نجوم ہدایت (ساڑھے سات ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی مع بعض روایات)                                           |
| 17-     | مصباح نجات (صفحات 330)                                                                                                       |
| 18-     | سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ                                                                                           |
| 19-     | بشارت خواجہ توکل شاہ انبالوی رضی اللہ عنہ المعروف بہ ذکر جمیل خواجہ صدیق احمد ہاشمی سیدوی رضی اللہ عنہ                       |
| 24, 29- | پنج گنج (صحابہ المبدر رضی اللہ عنہم، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، قتیبی جواہرات مثنوی معنوی، تعارف حدائق الاخیار، ذکر الہی) |
| 25-     | خواجہ معظم الدین (محبوب خلیفہ خواجہ شمس الدین سیالوی رضی اللہ عنہ)                                                           |
| 26-     | تاریخ ہائے عرکس (ایام اللہ)                                                                                                  |
| 27-     | اربعین نورانی                                                                                                                |
| 28-     | گلزار توکلیہ خالقہ منظوم                                                                                                     |
| 29-     | ملفوظات مظہری                                                                                                                |
| 30-     | میر کارواں                                                                                                                   |
| 31-     | اخوندزادہ سیف الرحمن مجددی                                                                                                   |
| 32-     | 11 غازیان اسلام                                                                                                              |
| 33-34-  | اسلامی مشغلہ (دو جز)                                                                                                         |
| 35-     | خواجہ خواصوری                                                                                                                |
| 36-     | مؤکدترین سنت مظہرہ (داڑھی کی شرعی مقدار)                                                                                     |
| 37-     | عباد الرحمن (ذکر جمیل اولیاء اللہ)                                                                                           |

کاش کہ پنجاب کے تعلیمی برز جمہور اور بڑے بڑے اداروں کو جناب توکلی کے علمی مقام اور ان کی کاوش کی خبر ہوتی اور وہ خود چھپوائی کا بندوبست کرتے۔ تاکہ یہ کتب ہر پیا سے تک پہنچ سکیں۔ اور ہماری موجودہ اور آئندہ نسل کی زرخیز مٹی ان کے فیض سے سیراب ہو سکتی۔ (صاحبزادہ الطاف محمود ہاشمی۔ پروفیسر رفیع الدین معظمی۔ علامہ معراج السلام۔ علامہ سعید الحسن شاہ۔ ڈاکٹر محمد اقبال (صدر شعبہ اسلامیات)۔ فقیر محمد ندیم (صدر ترقی ایوارڈ زیافت)۔)

ایس اے سنٹر، چنیوٹ بازار، فیصل آباد  
0321-7805823, 0313-7210623

الحسن پبلی کیشنز